مان ٹوٹا

دیباء تبسم

اچھا تو پھر دے دو طلاق.!

داجی نے اپنا فیصلہ سنایا اور ہال روم سے باہر نکل گئے.

یہ سوچے بغیر کے اُن کے اِس فیصلے نے یہاں کھڑے ایک وجود کو اونچائی سے پستی میں دھکیل دیا ہو.

وہ داجی کی چہیتی تھی لاڈلی تھی. وہ اُن سے ہر بات منوا لیتی تھی. یہ ایک بات بھی وہ ہمت کرتی تو منوا لیتی مگر...

یہ سچ ہے محبت میں ضد نہیں کرتے سو اس نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کر لیا تھا.

اسی لیے تو اِن کے سامنے نہ کھڑی ہوئی تھی کہ داجی اپنا فیصلہ بدلیں. ورنہ وہ اتنی کم ہمت نہیں تھی. آخر کو پرورش بھی تو داجی سے ہی پائی تھی.

انشراح نے بھی قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھا دیئے.

وہاں موجود بس ایک شخص نے سکون کا سانس لیا.

ہاہاہاہا

ربیعہ کا تو ہنس ہنس کر برا حال تھا. آنکھوں سے آنسو تک نکل آئے تھے. پیٹ پر ہاتھ رکھے وہ ہنسی سے دُہری ہو رہی تھی.

یار اب بس بھی کرو اور کتنا ہنسو گی. رمشاء نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے ربیعہ کو بولا.

اوہ سوری یار ہاہاہا یار میں کیسے کنٹرول کروں تم رابی کی بات تو سنو اتنی گرمی میں بارش...ہاہاہا!!

اب رابیل کی برداشت جواب دے گئی تو کلاس روم کی جانب بڑھ گئی.

یار رابی جانے دو تمہیں ربیعہ کا پتا تو ہے.

زویا اسکی best friend اور neighbours تھی اور رابیل کے کل یونی نہ آنے کی وجہ سے کافی حد تک آشناء تھی.

لیکن ہر بات کی حد ہوتی ہے یار اگر مما کو لگتا تھا کہ بارش ہو جائے گی تو اس وجہ سے انہوں نے مجھے یونی نہیں آنے دیا تو کیا اس میں میرا قصور ہے؟ بس مما میرے معاملے میں بہت پوزیسو ہیں نتھنگ ایلس!!

مہندی ہے رچنے والی

ہاتھوں میں گہری لالی

کہیں سکھیاں اب کلیاں

ہاتھوں.........

آج دوسرا دن تھا ڈھولک رکھی ہوئی تھی. رفعت کی شادی کی تیاریاں زور وشور سے جاری تھیں. پورا "مرادولا" روشنیوں میں نہایا ہوا تھا. جگہ جگہ گیندے کے پھولوں سے سجاوٹ کی ہوئی تھی.

ہر چیز پرفیکٹ تھی داجی نے اپنی دوسری بیٹی کی شادی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی.

ارے رفعت یہ کب سے تمھارا فون بجے جا رہا ہے.

دیکھو کون ہے؟

ارے ارے کہاں ادھر دیں ضرور اِن کے وہ ہوں گے. یہ رفعت کی سہیلی تھی.

سب لڑکیاں قہقہے لگانے لگیں مگر برا ہو ااس سے پہلے رفعت نے موبائل جھپٹ لیا. اور سیڑھیاں چڑھ گئی.

کمرے سے آ کر فون کان سے لگا لیا.

کیا ہے عثمان کیوں فون کر کے مسلسل تنگ کر رہے ہو مجھے.

رفعت نے بغیر لگی لپٹی رکھے بول دیا.

پلیز رفعت میرے ساتھ ایسا مت کرو. میں اب بھی انکل سے ملنے کو تیار ہوں بس ایک بار تم اجازت دے دو. عثمان نے اِلتجاء کی.

نہیں عثمان میں اپنے بابا کو جانتی ہوں وہ کبھی بھی آپکو ہاں نہیں بولیں گے. غلطی ساری میری ہے اگر میں آپکو پہلے ہی بتا دیتی کہ میں اپنے کزن کے ساتھ انگیجڈ ہوں تو بات یہاں تک آتی ہی نہیں. رفعت رونے لگی.

ارے یار ایک تو تم رونا شروع ہو جاتی ہو تمہیں پتا بھی ہے کہ مجھے تمھارے رونے سے کتنی تکلیف ہوتی ہے. پھر بھی.

تو پھر ٹھیک ہے نہیں روؤں گی. اگر آپ اب مجھے کال نہیں کریں گے تو.. رفعت آنسو بہاتے ہوئے بولی.

مگر...

اگر مگر کچھ نہیں عثمان اگر آپکو سچ مچ مجھ سے محبت ہے تو پھر میری بات مان لیں.

مگر تم کو بھی میری ایک بات ماننا پڑے گی.

کیا؟

ایک آخری دفع مل لو مجھ سے بس آخری دفع کل دوپہر دو بجے اُسی جگہ جہاں ہمیشہ ملتے تھے. اگر تم نہیں آئی تو میں آجاؤں گا اور تم جانتی ہو میں عمل کرنے میں دیر نہیں کرتا. عثمان نے ٹھوس لہجے میں بات مکمل کرتے ہی کال کاٹ دی.

کیا آدھے گھنٹے سے سرچ کئے جا رہی ہے. نہیں ملنے والی تمکو اِنکی آئی ڈی یار تمکو یہ بھی نہیں پتا کہ وہ دِکھتے کیسے ہیں 9 سال پہلے دیکھا تھا اُنکو.

اوءے رک رک یہ کتنے ہینڈسم بندے کی ڈی پی لگی ہے. کومل کا منہ کون بند کرے پھر شروع ہو گئی تھی.

اُف حد ہے کومل کسی کو تو بخش دیا کرو.

اللہ معاف کرے. میرا مطلب تھا کہ....

بس کرو وہ بے زاری سے لیپ ٹاپ بند کر کے اُٹھ کھڑی ہوئی. کاش وہ ایک بار مل جائے دل کے کسی کونے سے جیسے صدا آئی تھی.

رابیل نے جب آنسو بہا لیے. تب جا کر ڈرائنگ روم میں آئی جہاں عثمان صاحب اور رفعت بیگم شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے.

مما بس بہت ہو گیا. ہر بات کی حد ہوتی ہے. بغیر اسلام دعا کے غصے سے بولتی زویا دونوں میاں بیوی کو تشویش میں مبتلا کر گئی تھی.

عثمان صاحب نے رفعت بیگم کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا.

کیا ہوا میرے بیٹے کو اتنا غصے میں کیوں ہے؟

بابا جان رابیل روتی ہوئی ان کے گلے سے جالگی ساتھ ہی شکایتوں کی پوٹلی بھی کھول لی.

بابا مما کو دیکھیں ان کی وجہ سے ہمیشہ میری انسلٹ ہوتی ہے. کل اتنی گرمی میں یہ کہہ کر میری یونی سے چھٹی کروا دی کہ بارش ہونے کا امکان ہے پتا ہے کتنا مزاق اُڑایا ہے میری دوستوں نے میرا. یہی نہیں ایک بار چور کا کوئی قصہ سن کر تین دن مجھے یونی نہیں جانے دیا. کبھی ٹرائفک حادثات سن کر مجھے دوستوں کے ساتھ جانے سے منع کر دیتیں ہیں. حد ہوتی ہے ہر چیز کی.

عثمان صاحب نے پیار سے اسکے آنسو صاف کیے. جملے کے آخر میں وہ زرا سا مسکرائے تھے.

رابیل اپنی فتح یابی پر اُچھلتی ہوئی چلی گئی.

عثمان میں جانتی ہوں کہ اب آپ کیا کہیں گے مگر میں بھی مجبور ہوں کیا کروں ڈرتی ہوں کہ میرے جیسا کوئی حادثہ میری بیٹی کی قسمت نہ بن جائے.

ایسا کچھ نہیں ہو گا کیونکہ مجھے اپنی بیٹی پر پورا اعتبار ہے.

ایک باپ کے لہجے میں اپنی بیٹی کے لیے مان جھلک رہا تھا.

رفعت نے دعا کی کہ اے مالک جس طرح میرا مان ٹوٹا میری بیٹی کا نہ ٹوٹے..

رفعت کا سوچ سوچ کر دماغ دکھنے لگا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے. ایک طرف عثمان کے لیے سوفٹ کارنر تھا تو دوسری طرف باپ کی عزت جو کہ ہر چیز سے زیادہ عزیز تھی

بہر حال بہت سوچنے کے بعد رفعت نے فیصلہ کر ہی لیا تھا.

دل نے کہا کیا میرا اتنا بھی حق نہیں کہ اس کو ایک نظر دیکھ بھی نہ سکوں. اس سوچ کے آتے ہی فیصلہ ہو گیا تھا.

آنسو رفتہ رفتہ اسکا چہرہ بھگو رہے تھے اور یونی کے حسین لمحات ذہن کی اسکرین پر رواں دواں تھے.

دو بج کر پندرہ منٹ پر وہ اسکے سامنے تھی.

کتنا وقت دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے گزار دیا تھا. ویٹر کو دو کپ کافی کا آرڈر دے کر عثمان اسکی جانب متوجہ ہوا.

کیوں بلایا ہے؟

دیکھنے کو. آخری بار. باقی دو لفظ اس نے ٹھہر کر بولے تھے.

دونوں نے کافی پی لی مگر بولے کچھ نہیں کچھ تھا ہی نہیں جیسے بولنے کو.

چلو تمھیں ڈراپ کر دوں. عثمان اٹھتے ہوئے بولا.

نہیں میں چلی جاؤں گی.

گھر سے تھوڑا دور اُتار دوں گا. لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ رفعت منع نہ کر سکی.

کومل ہاتھ میں پکڑی چلغوزوں سے بھری پلیٹ کے ساتھ انصاف کرتی ہوئی مسلسل انشراح کو واچ کر رہی تھی. جو نسرین سے ایک ایک کونہ صاف کروا رہی تھی. ساتھ خود بھی لگی ہوئی تھی خوشی اسکے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی.

واہ اتنے جوش و خروش سے تو توں نے کبھی اپنا کمرا بھی صاف نہیں کیا. کومل نے جملہ کسا.

کوئی خاص قسم کی تکلیف؟ جوابی کاروئی مکمل کی گئی.

اتنے میں ارشد انکے سروں پر آن موجود ہوا.

گڑیا بی بی جو بھی آپ نے اوپر رکھا تھا وہ اب نیچے لگ چکا ہے.

ارشد نے اپنی چنی چنی آنکھیں پھاڑیں.

ہاہاہا کیا بول رہے ہو ارشد جو اوپر تھا وہ نیچے ہے ہاہاہا.

کومل دو منٹ کو تو اپنی بکواس بند کر لیا کرو. انشراح نے گھورا اور ساتھ ہی کچن کی طرف دوڑ لگا دی.

کومل بھی پلیٹ پکڑے اسکے پیچھے چل پڑی.

انشراح نے چائنس رائز کے لیے رکھا مصالحہ بھوننا شروع کیا.

انشی ایک بات بتاؤ گی سچ سچ؟

کومل تھوڑا جھجھکی.

بولو! انشراح نے مصروف انداز میں جواب دیا.

کیا تم بازل بھائی سے محبت کرتی ہو؟ سوال جتنا مشکل تھا اتنا اچانک بھی تھا. انشراح کے چہرے کا رنگ بدلا.

کیا مطلب؟

کومل نے اسکے چہرے کے اُتار چڑھاؤ دیکھ لیے تھے تبھی چوڑی ہو کر بولی.

مطلب صاف ہے میری جان! کومل نے ساتھ ہی انشراح کے گال پر چٹکی کاٹی. انشی کے چہرے پر ناگواری اُبھری.

کتنی بار کہا ہے کہ اپنی یہ تھرڈ کلاس حرکتیں میرے ساتھ نہ کیا کرو.

اور جب یہ حرکتیں بازل بھائی کریں گے تب؟ کومل نے پھر جملہ کسا.

دفع ہو جاؤ تم کہیں میری جان چھوٹے. انشی چمچہ لیے اسکے پیچھے بھاگی.

ارے جان تو تمھاری بازل بھائی کے پاس ہے ہاہاہا. کومل صوفے پھلانگتے ہوئے بولی..

عثمان صاحب لیپ ٹاپ پر مصروف تھے جب انکی لاڈلی اندر داخل ہوئی.

ارے کیسا ہے میرا بیٹا. رابیل میں انکی جان تھی.

آپکا بیٹا آپ سے کچھ مانگنے آیا ہے. پرومس می جو کہوں گی پورا کریں گے. اس نے ضد کی.

اچھا وعدہ بابا کی جان اب بولو.

بابا ہمارا پورا گروپ اسلام آباد ٹرپ پر جارہا ہے مجھے بھی جانا ہے اور یاد رہے آپ نے پرامس کیا ہے منع نہیں کریں گے. عثمان اسکی سیاست پر مسکرا دیے.

اچھاتو میرا بیٹا ٹرپ پر جا رہا ہے؟

جی بلکل. رابیل فوراً بولی.

چلو پھر یہ لو شاپنگ کروا پنی تیاری مکمل کرو. آپکی مما کو ہینڈل کرنا میرا کام. چیک اسکے حوالے کیا گیا.

اوہ تھینک یو سو مچ بابا یو آر گریٹ. وہ چہکی

######یہ اتنے لمبے راستے سے جانے کی کیا ضرورت ہے. رفعت نے اسکو گاڑی ریورس کرتے دیکھا تو بولے بنا نہ رہ سکی.

اگر میرا بس چلے تع میں یہ راستہ کبھی ختم نہ ہونے دوں. عثمان کے ہر انداز سے اداسی ٹپک رہی تھی.

یہ کیا دیوداس بن دہے ہو رفعت نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا. مگر عثمان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر جما کر اور ایک سے اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اسکی جانب مڑا تھا.

رفعت کیا ایسا نہیں ہو سکتا.

عث..ما....اا..ن......

حادثہ اتنا شدید تھا کہ انکی زندگیوں کے بچنے کی اُمید نہ تھی.

یہاں کہرام مچا ہوا تھا "مرادولا" میں آج رفعت حاکم مراد کا نکاح تھا.

شام پانچ بجے ہونے والے نکاح کو رات کے آٹھ بج گئے مگر دلہن کے آنے کا کوئی امکان نہ تھا.

میر حاکم مراد کے پاس لوگوں کے سوالوں کا کوئی جواب نہ تھا.

شادی کے گھر میں اب سناٹہ ہو گیا تھا لوگ اپنے گھروں کو جا چکے تھے.

رفعت کی بڑی بہن آسیہ کی ساس مسلسل آگ اُگلنے لگی ہوئی تھیں.

ارے بھائی صاحب اگر بیٹی کی مرضی نہ تھی تو کی ضرورت تھی اِدھر اُدھر جانے کی جہاں کہتی تھی وہاں کر دیتے ارے کیسے ناک کٹا کر گئی ہے. آپ کے کہنے پر اپنے رشتہ دار بھی بالا لیے تھے ہم نے. اب پتا نہیں کیا کیا سننے کو ملے گا دور کے ہی سہی مگر ہیں تو ہم بھی آپکے رشتہ دار. سب جاننے والوں میں ذلیل کروا دیا.

تم کیوں کھڑے ہو یہاں گاڑی نکالو گھر نہیں جانا کہ ساری رات ان باپ بیٹی کے تماشے دیکھنے ہیں. رخسار بیگم اپنے بیٹے جواد سے مخاطب ہوئیں.

جی اماں....

یوسف (3سال کا آسیہ کا بیٹا) کو بھی بٹھاؤ گاڑی میں.

جی میں لاتی ہوں. آسیہ اندر کی جانب لپکی.

اے بی بی تم کہاں. تم یہیں رہو تمہیں ساتھ لے جا کر میں مزید تماشہ نہیں بنانا چاہتی.

چلو یوسف وہ اپنے پوتے کا ہاتھ پکڑے یہ جا وہ جا.

میر حکم اور شبیر حاکم دو بھائی تھے. شبیر حاکم کا اکلوتا بیٹا زیشان تھا جو کہ اپنی اسٹڈیز کے حوالے سے مختلف ممالک میں رہائش اختیار کر چکا تھا. کم ہی وہ پاکستان آتا تھا....... آخر پڑھائی ختم ہوئی تو شبیر حاکم نے شادی کی تاریخ رکھ دی..... دونوں بھائیوں میں پہلے ہی رفعت اور زیشان کی شادی کا طے ہو چکا تھا. بچے بھی میٹرک کے بعد سے اس بات سے آگاہ ہو چکے تھے.

جب کہ میر حاکم کی دو بیٹیاں تھیں ایک آسیہ اور دوسری رفعت.

آسیہ کی شادی انہوں نے اپنے کزن کے بیٹے سے کی تھی..... آسیہ نے کبھی شکایت. نہ کی تھی... مگر ساس نے پھر بھی اس کا جینا حرام کیا ہوا تھا. خیر وہ اپنی شادی شدہ زندگی کے پانچ سال گزار چکی تھی....... چھوٹے چھوٹے جھگڑے اب طول لینے لگے تھے..... جواد کئی بار تین تین دن تک آسیہ سے بات نہ کرتے اور وجہ معمولی سی ہوتی..... اماں سے پوچھے بغیر یہاں کیوں گئی؟ یہ کیوں کیا؟ وہ کیوں کیا؟

جوادویسے بھی اپنی کزن کو پسند کرتے تھے.... مگر اس نے لندن میں شادی کر لی تھی...تب سے آسیہ انکی زندگی میں مجبوری کا سودا تھیں....

اب جب کہ ثانیہ ڈائیوارس لے کر اپنے دو سالہ بیٹے شیری کے ساتھ پاکستان واپس آگئی تھی...تو جواد کی محبت پھر جاگ اُٹھی تھی.

البتہ اماں ایک بہانہ تھیں......روز بروز ثانیہ سے ملاقاتیں بڑھنے لگیں.......اماں اور ماموں گھنٹوں موبائل پر محوِ گفتگو رہتے...... آخر کار ان کو رفعت کا بہانہ مل گیا تھا.....

اب وہ اٹھتے بیٹھتے آسیہ پر الزامات لگاتیں کہ آج یہ یہاں گئی تھی... اتنی دیر گھر سے باہر رہی ایک شادی سے پہلے بھاگی تھی ایک شادی کے بعد بھاگے گی... ہمارا منہ کالا کرے گی..... آسیہ کی برداشت جواب دے گئی......بس اب آپ ایک لفظ نہیں کہیں گی.....بہت برداشت کر لیا میں نے اب اپنے کردار پر اٹھنے والی ہر انگلی توڑ دوں گی........ آسیہ کی آنکھیں خون اگل رہیں تھیں آج وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی.

ارے جود دیکھ کیسے تیری بیوی زبان چلا رہی ہے....ڈھنڈھورا پیٹنا شروع کر دیا.

جواد سوتے سے اٹھا اور لاؤنج میں آگیا...

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا جو آپ اتنا تماشہ کر رہی ہیں....

انہوں نے فوراً جواد کے سامنے ہاتھ جوڑ دیا میرے بیٹے مجھے کراچی بھیج دے میں اپنے بھائی کے پاس چلی جاؤ.....اس سے پہلے کہ تیری بیوی مجھے اس گھر سے نکال باہر کرے.... ابھی کہہ رہی تھی کہ انگلیاں توڑ دوں گی......ساتھ ہی آنسو بہانے لگیں.

پٹاخ پٹاخ پٹاخ!!!!

تین چار تھپڑ آسیہ کو جڑے...

بکواس بند کرو تم ہوتی کون ہو میری ماں کو گھر سے نکالنے والی....اگر اس گھر سے کوئی جائے گا تو وہ تم ہو..... چلو دفع ہو جاؤ.....

آسیہ نے آج خاموش نہیں رہنا تھا..... میں بھی دیکھتی ہوں کی آپ کیسے نکالتے ہیں مجھے میرے گھر سے...

ایسے.....زور دار دھکا دے کر دروازہ بند کر دیا گیا..

میرے یوسف کو مجھے دے دو... میرا بچہ میرے بغیر کیسے رہے گا وہ رات کو ڈر جاتا ہے.... آسیہ دروازہ پیٹتی رہی....

دا جی کو بہت گہرا صدمہ پہنچا تھا... خاموش ہو کر رہ گئے تھے... پہلے والا روعب اور دبدبہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا....

آسیہ کو میکے آئے ہوئے ایک مہینہ ہو گیا تھا......... وہ بہت بیمار رہنے لگی تھی.... ڈاکٹر نے خوشخبری بتائی تھی۔.. آسیہ ساری ناراضگی بھول کر سسرال کی جانب چل پڑی....... دروزے پر تالا لگا ہوا تھا..... پڑوس سے معلوم ہوا تھا کہ وہ لوگ پندرہ دن پہلے جا چکے ہیں جواد نے تو دوسری شادی بھی کر لی تھی..

آسیہ شوہر کی بے وفائی اور بیٹے کی جدائی برداشت نہ کر پا رہی تھی...... دن بدن صحت گرتی جا رہی تھی......

شبیر حاکم اچھے بھلے جانے کیا وجہ بنی کہ کچھ دن پہلے ہی ابدی نیند سو گئے تھے....... زیشان تو اکیلا ہو کر رہ گیا تھا.. ماں پہلے نہیں تھی..... باپ بھی مر گیا تھا..... ہونے والی بیوی بھاگ گئی تھی... سب سمیٹ سمٹ کر دبئی چلا گیا تھا... جہاں ایک بیوی اور چار سال کا بیٹا اس کا منتظر تھا.. سچ تو یہ تھا کہ اس نے شکر ادا کیا تھا کہ بغیر کسی تگ و دو کہ رفعت خود ہی راستے سے ہٹ گئی تھی.

نرس کے آتے ہی فورا دا جی اسکی جانب لپکے....

میری بیٹی کیسی ہے؟.....

مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے... نرس یہ جا وہ جا....

ڈاکٹر کو دیکھتے آسیہ کے بارے میں پھر پوچھا گیا....

I'm sorry she's no more....

دنیا اُجڑنا کس کو کہتے ہیں کوئی کوریڈور میں یخ ٹھنڈے فرش پر بیٹھے اس بزرگ سے پوچھتا جس میں اتنی سِکت نہ تھی کہ اُٹھ کر اپنی بیٹی کا چہرہ دیکھ لیتے.......

وہ اب بھی زندہ تھے جنکی ایک بیٹی بھاگ گئی تھی... بھائی ناراض دنیا سے چلا گیا تھا..... بیٹی بھی مرگئی تھی.... وہ زندہ تھے تو فقت ایک وجود کے لیے...... انشراح.... انکی نواسی... انکی دنیا.....

پیسوں کی فکر مت کرو تم...... جو کام کہا ہے وہ مکمل کرو بس...... مجھے ایک ایک پل کی خبر چاہیئے..... اس لڑکی کی کچھ فوٹو گرافس send ......کرو

کمرہ پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور سردی کے موسم میں بھی یہ شخص شرٹ سے بے نیاز اے سی چلائے بیٹھا تھا..... اندر کی جلن اس حد تک تھی کی باہر کی شدید ڈھنڈ بھی اسکو کم نہ کر سکی تھی.....

جی میں آج ہی send ..... کرتا ہوں

ہوں.... کال ڈسکنیکٹ کر کے اس نے سگریٹ کا لمبا کش لیا.....

اب میں بتاؤں گا کہ عزت کا جنازہ کیسے نکلتا ہے.......

Just wait and watch dear Khala.....

ہاہاہاہاہاہاہاہا....

کرب ناک ہنسی....

انتقام.....

داجی داجی..... انشی بیٹا کیوں چلا رہی ہو....

وہ جو چلاتی ہوئی ان کے کمرے کی طرف جا رہی تھی.... پیچھے سے آتی آواز پر پلٹی

داجی آپ بازل کو لینے جا رہی ہیں؟

جی بیٹا...

میں بھی چلو؟

تم کیا کرو گی جا کر آنا تو آس نے گھر ہی ہے....

اگر آپ نہیں لے کر جانا چاہتے تو ٹھیک ہے. وہ منہ بسورتی پلٹی تھی کہ داجی بولے

اچھا چلو!

آپ بہت اچھے ہیں داجی...

ہاہا میر حاکم ہنسے اور بولے بچپن سے ابھی تک داجی بولتی آئی ہو.... دادا جی پورا نہ بولنا سکھا سکے ہم تمہیں......

ائیر پورٹ پر پہنچ کر انشراح نے اپنی بے تاب نظریں آنے والے مسافروں پر ڈال دی....

داجی نے آنے والے ایک شخص کو دیکھ کر ہاتھ ہلایا... ان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے انشراح بھی حیران رہ گئی...

چھ فٹ قد... گندمی رنگت..... چوڑا سینہ.... اکڑی گردن.... ہلکی ہلکی بڑھی شیو اور کندھے تک آتے بال.....

آئے ہائے!! انکے حسن پر تو میں پورا دیوان لکھ دوں... انشی نے سوچا

اسلام و علیکم داجی.... بازل داجی سے بغل گیر ہو کر اسکی جانب متوجہ ہوا..... سرسری سا سلام کر کے داجی سے باتوں میں لگ گیا...

انشی کا منہ دیکھنے والا تھا...

نو لفٹ اسکی تو......پورے راستے وہ اپنے نظر انداز کرنے پر جلتی کڑھتی رہی تھی...

گورا چٹا بھورے بالوں والا شیری منہ بسورے ثانیہ کے ارد گرد گھوم رہا تھا....

مما مجھے کرکٹ کھیلنا ہے پلیز جانے دو باہر....

شیری بیٹا میں پارٹی میں جا رہی ہوں... آپکو باہر نہیں بھیج سکتی.... چلو ایسا کرو آپ یوسف کے ساتھ کھیل لو......

یوسف ادھر آؤ.

چائے بناتا یوسف ثانیہ کی آواز پر جلدی سے بلاک سے نیچے اترا....

نو سال لا یوسف جسکا منہ بھی چولہے تک نہ پہنچتا تھا... تیز بخار میں اپنے لیے چائے بنا رہا تھا.....

بلاک سے نیچے اترتے بے دھیانی میں کہنی پین سے ٹکرا گئی تھی اور گرم چائے یوسف کا پیر جلا گئی تھی....

آہ آہ!!

اسکی چیخوں کا گلا ثانیہ کے زوردار تھپڑ نے گھونٹا تھا.

کیا آفت آپڑی ہے کیوں چلا رہے ہو......چائے گری ہے مت تو نہیں گئے....جاؤ شیری بلا رہا ہے اسکے ساتھ کرکٹ کھیلو......یوسف جانے لگا تو ثانیہ بولی....

دھیان سے شیری کو بال نہ لگ جائے......یوسف کی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئیں تھیں....

یار رابی نیچے بھی اتر جا اب کہ یہیں بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے

زویا نے دیوار پر بیٹھی رابیل کو دیکھا.....جینز ٹاپ میں ملبوس اور بالوں کی ٹیل پونی بنائے....گرین آئز...چمکتی رنگت والی رابیل کتنی نظروں کا حصار بنی ہوئی ہے اسکو مطلق پرواہ نہیں تھی..

کیا تکلیف ہے؟رابی جی بھر کر بدمزہ ہوئی..

یار مجھے لگ رہا ہے کہ یہ آدمی ہمیں فالو کر رہا ہے...اس نے رابی کی پکچرز بھی لی ہیں...

اتنا بولنا تھا کہ بس

رابیل نے اپنی پینسل ہیلز اتاری...اور کچھ فاصلے پر موجود آدمی کو دے ماری...گلے میں لٹکا کیمرا زمین بوس ہو چکا تھا البتہ اس آدمی کو سینے پر زور سے سینڈل لگی تھی......

رابیل لوگوں کے گروپ نے چور چور کہہ کر سب کو جمع کر لیا تھا.....

اس آدمی کی خوب درگت بنتی اگر وہ ایک منٹ بھی کیمرے کے لیے مزید رکتا....

رابی اس میں کتنی ساری پکس ہیں تمھاری.....زویا کیمرہ چیک کرتے ہوئے بولی جسکی حالت اگر بری نہیں تھی تو سینڈل پڑنے سے اچھی بھی نہیں رہی تھی.....

بازل بیٹا آپ فریش ہو کر آجاؤ پھر کھانا کھاتے ہیں...

کھانے پر بہت اہتمام کیا گیا تھا...انش چائنیز زیادہ اچھا بنا لیتی تھی..

کریں اس نے چائنز رائس کی ٹرے اسکی جانب بڑھائی... taste یہ

No thanks its enough for me

اتنا روکھا جواب.... انشی کا چہرہ لال سرخ ہو گیا دل چاہا کہ تھپڑ رسید کر دے وہ بھی زوردار قسم کا.... دو گھنٹے کی محنت کا یہ صلہ.

کیوں بیٹا کھانا اچھا نہیں بنا کیا.... داجی نے پوچھا....

نہیں داجی ایسی بات نہیں ہے کھانا بہت اچھا ہے....

تم جب چھوٹے ہوتے یہاں آئے تھے تو انشی کی دیکھا دیکھی مجھے داجی کہنے لگے تھے........ مجھے بہت خوشی ہوتی ہے یہ نام سن کر.......... داجی..... انہوں نے جیسے اس خوشی کو محسوس کیا تھا...

بازل نے کمرے میں آکر آنکھیں موند کر پچھلے نو سال کا سفر شروع کر دیا.....

شیری کو بہت زود کی بال لگی تھی اس نے رو رو کر واویلا مچا رکھا تھا.....یوسف کو پہلے ہی پاؤں میں جلن سے شدید درد ہو رہا تھا...اب تو وہ باقاعدہ شیری کے ہاتھ پاؤں جوڑنے لگا تھا.....پلیز شیری آنٹی کو مت بتانا اور شیری نے بال کھینچ کر اسکو دے ماری.....

میں مما کو بتاؤں گا یو باسٹرڈ تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے مارنے کی.....

اتنے میں ثانیہ کی کار پورچ میں آکھڑی ہوئی.....

ثانیہ کو دیکھ شیری اور رونے لگا.....

جود کے کراچی میں نہ ہونے کا ثانیہ نے اس رات بھرپور فائدہ اٹھایا.....یوسف کو خوب مار کر گھر سے باہر نکال دیا.....

یہ رات ہوسف (9 سال کے بچے) نے کیسے گزاری یہ وہی جانتا تھا......کتوں کے ٹھونکنے پر وہ سہم کر دیوار کے ساتھ لگ جاتا...... سسکنے لگتا ہر آہٹ پر کسی جن کا گمان گزرتا جو ابھی اسکو کھا جاتا.-........ صبح شیری اسکول کیلیے نکلا تو بے ہوش یوسف کو دیکھ کر ملازم ک آواز لگائی......

نوکر یوسف کو اسٹور روم نما کمرے میں لے گیا.....

ہر کمرے میں ہیٹر تھا سوائے یوسف کے.......

بڑی مشکل سے غلام محمد اسکا بخار کم کرنے میں کامیاب ہوا تھا......

کیں...... کرخت لہجے میں دریافت کیا گیا.... send کیا تکلیف ہے ابھی تک پکچرز کیوں نہیں

سر ایم سوری..... میرا کیمرہ کھو گیا ہے.... وہ منمنایا...

اب یہ کیا بکواس ہے؟.... پارہ ہائی ہو گیا.....

اس آدمی نے اپنے ساتھ بیتی ساری رواد دوسری جانب موجود شخص کو سنادی........

What the hell is this? You idiot....

اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس شخص کو ابھی گولیوں سے چھلنی کر دے.... مگر ضبط کر گیا کیوں کہ یہ اس کی پہلی غلطی تھی....

اس نے سامنے پڑی ایش ٹرے زور سے دھوار پر دے ماری.... جہاں موجود دیوار گیر آئینہ کرچی کرچی ہو گیا......

بچو گی نہیں....

خیر مزہ بھی کھیلنے کا تب ہے جب مخالف بھی طاقتور ہو......

اپنی سوچ پر خود ہی قہقہے لگانے لگا.....

ہم پاکستان جا رہے ہیں....

بٹ وائے بابا....... بازل حیران ہوا.

کل شام کی فلائٹ ہے..... اوکے گڈ نائٹ...

پاکستان پہنچ کر اس نے جانا کہ یہ ایک بزرگ آدمی جسکو اٹیک ہوا تھا..... اسکے دادا کے بھائی ہیں..... ایک چودہ سال کی لڑکی... ان کو دا جی بول رہی تھی اور مسلسل روئے جا رہی تھی....

اسکو دیکھتے وہ بھی انکو دا جی کہنے لگا تھا....

یہاں آکر اسکو معلوم ہوا تھا کہ اس لڑکی کے باپ نے اسکی ماں کو گھر سے نکال دیا تھا اور اسکی پیدائش کے وقت اسکی ماں مر گئی تھی.....باپ بڑے بھائی یوسف کو لے کر کراچی چلا گیا تھا...دوسری شادی کرلی....اس عورت نے یوسف پر بہت ظلم ڈھائے......اب اسکی شادی اپنی طلاق شدہ سات سال بڑی بھانجی سے کرنا چاہتی تھی...........وہ یوسف کے حسن کی دیوانی ہوگئی تھی اور اب اس سے شادی کرنا چاہتی تھی........یوسف کے باپ نے جب اس معاملے میں اس پر زبردستی کرنا چاہی تو وہ گھر سے بھاگ کر لاہور داجی کے پاس آگیا تھا.....

یوسف نی آکر داجی کو اپنی ستم ظریفی کی داستان سنائی اور اپنی ماں کا پوچھنے لگا.......داجی کے زخم ادھڑنے لگے اب کی بار برداشت نہ کرپائے اور ہارٹ اٹیک ہوگیا.....چوں کہ کوئی قریبی رشتہ دار موجود نہ تھا اس وجہ سے زیشان کو فون کرکے بلایا گیا.....

بازل یہاں کے ٹینشن بھرے ماحول سے اکتائے رہتا تھا....اور زیادہ تر فون پر اپنی کزن لیزا کے ساتھ مصروف رہتا۔...

دونوں بچپن کے دوست تھے......اٹھارہ سال کے بازل اور لیزا ہم عمر ہونے کے ستھ ساتھ ہم راز بھی تھے........دونوں ایک پل بھی ایک دوسرے کے بغیر گزارنے کا تصور بھی نہیں کرسکتے تھے

ایکسیڈنٹ کے بعد دونوں کو قریبی ہسپتال منتقل کردیا گیا....لڑکے کے شناخت ہوگئی تھی بزریعہ شناختی کارڈ.....اور انکے گھر والوں کو بھی اطلاع کردی گئی تھی.......عثمان کو تین دن بعد ہوش آگیا تھا......

بھائی لینے آئے تو رفعت کے بارے میں پوچھا....

مجھے نہیں پتا اس لڑکی نے مجھ سے لفٹ مانگی تھی اور اسکے بعد جو کچھ بھی ہوا وہ آپکے سامنے ہے......

لیکن عثمان ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ وہ لڑکی کوما میں جاچکی ہے....اب وہ لب زندگی کی جانب آتی ہے اسکا کوئی پتا نہیں.....

ایک سال بعد.....

عثمان آپ نے میرے گھر پر بتایا......

رفعت مجھے معاف کر دو....میں گھبر اگیا تھا.....کیا جواب دیتا انکل کو میری کار میں تمھاری موجود گی کو.....میں اطلاع نہ کر سکا...

رفیت پر گویا آسمان ٹوٹ پڑا....

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عثمان....میں ایک سال سے اس بستر پر پڑی ہوں اور میرے گھر والوں کو معلوم بھی نہیں....بابا انہوں نے کیا سچا ہو گا کہ میں بھا....

رفعت معاملہ بہت سنگین تھا.....مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ...

بس مجھے کچھ نہیں سننا آپ ابھی اسی وقت مجھے گھر لے چلیں.....

اور جو مان ٹوٹا ہے میر ا اسکو آپ اب دوبارہ کبھی بر قرار نہ کر سکیں گے.....

جو ادنے ثانیہ سے شادی کے وقت وعدہ کیا تھا کہ وہ شیر ی کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کرے گا اور اسا ہی کوئی عہد ثانیہ نے بھی کیا تھا..... مگر انہوں نے جو رویہ یوسف کے ساتھ بر قرارر کھا وہ سوتیلوں سے کم نہ تھا...اور کئی بار تو انسانیت سے بھی گر جاتا....

ملازم یوسف کا کوئی کام نہیں کرتے تھے...شیر ی کے بھی کچھ کام یوسف کو سونپ دیئے جاتے.... کبھی شرٹ استری کرنا... نوڈلز بنانا......چائے...جوس...شیر ی کا کمرہ بکھر اہے وہ سنوارنا........یوسف اسکی خواب گاہ کو بہت حسرت سے دیکھتا...ہر آسائش سے لبریز زندگی.......

ثانیہ آنٹی تو یوسف کی مماہیں...میری مماکدھر ہیں......پلیز اللہ تعالی میری مماکو بھی بھیج دے....

وہ ننھا سا بچہ ہر لگنے والی چوٹ پر اسی طرح سسک سسسک کر روتا....

یوسف کئی بار سوچتا کہ میں خوب پڑھ لکھ کر بڑا آدمی بنوں گا......ایک بڑا گھر بناؤں گا......جس میں سب میری پسند کا ہو گا وہاں کوئی شیر ی نہیں ہو گا....

بازار میں اسکو کوئی چیز پسند آتی اسکی سوچ سے پہلے شیری اس پر ہاتھ رکھ دیتا.....یوسف کا دل کرچی کرچی ہو جاتا....اگر ایک ہی جیسی دو چیزیں ہوتیں تب بھی شیری اپنی جیسی چیز اسکو نہ لینے دیتا....

اور کہتا.....

تمھاری اوقات کہ تم میری برابری کرو...

جواد صاحب بزنس میں اہسا کھوئے کہ بیٹے کو ہی بھول گئے....

یوسف اتنا رو چکا تھا کہ آنکھوں کی زمین اب خشک ہو چکی تھی...اب اسے رونا نہیں آتا تھا غصہ آتا تھا...

ہر وہ چیز توڑ دیتا جو شیری کی پسند ہوتی بعد میں اسکو جتنی مار پڑتی اسکو کوئی پرواہ نہیں تھی....بغاوت اسکے اندر اب سر اٹھانے لگی تھی....

یہ کیا کیا تم نے؟......

شیری کل ہی یہ شرٹ مارکٹ سے لایا تھا....یوسف کو پریس کرنے کو دی.....اب جلی ہوئی پائی...

وہ.....میں....آہ آہ آہ.....شیری نے اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی استری اسکے ہاتھ کی پشت پر رکھ دی.....

یوسف کی چیخوں نے عرش ہلا دیا مگر سوئی ہوئی ثانیہ کو نی جگا سکیں.....

زیشان میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں خدا کے واسطے انکار مت کرنا.....

مگر وہ ابھی بچے ہیں ہم کیسے؟

یہ دیکھو بیٹا ان جڑے ہاتھوں کا واسطہ....

اچھا میں بازل سے بات کرتا ہوں....زیشان اٹھتے ہوئے بولے....

مجھے امید ہے کہ تم میرا مان نہیں توڑو گے.....

زیشان نے بازل کو دیکھا وہ اوندھے منہ لیٹا کانوں میں ہینڈ فری لگائے ہوئے تھا.....

یار لیز ا ناراض کیوں ہوتی ہو میں بابا سے بات کرتا ہوں.... ہم جلد واپس آجائیں گے.... باپ کو آتا دیکھ اسنے کال منقطع کر دی...

زیشان نے اپنی بات شروع کی....

نہیں بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں.... میں اب اتنا چھوٹا نہیں ہوں کہ آپ کی بات نہ سمجھ سکوں... میں لیزا کو پسند کرتا ہوں....

صحیح ہے پھر سوچ لو باپ چاہئیے کہ لیزا.....وہ جا چکے تھے..

بازل نے غصے سے فون دیوار پر دے مارا...

رفعت جب ایک سال بعد "مرادولا" پہنچی تو سناٹوں نے انکا استقبال کیا....

سامنے صوفے پر داجی بیٹھے تھے.... رفعت ان کے قدموں میں بیٹھ گئی.... عثمان ایک طرف کھڑے ہو گئے...

بابا مجھے معاف کر دیں.....

داجی ایک سال بعد اپنی بیٹی کو روبرو پا کر ششدر رہ گئے تھے.... جسکی وجہ سے انکے خاندان کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا تھا...

ایک زوردار تھپڑ نے رفعت کو دور پٹخا تھا..

یہ ہے میرا جواب لیکن نہیں اس تھپڑ کی چوٹ اتنی شدید نہیں ہے... جتنی اس ذلت کی ہے جو میں نے اٹھائی....

بابا میرا یقین کریں میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا میں ایک سال سے کوما میں تھی......

تم گھر سے نکلی ہی کیوں تھی رفعت؟..... اس سے ملنے کو..... عثمان کی طرف اشارہ کیا گیا.....وہ اتنے بھی بے خبر نہ تھے...

بابا.... میرا ایسا کوئی ارادہ.....

بس.... اب ایک لفظ اور نہیں.... دفع ہو جاؤ میرے گھر سے.... تم میری عزت کی.. میرے بھائی کی..... میری بیٹی کی قاتل ہو....

انکل آپ اپنی بیٹی کا یقین کریں.... میرے پاس ساری رپورٹز ہیں..

اگر یہ سچ ہے تب بھی لے جاؤ اسکو... ایک سال بعد گھر آنے والی بیٹی کی صفائیاں میں کس کس کو دوں گا.... جسکی صفائی خود مجھے کھوکھلی لگ رہی ہے...

بابا میں بہت مان سے آئی تھی آپکے پاس کہ کوئی اعتبار کرے یا نہ کرے آپ میرا مان نہیں توڑیں گے....

آہ مان تو میرا ٹوٹا ہے رفعت..... اس بڑھاپے میں اپنے باپ کو ذلیل کروایا..... وہ تھکے ہوئے قدموں سے سیڑھیاں چڑھنے لگے....

معافی بھی ہر کسی کی قبول نہیں ہوتی.....

جیسے آج رفعت کی نہیں ہوئی تھی...

عثمان نے رفعت سے نکاح کر لیا تھا... رفعت کسی صورت عثمان کر معاف کرنے کو تیار نہ تھی.....

آپ کی وجہ سے ہوا ہے سب کچھ اگر آپ بابا کو اطلاع کر دیتے تو آج حالات ایسے نہ ہوتے....

وقت نے رفعت کو بھی حوصلہ دے ہی دیا تھا... شادی کو دو سال ہو گئے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی.... رفعت دعائیں کرتیں....

گڑگڑاتیں کہ اللہ مجھے معاف کر دے میں نے اپنے باپ کا دل دکھایا ہے....

آخر کو بہت منت و مرادوں کے بعد ان کے ہاں گلاب مکھڑے والی رابیل ہوئی تھی.....

رابیل بہت محبتوں میں پلی بڑھی تھی.... جو مانگا وہ حاضر... جو چاہا وہ پالیا..... دکھ تکلیف کیا ہوتا ہے اسکو معلوم نہیں تھا....

زیشان صاحب کو کیا پتا تھا کہ چودہ سال بعد وہ پاکستان اپنے بیٹے کا نکاح کرنے آئیں گے... دا جی نے نکاح کی خبر کیا سنی تھی بالکل چست ہو گئے تھے.... یوسف بھی آہستہ آہستہ گھر کے ماحول میں ڈھلنے لگا تھا....

بازل انشراح کے روم کے پاس سے گزر رہا تھا کہ.... کسی خیال کے آتے بغیر دستک دیئے اندر داخل ہو گیا..

انشی لائٹ پنک اور ڈارک مہرون کلر کا ڈریس نکالے اسکے ساتھ چوڑیاں میچ کر رہی تھی..

بازل نے اسکے ہاتھ سے چوڑیاں جھپٹ کر دور پھینکیں..... چھن چھن کر کے ساری چوڑیاں کانچ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئیں...

اسنے اتنے پر ہی اکتفانہ کیابلکہ بیڈ پر پڑا ڈریس اور جیولری بھی اٹھا کر دور پھینکی....

انشی ضبط کرکے اسکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی...

جاہل گوار اگر تم یہ سمجھ رہی ہی کہ میچھ جیسا ہینڈسم ڈیسنٹ لڑکا تم سے شادی کرلے گا تو یہ تمھاری بھول ہے.....انگلی اٹھا کر وارن کیا گیا....

انشی کو اسکے لفظوں نے جھلسا کر رکھ دیا.....

کیا بکواس کررہے ہو شرافت سے میرا ڈریس اٹھا کر اوپر رکھو..... نہیں تو.....وہ کوئی بزدل یا دبو لڑکی نی تھی....اپنے اوپر ہونے والے ہر وار کا جواب دینا اسکو اسکے داجی نے سکھایا تھا......

بازل نے اسکے ڈریس پر اپنے شوز رگڑے....

نہیں تو کیا؟انداز چیلنج کرنے والا تھا..

انشی نے وہی باکس جس سے چوڑیاں نکال رہی تھی اٹھا کر بازل کے منہ پر دے مارا....

اسکے ماتھے پر گومڑ سا بن گیا تھا...وہ درد سے کراہنے لگا....

یوسف نے گزرتے ہوئے دیکھا تو اسکو لے کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا...بازل کی آنکھیں خون اگل رہی تھیں...

جواد نے دس گیارہ سال کی باربی ڈال کو اپنے گھر کے لان میں دیکھا تو حیران ہوئے.....

کیانام ہے آپ کا؟.....چیئر پر بیٹھی پیر جھلاتی بچی سے پوچھا.....

بچی نے برا سا منہ بنایا......جیسے کہہ رہی ہو کہ جب مالکہ عالیہ کا موڑ ہو گا تب جواب دے گی.....

یہ کون ہے؟ثانیہ جوس لاتا دیکھ سوال جھاڑا.....

عثمان بھائی کی بیٹی ہے....

وہ کون؟

میرے بھابھی کے بھائی.....

تو یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟

کیا ہو گیا ہے جو اد بچی ہے پہلے بھائی کے بچوں کے ساتھ کھیل لیتی تھی اب جب سے انہوں نے اپنے بچوں کو اسٹڈیز کے لیے آؤٹ آف کنٹری بھیجا ہے تب سے یہ ادھر کھیلنے آجاتی ہے.....ثانیہ نے تفصیل سے جواب دیا....

اوہ ڈٹس گڈ....

اس جھڑپ کے بعد بازل اور یوسف میں کافی دوستی ہو گئی تھی....دو دن بعد انشی اور بازل کا نکاح ہو گیا تھا...انشی تو نکاح کے اصل معنیوں سے بھی ناواقف تھی..جب کہ بازل کا تو اسکو دیکھ کر حلق تک کڑوا ہو جاتا تھا....

کہاں یہ المینرڈ لڑکی اور کہاں لیزا ڈیسنٹ اینڈ فرائینڈلی.....وہ دونوں کا موازنہ کرنے لگتا تو لیزا کو ہمیشہ بہتر پاتا......

انشی وہ لڑکی نہیں تھی جسکو بازل ایز آ لائف پارٹنر سوچتا تھا.....بہت مایوس ہو کر وہ پاکستان سے واپس گیا تھا.......لیزا کو ساری حقیقت بتا دی تھی...لزا نے اس سے قطع تعلق کر لیا تھا....مگر بازل کے یقین دلانے پر کہ وہ انشی کو جلد ڈائیورس کر دے گا.....ان کی دوستی پھر بحال ہو گئی تھی.....

مما پاپا بزنس ٹور پر جا رہے تھے.....پلین کریش ہونے پر موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے تھے۔..بازل تنہا ہو کر رہ گیا تھا ایسے میں لیزا اور آنٹی اسکا سہرا بنیں....اب وہ لیزا سے کیا وعدہ پورا کرنے پاکستان آیا تھا....

رابی اب روز شام کو ان کے گھر آنے لگی تھی....یوسف اپنے کاموں میں مصروف رہتا...وہ اس سے چھ سال بڑا تھا....

میٹرک کے پیپرز دے کر اب مختلف کورسز کر رہا تھا.....رابی چھٹی جماعت جب کہ شیری نویں کا طالبِ علم تھا....

یوسف نے شیک بنایا تھا اب جگ گلاس دھو کر رکھ رہا تھا....ملازمہ کے جانے کے بعد یہ کام اسکے ذمے تھے....

رابی اسکو آواز لگاتی کچن میں چلی آئی....

اے یوسف تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ آؤ کھیلیں......سنک کی طرف رخ کیے یوسف کے بگڑے زاویے رابی نہ دیکھ سکی...

یہ کیا تم تم لگا رکھی ہے...بڑا ہوں تم سے آپ بولا کرو....یوسف نے تنبیہ کی...

اے چل تم بول دیا شکر کر.... ابھی توں بولا نہ تو ساری عزت کا فالودہ ہو جائے گا.... ہونہہ آیا...بڑا ہوں تم سے.... آخر میں اسکے انداز میں بولا گیا.... اسکول میں لڑکوں کے ستھ کھیل کھیل کر وہ ان ہی کے انداز میں بولنے لگی تھی.... گڑیا کے ساتھ کھیلتی لڑکیاں اسے زہر لگتی تھیں.....

تم شیری کے ساتھ کیوں نہیں کھیلتی....پیار سے بال سہلائے.....وہ انداز بدل کر اس بلا سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا.....

مگر ہائے رے قسمت ساری مصیبتیں ایک یوسف کے لیے ہی ہوں جیسے....

آں ہاں وہ گندا بِلا مجھے نہیں کھیلنا اسکے ساتھ..... اتنی معصومیت سے کہا گیا کہ ہنسی روکنا مشکل ہو گیا..

اچھا وہ گندا بلا ہے تو میں کیا ہوں؟.....

رابی نے ہاتھ اٹھا کر ماتھے پر رکھا اور اسٹول پر بیٹھ کر سوچنے کے انداز میں بولی....

You are looking, like a prince of....

Of?

یوسف نے سوالیہ انداز میں کہا....

کوہ کاف......جواب آیا

ہاہاہاہاہاہاہاہا قہقہ لگایا گیا....

یہ کون تم کو یہ اسٹوریز سناتا ہے؟

اقرا (گورنس) دنیا میں سب سے برا منہ بنا کر بتایا گیا.....

پرنس اگر کوئی ہے تو وہ شیری ہے جسکے پاس سب کچھ ہے...میں کہاں سے پرنس بن گیا...وہ بڑبڑایا...

اسکی بڑبڑاہٹ با آسنی رابی کے کانوں تک پہنچ گئی....

سارے گلس ایک ہی ہاتھ مار کر نیچے پھینک دیئے....... کس نے آج تک اسکی بات کی تردید نہیں کی تھی... تو یوسف نے یہ جرأت کیوں کی....

بولا نہ تم ہو پرنس تو بس تم ہو.......اور کچن سے نکلتی چلی گئی

بازل شام کو سو کر اٹھا اور کمرے سے باہر نکل آیا....

اسکو یوسف نظر نہیں آ رہا تھا....اور وہ کال بھی پک نہیں کر رہا تھا...

کچن سے کھٹ پٹ کی آواز آئی تو بازل ادھر کو ہو لیا....

بلاک کلر کا فراک اور چوڑی دار پجامہ پہنے...انشی سالاد کاٹ رہی تھی....اسکے پاس ہی کاؤنٹر پر بیٹھی ایک لڑکی گاجر کھا رہی تھی...کومل اسکو دیکھ کر نیچے اتر گئی..انشی کی اس جانب پیٹھ تھی...

وہ بازل سے بے نیاز اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی...

حد سے زیادہ بد تمیز انسان ہے اتنی تمیز نہیں کہ بندہ سلام تو آرام سے پیار سے کرے اور تو اور ا میرے ہاتھ کے بنائے ہوئے رائز بھی نہیں کھائے....اکڑو کہیں کا... سمجھتا کیا ہے اپنے آپ کو.... آئندہ اسکے لئے کھانا بنائے میری جوتی...

اٹس انف فارمی (بالکل اسی کے انداز میں نقل اتاری گئی)..ایسے بول رہا تھا جیسے انگریزی اسی کو آتی ہے....دل تو چاہ رہا تھا کہ اس کا گلہ دبا....جزباتی ہو کر اس نے ہاتھوں کو ایسے پوز کیا جیسے سچ مچ بازل کا گلہ دبا رہی ہے... مگر جیسے ہی نظر کومل کے فق ہوتے چہرے پر پڑی.....اس نے آنکھوں کے اشارے سے پوچھا.....کومل نے پیچھے دیکھنے کا اشارہ کیا...

آآآآآآآ چیخ ماری....کمر کے گرد بندھا دوپٹہ فوراً سے پہلے کھول کر پھیلایا گیا....

ایک گلاس پانی ملے گا... سنجیدگی سے پوچھا گیا....

گلاس کہاں مر گیا....انشی نے بڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھا....

کومل نے پانی ڈال کر گلاس سکو پکڑایا کہ بازل کو دے دے....

گلاس بازل نے پکڑا ابھی نہیں تھا کہ اس نے چھوڑ دیا...

گلاس نیچے گر کر کچی لرچی ہو گیا تھا بازل نے تو شوز پہنے تھے....انشی کے ننگے پاؤں بری طرح زخمی ہوئے تھے...

بد تمیز او جاہل کون ہے یہ تو آپکی اس حرکت سے ثابت ہو گیا....

وہ اسکے زخمی پیروں پر نگاہِ غلط ڈالے بغیر ہی کچن سے نکل گیا...

اسکو کراچی آئے دو دن ہو گئے تھے.... وہ بزنس کے سلسلے میں آیا تھا... اپنے پلان پر عمل کرنا چاہتا تھا مگر یہاں آکر معلوم ہوا کہ وہ اسلام آباد گئی ہے.... تصویر مانگی تو ایک نیا تماشہ اب وہ زچ ہو کر رہ گیا تھا.... گھر سے بھی فون آنے لگے تھے... اس نے واپسی کی راہ لی... جاتے ہوئے اپنے بندے کو اس لڑکی کے بارے میں سب انفارمیشن اکٹھی کرنے کو کہا.....

##

اس دن کے بعد سے اس نے رابی کو نہیں بلایا تھا....... وہ اسکو اور شیری کو لے کر پارک آیا تھا..... پہلے تو یوسف نے دھیان نہیں دیا.... جب وہ مسلسل ضد کرتی رہی کہ یوسف ہی اسکو سائیکل چلانا سکھائے گا تو اسکو ہار ماننا پڑی...

آؤ بیٹھو یوسف نے سائیکل پکڑ کر اسکو بیٹھنے کا کہا.....

نہیں مجھے ڈر لگ رہا ہے میں گر جاؤں گی....

میں ہوں نہ پکڑ لوں گا...... ڈونٹ وری........ یقین دلایا گیا.....

نہیں پہلے تم مجھے اپنے ساتھ بٹھاؤ گے........ پھر میں اکیلی بیٹھوں گی....

یوسف نے زچ آکر سائیکل تھامی خود بیٹھا اور اسکو پیچھے بیٹھنے کو کہا......

نہیں میں آگے بیٹھوں گی...... ساتھ ہی بازو لمبے کر دیئے کہ وہ اسکو بٹھائے.....

اب یوسف اسکو سائیکل پر بٹھائے پارک کی سیر کرا رہا تھا.....

اور تیز چلاؤ..... اور تیز..... وہ چلا رہی تھی...

اس منظر نے شیری کی آنکھوں میں حسد کی آگ بڑھائی....

اب رونا بند کرو..... کومل اکتائی....

تم نے دیکھا نہیں بازل کا رویہ۔۔۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئیں تھیں.....

ایک بات میں تمہیں پہلے ہی بتادوں انشی کہ تم نے بہت غلط انسان سے اتنے سالوں تک محبت کی..... انداز جتانے والا تھا...

مجھے پتا تھا کہ وہ خوش نہیں ہے اس نکاح سے مجھے آج بھی بچپن کی وہ جھڑپ یاد ہے..... جب اس نے انکار کیا تھا... مگر مجھے لگا کہ اتنے سالوں بعد ہمارے درمیان رشتے نے اسکے دل میں کچھ تو میری جگہ پیدا کی ہو گی......

دیکھو انشی تم بھی اپنا رویہ بدلو یار...... مرد اپنے آگے بولنے والی اور من مانی کرنے والی لڑکیوں کو پسند نہیں کرتے........

کومل نے سمجھانا چاہا...

تم کہنا چاہتی ہو کہ میں دوغلی بن جاؤں..... انشی نے گھورا...

اف تمہیں تو سمجھانا بے کار ہے.... دفع ہو کرو اپنی مرضی..... کومل بھی زیادہ دیر تک اس کم عقل سے سر پھوڑنا نہیں چاہتی تھی....

وہ آفس کے لیے نکلا تھا... ابھی ڈرائیو کرتے دس منٹ گزرے تھے کہ فون مسلسل بجنے لگا.... اور اسکی سوچوں میں ارتعاش پیدا کر گیا...

واٹ دا ہیل..... غصے سے فون کان سے لگایا..

کیا تکلیف ہے؟..... عموماً غصے میں یہی بولا کرتا تھا...

سر آپکو ایک نیوز دینی تھی....

کیوں پھر پٹ کر آگئے ہو...... چوٹ کی گئی..... امجد جی بھر کر شرمندہ ہوا....

نہیں صاحب....

اوہ اڈیٹ ڈونٹ کال می صاحب.... امجد جانتا تھا کہ یہ اس شخص کی چڑ ہے.... تبھی جان بوجھ کر بولا....

اوکے سر...

بولو.... ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ سنبھالے مصروف انداز میں پوچھا گیا....

وہ لڑکی اسلام آباد سے آگئی ہے اور ایک ہفتے کے اندر اندر اسکی منگنی ہے....

اچھا آگے کیا کرنا ہے میں تمہیں بتا دوں گا....

بس اب اسکے ڈرائیور کو فوکس کرو... فون کاٹ دیا...

رابیل.....یوسف نے آواز لگائی.

یہ تم مجھے اتنا لمبار.....ا.......ب...یل کیوں بولتے ہو... منہ بنایا گیا..

تو پھر کیا بولوں؟.......یوسف تنکا

پرنسز اس نے اپنی گھٹنوں تک آتی فراک کو پھیلا کر اسٹائل سے جواب دیا..

یوسف نے قہقہہ لگایا.....

کیوں تم پرنسز کیسے بنی؟.....سوال کیا گیا...

سب مجھے دیکھتے ہی پرنسز کہتے ہیں....ایکچوئلی میری آئز بالکل سنو وائٹ جیسی ہیں..

کس نے کہا؟ سنو وائٹ کی آئز تو گرین کلر کی نہیں ہیں...

میں نے کہا نا گرین تھیں.....ہاتھ اٹھا کر مزید بولنے سے منع کیا گیا....

ہیں بالکل ریپنزل جیسے.... شولڈر سے کچھ نیچے تک آتی پونی جھلاتے ہوئے کہا گیا.... lengthy اور میرے ہیئرز (بال) کتنے

اب یوسف سے کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تو ہنستا چلا گیا..

رابی نے اسکے کندھوں پر مکوں کی برسات کر دی.... چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا..... کتنی بار کہا ہے تم کو کہ یوسف میری

بات پر مت ہنسا کرو.... serious

مار مار کر اسکے ہاتھ دُکھنے لگے تھے.... مگر یوسف کے مضبوط کندھوں پر ذرا اثر نہ ہوا....

جاؤ....رابی کو بلا کر لاؤ.......عثمان نے ملازمہ کو حکم دیا.

جی صاحب.....ملازمہ ہچکچائی....

تم جاؤ....رفعت کرسی سنبھلتے ہوئے بولی...

آپکے کہینے پر بتا تو دیا کہ اسکی منگنی ہو رہی ہے.... مگر اسکا غصہ کم ہونے کو نہیں آ رہا... دو پہر سے کمرے مین بند ہے... اب کھانے پر بھی نہیں آ رہی.... تفصیل سے جواب دیا تھا

اچھا میں دیکھتا ہوں....

عثمان بیٹی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے....

یہ کمرہ انکی پرنسز کا نہیں لگ رہا تھا...... کمرے میں لگے دیوار گیر آئینے چکنا چور کر دیئے گئے.... سارے ڈیکوریشن پیس توڑ دیئے.... بیڈ کی چادر نیچے تو الماری میں موجود کپڑے بیڈ کے اوپر.... عثمان نے جتنا راستہ بھی رابی تک آنے کے لیے طے کیا تھا. جانے محبت سے لائی ہوئی انکی کتنی چیزیں قدموں تلے روندی گئ تھیں...

کمرے کے کارنر پر میں گلاس ڈور لگا ہوا تھا جس سے سومنگ پُل صاف نظر آتا تھا.... وہ ادھر ہی گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی....

اگر میرے بیٹے کو نہیں کرنی منگنی تو ہم منع کر دیتے ہیں.... جہاں آپ چاہو گے وہاں کر دیں گے آپ کی شادی....

آپ کیوں نہیں سمجھتے بابا میں شادی ہی نہیں کرنا چاہتی... میں آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی..... رابی روتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی...

عثمان صاحب مسکرائے....

اتنی سی تو ہے ابھی میری پرنسز ابھی تو بس منگنی کرنا ہے شیری اسپیشلائزیشن کے لیے باہر جانا چاہتا ہے اور جانے سے پہلے منگنی کرنا چاہتا ہے....

اس گھامڑ کی چاہ تو میں ابھی نکالتی ہوں.... وہ جانے لگی تو عثمان نے فوراً روکا....

یہ اسکی نہیں آپ کے بابا کی بھی چاہ ہے..... اور آپ کے بابا جانتے ہیں کہ آپ انکو انکار نہیں کرو گی........

عثمان نے ایسے لفظوں کا چناؤں کیا کہ وہ انکار نہ کر سکی....

بیٹا کوئی بات نہیں اب تم اداس نہ ہو.....مجھے ہی دیکھ لو کتنے رشتے چھوٹے پھر بھی ڈھیٹ ہوں...جو ابھی تک زندہ ہوں....

داجی تلخی سے مسکرائے.....

بازل نے سر ہلانے پر اکتفا کیا....

ارشد میرا سامان نکالو....

نسرین ایک کپ کافی بنا دو....

یہ یوسف ہے نا؟ بازل نے داجی سے تصدیق چاہی....وہ مسکرا کر سر ہلا گئے...

جب تک وہ ہال روم اور کوریڈور سے ہو کر ڈرائنگ روم میں ان تک پہنچا....تو جیکٹ اتری ہوئی تھی....شولڈر بیگ بھی غائب تھا.

پاکٹ سے لائٹر سگریٹ نکال کر میز پر اچھالا.....اور جوش سے بازل کے گلے لگ گیا....اس نے بازل کو اُٹھا کر صوفے پر پٹخا....

کمرے سہلاتے بازل نے کشن اسکے منہ پر مارا.....جسے کمال مہارت سے کیچ کیا گیا....

کمینے ائیرپورٹ لینے آیا نہیں اب بلاوجہ کا پیار نہ جھاڑ...

داجی دیکھیں.....(انشی کی طرح یوسف بھی ان کو داجی بلاتا تھا)

کیسے آپکے سامنے آپ کے نواسے کو گالیاں دے رہا ہے.....داجی کے ساتھ لگ کر گِلہ کیا گیا..

چل ہٹ تجھے تو جوتے پڑنے چاہئے....داجی.....وہ سر کھجا کر رہ گیا.....

میری بہنا کہاں ہے اسے تو یہاں ہونا چاہیئے....بازل کو سنایا گیا....وہ گھور کر رہ گیا..

اوہ میرا ویر.....انشی فوراً یوسف کے سینے سے جا لگی....یوسف نے اسکے ماتھے پر بوسا دیا....بازل دونوں بہن بھائی کی محبت دیکھ کر رہ گیا....

واٹ ویر....اگلے ہی پل وہ اپنی جون میں واپس لوٹ آیا.....منہ بگاڑا

میں ویرہی بولوں گی آئی سمجھ....مقابل بھی اسی کی بہن تھی......

پتانہیں کون کون سی فلمیں دیکھتی رہتی ہے ڈائن....یوسف نے چڑایا....

دونوں میں نہ ختم ہونے والی نوک جھوک شروع ہوگئی تھی....

بازل نے انشی کو دیکھا جو اسکو مکمل نظر انداز کیے اپنے بھائی کے ساتھ چپکی بیٹھی تھی....

یوسف....

ہوں....

یوسف....

ہوں....

یوسف...اس بار رابی چیخی....

کیا ہے؟اس سے بھی اونچی آواز میں جواب آیا....

او ہیلو آواز نیچی....انگلی کے اشارے سے جتایا گیا...

اس ٹائم یوسف کو وہ کہیں سے گیارا سال کی بچی نہ لگی....دنیا کو اپنی جوتی کے نوک پر رکھنے والی ایک مغرور لڑکی لگی...

اچھا بولو کیا ہے؟دنیا میں سب سے برا منہ بنا کر اس نے پوچھا....

وہ آج مس زونی کہہ رہی تھیں کہ ہر انسان سے کچھ نہ کچھ سیکھنے کو ملتا ہے.... معصومیت سے تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر بتایا گیا....

تو میں کیا کروں؟....یوسف کا منہ ابھی تک بگڑا ہوا تھا...

تو یہ کہ تم نے مجھ سے کیا سیکھا ہے؟....

یوسف سیب چھیل رہا تھا....سامنے ایک کرسی پر رابی بیٹھی تھی..سیب کھا رہی تھی اور دوسری پر شیری بیٹھا گیم کھیل رہا تھا

جیسے اس سے ضروری کام اور کوئی ہے ہی نہیں دنیا میں....

یوسف نے اسکی بات جیسے ہی سنی قہقہے لگانے لگا...

رابی نے غصے سے گھورا....

یوسف!!

ہاہاہااول تو تم میں کچھ سیکھنے والی بات نہیں......اور...ابھی بات اس کے منہ میں ہی تھی کہ رابی نے سیب سے بھری چھلکوں والی پلیٹ اٹھالی....

نہیں رابی.... نہیں....یوسف بھاگنے لگا....

رابی چھلکے اٹھا کر اسکو مارنے لگی....جب پلیٹ خالی ہو گئی تو اس نے یوسف کا نشانہ لیا....

پوری بات تو سن لو یار.... فریاد کی گئی....

رابی نے پلیٹ نیچے کر لی... گویا بولنے کا موقع دیا گیا....

میں نے تم سے سیکھا ہے کہ اگر آپ میں پرنسز والی کوئی بات نہ بھی ہو تو خود کو پرنسز کیسے ثابت کرتے ہیں....

رابی نے زور سے پلیٹ ماری..... مگر......یوسف کے سر نیچے کرنے کی وجہ سے پلیٹ شیری کے سر پر جا لگی...یوسف اسکی کسی کے ہی پیچھے کھڑا تھا.....

رابیل یار تم کتنی لکی ہو کہ تمہیں شیری جیسا ہسبینڈ مل رہا ہے...

کیوں وہ سونے کا بنا ہے کیا؟

گورے روئی کی مانند نرم ہاتھوں پر وہ کاٹن سے گلاب کا عرق لگا رہی تھی....

میرا مطلب تھا کہ دیکھو کس طرح تمھاری ہر بات مانتا ہے.... کہیں بھی جائے تمھاری منتیں کرتا ہے ساتھ چلنے کو...تم جس چیز سے منع کر دو فوراً اسکو ترک کر دیتا ہے......اور کیا چاہئے تمھیں؟

Whatever I don't care....

بس بابا چاہتے ہیں کہ میں شیری سے شادی کر لوں...

So I did this....

ویسے بھی مجھے شیری کی یہ دم چھلا بننے کی عادت زہر لگتی ہے.... وہ ناگواری سے بولی...

شیری کے آنے کی اطلاع دینے ملازمہ آئی تو اسنے انتظار کا کہا... اور پھر اپنے پرانے مشغلے میں مگن ہو گئی.... رابی آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے... وہ ویٹ کر رہا ہے....

کرنے دو....

وہ وارڈراب کھولے ڈریس سیلکٹ کرنے لگی.... اس پر مطلق اثر نہ ہوا.....

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ نیچے آئی....

کم آن رابی اتنا لیٹ....

مین نے تو نہیں کہا تھا کہ ویٹ کرو.... اپنے مرضی سے کر رہے ہو... رابی نے تنک کر کہا.. ساتھ ہی کمر سے نیچے جھولتے بالوں کو اک ادا سے جھٹکا دیتی آگے بڑھ گئی...

ارے تم تو ناراض ہو گئی.... شیری اسکے پیچھے لپکا....

اب پورا راستہ اسکو رابی کا موڈ ٹھیک کرنے میں لگ جانا تھا.. جو کی اس کے لیے بالکل نیا نہ تھا....

جی سر میں نے پتا کروالیا ہے.... وہ ڈرائیور بہت بے حال میں ہے ذرا سے پیسوں پر مان جائے گا....

مین کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تو اسکے بیٹے کو اٹھالو.... اور اچھے سے دھمکانا... تاکہ وہ کسی صورت انکار کرنے کی پوزیشن میں نہ رہے... اور اس بار کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہئیے....

جی سر.... امجد مؤدب ہوا...

پیسے مل گئے.؟

جی بہت شکریہ..... دوسری جانب کال کاٹ دی گئی....

رابی....

جی مما...

شیری آیا ہے وہ تمہیں ساتھ شاپنگ پر لے کر جانا چاہتا ہے...ڈریس اور رنگ کے لیے...

کو سنتے انکار کیا گیا.... Justin Bieber میرا کوئی موڈ نہیں ہے....بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے...

کیوں کیا ہوا موڈ کو؟

جواب ندارد....

اب آپ لوگوں کے کہنے پر منگنی کر رہی ہوں پھر بھی خوش نہیں ہیں آپ لوگ......دماغ خراب کرر کھا ہے...اس نے غصے سے ہینڈ فری اتار کر پھینکی اور یہ جاوہ جا....

کہیں ہم کچھ غلط تو نہیں کر رہے....رفعت سوچنے پر مجبور ہو گئیں...

آنٹی رابی کہاں ہے؟

بیٹا اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے...وہ نہیں جاسکے گی....

واٹ؟ کیا ہوا رابی کو؟ کہاں ہے وہ میں ڈاکٹر کے لے جاؤں؟

نہیں پریشان نہ ہو...وہ rest کے گی تو ٹھیک ہو جائے گی ....

شیری نے سر ہلا دیا....دل اچانک ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا...لاپرواہ سا شیری کسی کی بڑی پرواہ کرنے لگا تھا.....

یوسف انشی کی گود میں سر رکھے. لیٹا چینل سرچنگ کر رہا تھا....

انشی ناریل کے تیل سے اسکے سر میں مالش کر رہی تھی...

بس کرو یار کیا ہے تمھیں دوسرے دن سارے گھر کا تیل میرے سر پر لگانے بیٹھ جاتی ہو.........یوسف نے جھنجھلا کر اسکا ہاتھ جھٹکا...

جنگلی کہیں کے بال دیکھے ہیں اپنے.....انشی نے لتاڑا....

یوسف کبھی اسکے بے پناہ عزت و احترام سے ویر اور کبھی توں تڑاں کرنے پر حیران تھا....

اے یہ جنگلی کس کو کہا؟.....یوسف نے کشن مارا....

آپ ویر کہلانے کے لائق ہی نہیں ہیں.... منہ بسوا گیا...

کیوں بھئی؟..... دلفریب مسکراہٹ سے سوال کیا گیا

بھائی بہنوں کو مارتے ہیں کیا؟

نہیں تو بھائی تو اپنی بہنوں سے بہت محبت کرتے ہیں..... اور ان بہنوں سے خاص طور پر جو ان اتنے عرصے بعد ملی ہوں....

یوسف نے اپنا تیل سے بھرا سر اسکے سر سے رگڑا.....

بھائی....

بازل بوریت سے اکتا کر یوسف کی طرف آرہا تھا کہ باہر چلیں.... مگر یہاں ایموشنل سین دیکھ کر وہ باہر ہی رک گیا....

بازل تم کب آئے؟.... آؤ اندر آؤ.....یوسف نے بلایا

انشی نے تیل کی بوتل اٹھائی اور جانے کو مڑ گئی

بازل جانتا تھا کہ وہ اس سے خفا ہے... اسکو نسرین سے اسکے زخمی پیر کا پتا چلا تو وہ جی بھر کر شرمندہ ہوا....

چائے ملے گی؟ بازل نے پوچھا...

لاتی ہوں... بغیر مڑے اس نے جواب دیا...

انشی میرے لیے بھی.... یوسف نے پیچھے سے ہانک لگائی....

تمھارا کیا ارادہ ہے مستقل پاکستان شفٹ ہو رہے ہو کیا؟

نس یار ایک فیصلہ کر لوں پھر سوچوں گا..... بازل نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں....

کیسا فیصلہ؟ یوسف نے پوچھا...

رشتے ریشم کی طرح ہوتے ہیں یوسف, جتنا سلجھاؤ اتنا الجھتے ہیں۔

رابیل نے جب سے شیری کو پلیٹ ماری تھی..... وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا..... گو کہ دوستی تو پہلے بھی نہیں تھی.... مگر رابی اپنے اس عمل پر شرمندہ تھی... اب جب اس نے شیری کو گیم کھیلتے دیکھا تو خود ہی پہل کر دی....

میں بھی کھیلوں.... شیری نے بھی ساری ناراضگی بھول بھال کر اسکو ساتھ کھیلنے کی اجازت دے دی تھی...

یوسف بازار سے کچھ سامان لے کر واپس آیا تو رابی اور شیری کو ہنستے ہوئے ویڈیو گیم کھیلنے میں مگن پایا..... یوسف کے اندر عجیب سے احساسات نے سر اٹھایا... وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا خاموشی سے کچن کی جانب چل پڑا.. سامان کچن میں رکھ کر وہ اپنے کمرے میں آگیا...

رابی اسکو ڈھونڈتی رہی جب کہیں نظر نہ آیا تو شیری سے پوچھا.....

اس نے یوسف کے کمرے کی طرف اشارہ کیا.....

یوسف بکس پھیلائے دلجمعی سے کوئی ٹاپک سمجھنے میں غرق تھا....

کسی نے کتاب کو بند کر کے اسکے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیا.... چھوٹے چھوٹے گورے ہاتھوں سے ہوتی اسکی نظر رابی کے چہرے پر ٹک گئی..... غصہ عود کر آیا....

کیوں آئی ہو تم یہاں؟ کتاب کو اسکے ہاتھ سے جھپٹ کر ڈپٹنے والے انداز میں پوچھا...

تمھارے ساتھ کھیلنے اس نے منہ بسورا...

کیوں شیری کے ساتھ بور ہو گئی تھی؟ طنز کیا گیا.......

ہاں یہی سمجھ لو مجھے گیمز کچھ خاص پسند نہیں ہیں.....

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے..... تم جاؤ یہاں سے..... گیٹ آؤٹ..... یوسف چلایا...

رابی رونے کی گرین آئز آنسوؤں سے بھر گئیں....

کبھی کوئی اس سے اونچی آواز میں مخاطب نہیں ہوا تھا.... اور یہاں یہ شخص اس پر چلا رہا تھا....

یوسف کو اس وقت اسکا رونا زہر لگا.... بازو سے پکڑ کر کمرے سے باہر نکال دیا....

پورا بنگلہ روشن تھا...... لائٹنگ کے خوبصورت استعمال نے اس بنگلے کے حسن کو اور جگمگا دیا تھا....

جب کہ engagement کا فنکشن banquet hall میں کیا گیا تھا....

ایسا لگتا تھا کہ رابیل کی منگنی پر آدھا کراچی مدعو ہے....

شیری رکو.... تمھارے بابا آتے ہوں گے... اتنی جلدی کس بات کی ہے؟.... ثانیہ نے ٹوکا....

ہونہہ انکو فرصت کہاں ہے.... نہ وہ رشتے کی بات کرنے گئے... نہ وہ منگنی میں شریک ہوں گے دیکھ لیجئیے گا....

ایسی بات نہیں ہے انہوں نے خود فون پر عثمان بھائی سے بات کی تھی....

پھر ہی ہم انکے گھر گئے تھے.... اور رابیل کو بھی دیکھا ہوا ہے انہون نے دس سال کی تھی.... جب سے آرہی ہے ہمارے گھر.... تفصیل سے جواب دیا تھا.... شیری نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا.....

زویا ڈرائیور کو بھیجو رابی کو لے آئے... اسکے پاپا بہت بزی ہیں...

جی آنٹی....

طارق جاؤ.... گڑیا بی بی کو پارلر سے لے آؤ...... زویا نے پارلر کا ایڈریس سمجھایا....

جی ابھی گیا....

ڈرائیور نے گاڑی ایک سنسان روڑ کے کنارے پر لگا دی... اور خود باہر نکل آیا... سامنے ایک نقاب پوش Black Toyota corolla لیے اسکا منتظر تھا....

یہ لو..... اس نے اپنی کار کی چابی ڈرائیور کو دی...

جیسا کہا ہے ویسا ہی ہونا چاہیئے.... اگر کوئی ہوشیاری کی تو...... اگلے لمحے اپنی مرے بچے کی شکل دیکھنے کو تیار رہنا......

گھبرائے ہوئے طارق نے اپنے سر سے پسینہ پونچھا...

میرا بیٹا.... ہاتھ اٹھا کر بات کاٹ دی گئی.....

مزید وقت ضائع نہیں کرو... جلدی نکلو یہاں سے....

انشی چائے لے کر آئی تو بازل کو صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے دیکھا...... آہستگی سے ٹرے رکھ کر وہ فورا پلٹی....

مگر یہ کیا.... اسکا دوپٹہ کھنچا تھا... بالکل آخری کونہ پکڑ کر اس نے دوپٹے کو مزید سرکنے سے روکا.......

پلٹ کر دیکھا تو دوپٹے کا کونہ بازل کے ہاتھ میں تھا..... انشی کا دل زور سے دھڑکا....لگ رہا تھا کہ ابھی حلق سے باہر نکل کر بازل کے قدموں میں گر پڑے گا....

یہ کیا..... اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بازل اسکا دوپٹہ چھوڑ کر فوراوضاحت کرنے گا....

وہ تم فورا بھاگنے لگی تھی روکنے کے لیے.......

روکنے کے لیے زبان کا بھی استعمال ہو سکتا ہے... یہ گھٹیا حرکت کرنے کی کیا ضرورت تھی... بات کرنے کیلئے ایسے ہی کسی بھی لڑکی کا دوپٹہ پکڑ لیں گے کیا؟..... انشی اپنی خفت مٹانے کو الٹا سید ھا بول گئی....

بازل صوفے سے اٹھا اور ایک ہی جست میں اس تک پہنچا... بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کیا... اور اسکی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ دیں.... تم کسی بھی نہیں بلکہ میری وائف ہو.... اور کیا کر دیا ہے میں نے جو اتنا چلا رہی ہو..... انشی کی تو مانو ہوائیاں اڑ گئیں تھیں... بازل مزید کچھ کہتا مگر واش روم کا گیٹ کھلنے کی آواز پر سنبھل کر کھڑا ہو گیا...

انشی اسکے بازو چھوڑنے پر فورا دو قدم پیچھے ہو گئی...

یوسف واش روم سے آیا تو دونوں کو کھڑا دیکھ حیران ہوا.... انشی جب بھی اسکے تیل لگاتی وہ دو منٹ بعد ہی نہانے گھس جاتا... ابھی بھی یہی عمل دہرایا تھا....

آں ہاں کیا راز و نیاز ہو رہے ہیں زرا ہم بھی تو سنیں... انداز چھیڑنے والا تھا.... گیلا تولیہ اس نے بیڈ پر پھینکا.... انشی نے گھورا اور تولیہ اٹھا کر باہر نکل گئی...

ہر بات تجھے بتانا ضروری ہے کیا؟... بازل نے گھر کا...

چل نہ بتا تیری مرضی مگر پھر میرے پاس نہ آنا... کی سالے صاحب بیوی ناراض ہو گئی ہے اب کیسے مناؤں......

تیری تو بازل اسکی جانب لپکا....

رابیل عثمان راجا.....پارلر کاؤنٹر پر اسکا نام اونچی آواز میں پکارا گیا.....

Yes, I'm here...

آپکا ڈرائیور آیا ہے...

واٹ؟ میں ابھی بابا کو کال کرتی ہوں.....

بیٹا میں ابھی بزی ہوں.... گیسٹ آرہے ہیں انکا ویلکم بھی تو کرنا ہے.... آپ ڈرائیور کے ساتھ آجاؤ....بابا کی پرنسز بابا کی بات نہیں مانے گی کیا؟(بیس سال کی رابیل آج بھی ان کے لیے چھوٹی سی گڑیا تھی)

اوکے....اس نے کال کاٹ دی...

وہ بہت کنفیوز ہورہی تھی.... ہیوی ٹیل فل ایمبر ائیڈ ڈلائٹ گرے اور بلڈ ریڈ کلکیر فراک..چوڑی دار پجامہ اور باریک نیٹ کا دوپٹہ جانے کتنی پنوں سے بیوٹیشن نے اسکے سر پر ٹکایا تھا.....اپنا یہ حلیہ دیکھ کر وہ خود شاکڈ تھی....اپنی گھبراہٹ میں اسکو پتا ہی نہ چلا کہ کب کار انجان راستوں کی مسافر بنی....

کار ایک جھٹکے سے رکی....چرررر کی آواز کے ساتھ.....رابیل ابھی صورتحال سے آگاہ بھی نہ ہو پائی تھی کہ ایک بدبودار رومال اسکے منہ پر رکھ دیا گیا....وہ ایک پل میں ہوش وحواس کھو بیٹھی تھی......اور ایک طرف کو لڑھک گئی...اس نقب پوش نے ڈرائیور کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا....

یہ لو تمھاری رقم اور جو کہا ہے ویسا ہی جاکر بولنا....

مہربانی کرو جناب..میرے بیٹے سے ملوا دو...

ابے دماغ نہ کھا...اگر سر نے اجازت دی تو ملوا دوں گا...ویسے بھی تو منہ نہ کھولے اسی لیے اسے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں...جیسے تو نے منہ کھولا گولی اسکے سینے میں....

اپنی بات مکمل کر کے وہ کار بھگا لے گیا..

ہفتہ ہو گیا تھا مگر رابی نے دوبارہ اس گھر کا رخ نہیں کیا تھا......یوسف بے حد جذباتی انسان تھا.....اس کی دنیا میں عقل کی جگہ جذبات نے لی ہوئی تھی.....اچھی بات ہے جان چھوٹی ویلا نہیں ہوں کہ بیٹھا اس کے نخرے اٹھاتا ہروں....جب بھی وہ یاد آتی یہ جملہ کہہ کر سر جھٹک دیتا.....

شیری یوسف کو بھی ساتھ لے جاؤ.... سولہ سترہ سال کا شیری نک سک سے تیار کہیں جارہا تھا.......جب ثانی کی آواز نے اس کو روکنے کے ساتھ یوسف کو بھی متوجہ کیا.....

شیری جی بھر کر بدمزہ ہوا..۔..

جاؤ ثانیہ کے پر کہنے پر مجبوراً یوسف کو بھی ساتھ جانا پڑا.....رابی بخار میں جل رہی تھی...

رفعت نے شیری اور یوسف کو دیکھا تو ان کو اندر رابی کے بیڈروم میں بھیج دیا.۔..یوسف کو دیکھ کر وہ کافی حیران ہوئی تھیں.....اسکی آنکھیں رفعت کو اپنی بہن آسیہ کی یاد دلا گئیں....

سر جھٹک کر وہ رابی کے لیے کورن سوپ بنانے لگیں.....

رابی گڑیا دیکھو آپ کے فرینڈز آئے ہیں.....

اقرا اس کی گورنس نے بولا.....

I didn't want to meet anyone

یوسف نے اپنے لب کچلے وہ ایسا ہی تھا پہلے غصہ کرتا پھر نادم ہوتا.....

رابی.۔..یوسف نے آواز دی......

Get lost....

اس نے سارے لحاظ اور مروت بلائے طاق رکھ کر کہا....

رابی.... یہ کیا بدتمیزی ہے رفعت نے ڈپٹا....

شیری خاموش تماشائی بنا رہا.......

کوئی بات نہیں آنٹی رابی مجھ سے ناراض ہے وضاحت کی گئی......

بیٹا بیٹھو تم نہیں انٹی ھم چلتے ھیں پھر آئیں گے......یوسف کے بجائے شیری نے جواب دیا.....

رفعت کا لایا سوپ اقرا نے رابی کو پلانا چاہا تو اس نے جھٹک دیا......

یوسف کے ہاتھ سے پینا ہے........رفعت اس فرمائش پر شرمسار ہو کر رہ گئی......

یوسف نے خاموشی سے پیالہ اقرا کے ہاتھ سے لے لیا کرسی کھینچ کر بیڈ کے پاس رکھی اور پیالہ ہاتھ میں پکڑ کے اس کو سوپ پلانے لگا.........

شیری جا چکا تھا اقرا بھی چلی گئی رفعت کا سیل وائبریٹ کرنے لگا تو کال اٹینڈ کر کے کمرے سے باہر نکل گئی......

رابی نے منہ کھولا......

یوسف نے چمچ دوبارہ پیالے میں رکھ دیا....

کیا پرابلم ہے تمہارا؟

سے سوری۔۔

میں کیوں بولوں....یوسف ڈھیٹ بنا.....

جاؤ پھر میں نے نہیں پینا..........یوسف کا دل چاہا اس کا گلا دبا دوں.....اپنے آپ پر غصہ آنے لگا کے کیوں اس کے پیچھے چلا آیا...

سوری...

اگین

سوری

اوں ہوں

تھوڑااونچا

سوری

ٹن ٹائمز مور......

سوری

سوری

سوری

سوری

سوری

سوری

سوری سوری سوری سوری

آئندہ ڈانٹنے سے پہلے ہزار بار سوچنا......

سوپ پی کر گویا اس کی سات پشتوں پر احسان کیا گیا تھا.....

یوسف نے آج دیر سے گھر آنا تھا......

انشی اس کا ویٹ کر رہی تھی..اسکی کوئی میٹنگ تھی......

رات 12 پر وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو عادت سے مجبور بیگ کے لیے ارشد کو آواز لگائی اور چائے کے لیے نسرین کو.........

اور ارشد کے آنے سے پہلے بیگ لاؤنج کے صوفے پر کوٹ اگلے صوفے پر....جناب چلتے رہے ہیں چیزیں پھینکتے جا رہے ہیں.....

انشی اوا نشی.....

اس نے ریموٹ ٹیبل پر مارا.....

یہاں...پہلے گھر میں تو آجایا کریں باہر سے ہی آواز لگانا شروع کر دیتے ہیں......

ابھی داجی سوئے ہیں پچھلے سات آٹھ سالوں کے رٹے رٹائے جملے ادا کیے گئے.......

اچھا......دماغ نہ کھا بہت تھک گیا ہوں یہ میرا سیل چارج پر لگا اور نائیٹ ڈریس نکال دے.....

نسرین سے چائے لا کر میرے کمرے میں رکھ دے......

یوسف نے صوفے پر بیٹھ کر شوز اتارے اور ننگے پاؤں سیڑھیاں چڑھ گیا....

انشی اس کی حرکتوں سے تنگ آگئی تھی....زرا سا طریقہ نہیں تھا اس کے ویر کو.......

یوسف کے فریش ہونے تک وہ چائے لیکر آگئی....

بازل اور یوسف دونوں کسی بحث میں مصروف تھے......اس کو آتے دیکھ خاموش ہو گئے...

چلو بھائی پھر ڈن کر ہی لیتے ہیں.....کافی ٹائم ہو گیا ہے....

انشی.....کو بھی آوٹنگ پر نہیں لے کر گیا...

کہاں جانے کا پلان ہے؟انشی صوفے پر ٹک گئی...

بادشاہی مسجد...جواب بازل کی طرف سے آیا....

میں بھی چلوں گی......انشی خوش ہو گئی....

بازل کو ابھی تک اس لڑکی کی سمجھ نہ آئی تھی......

اس کو نہ ہی سمجھو تو اچھا ہے ورنہ اپنی سمجھ کھو بیٹھو گے.......

دل نے نصیحت کی اس نے کان دھرنا بھی ضروری نہ سمجھا....

رابی کی صحت بہتر ہوئی تو ساتھ ہی پارک جانے کی ضد پکڑ لی........

رفعت کے ناں ناں کرنے کے باوجود وہ ڈرائیور کو لے کر یوسف کی طرف آ گئی........

شام کے 4 بجے دونوں پارک میں ٹہل رہے تھے......

رابی اب سائیکل چلانے لگی تھی یوسف اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا.....

شیری انکے ساتھ نہیں تھا.....اپنے فرینڈ کے ساتھ پارٹی میں گیا تھا.....

تبھی دونوں اکیلے تھے.........

آؤ یوسف تمہاری پکچر لوں....

رابی کیمرہ میں نکالے کھڑی تھی.....میری کیوں بھئی......کان کرو پھر بتاؤ گی.....

یوسف نیچے جھکا اس نے منہ یوسف کے کان کے قریب کیا......

یہ میں نے اپنی فرینڈ کو دینی ہیں.....

وہ کیوں؟

ارے ایک تو میں جب تک تمکو الف سے یے تک نہ بتاؤں سمجھ نہیں آتی.....

ماتھے پر ہاتھ مار کر بولا گیا.....یوسف اس ڈرامہ کیون کی اگلی بات کا منتظر تھا.....

اس کے ماموں شوبز میں کام کرتے ہیں آج کل کوئی نیو لُک ڈھونڈ رہے ہیں......اپنے نیو سیریل کے لیے.....لڑکا سترہ اٹھارہ سال کا ہونا چاہیے تو میں نے تمہارا بتایا کہ تم بالکل ہیرو دکھتے ہو.......

یوسف اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا.......

تم کب سے ان فضول کاموں میں پڑ گئی....اگر ایسا کچھ سوچا بھی تو اس تالاب میں پھینک دوں گا.....

مچھلیوں کے لیے بنائے گئے تالاب کی طرف اشارہ کیا گیا.....

آئی نو تم ایسا نہیں کرو گے.......بلا کا اعتماد اس کے لہجے میں تھا..

کیوں نہیں کروں گا؟

ماما کہتی ہیں کہ جو آپ کا مخلص اور دوست ہوتا ہے وہ کبھی آپ کو نقصان نہیں پہنچاتا.......

کس نے کہا ہم دوست ہیں..؟....یوسف کے سوال پر رابی نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا.....

کیوں نہیں ہیں؟

الٹا سوال کیا گیا......

ہم صرف ایک شرط پر دوست رہ سکتے ہیں یوسف سنجیدہ ہوا....

وہ کیا؟

وہ یہ کہ تم شیری سے کبھی بات نہیں کروں گی......اسکے ساتھ کھیلوں گی نہیں.....نہ ہی اس کی دی ہوئی چاکلیٹس کھاؤ گی......اب سوچ لو.......

یوسف نہیں چاہتا تھا کہ اس کی دوست اس کے دشمن کی بھی دوست بنے........ہر چیز شیری کو ملتی ہے اگر شیری کی ایک چیزیں وہ لے لے گا تو کیا فرق پڑتا ہے.....اس وقت وہ بھول گیا تھا کہ یہ ایک جیتا جاگتا انسان ہے....کوئی کھلونا نہیں جو شیری کو پسند آیا وہ گھر لے آیا اور یوسف نے وہ کھلونا چھین لیا......

لو اس میں سوچنے کی کیا بات ہے؟....تم میرے دوست ہو وہ گندا بلا ویسے بھی مجھے زہر لگتا ہے.....

یوسف کی روح میں سکون ہی سکون سرایت کر گیا.....

نقاب پوش آدمی ڈیڑھ گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اپنی منزل تک پہنچا........

کار گیراج میں کھڑی کر کے....وہ اس لڑکی کو نکالے بنا ہی اپنے صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا.......

یہ تین کمروں ایک لاؤنج اور گیراج پر مشتمل نیو کراچی کے ایک سنسان علاقے میں موجود مکان تھا........لوگ بہت دور دور تک نظر نہیں آتے تھے.....

امجد نے دروازے پر دستک دی...... کم اِن..... کمرے میں گھپ اندھیرا تھا صرف لیپ ٹاپ کی روشنی تھی جس پر وہ شخص تیزی سے انگلیاں چلا رہا تھا...... ساتھ ہی سگریٹ سلگائی ہوئی تھی.... لائٹ میوزک...... عجیب خوابناک سا ماحول بنا رکھا تھا......

سر....

ہوں.... اس کے باس سر اٹھانے کی زحمت نہ کی....

آپ نے جیسا کہا تھا میں نے ویسا ہی کیا ہے لڑکی کو لے آیا ہوں ڈرائیور نے بھی وہی کہا جو اس کو بتایا گیا تھا......

اچھا تم جاؤ...... امجد نے میں سامنے بیٹھے ڈھیلے ڈھالے ٹراوزر اور بلیک بنیان میں ملبوس اس شخص کو دیکھا جو اتنے مہینوں سے اس دن کا انتظار کر رہا تھا اور اب جب کہ یہ موقع آ گیا تھا تو خوشی اس شخص کے چہرے پر نام تک کی نہ تھی.......

سر اس لڑکی کو کار میں ہی رہنے دوں....

وہاٹ؟ اب کی بار اس شخص کو جھٹکا لگا......

تم اسے کار میں ہی چھوڑ آئے ہو... اسکو اسٹور روم میں چھوڑ آؤ.....

جب امجد اپنی جگہ سے نہ ہلا تو. اس نے پوچھا.....

کیا تکلیف ہے؟.... اب اس کو غصہ آنے لگا.....

صاحب ہم اپنی منگ (منگیتر) سے وعدہ کیا ہے اس کے علاوہ کسی لڑکی کو ہاتھ نہ لگائے گا..... امجد سے اس کو اس بات کی امید نہ تھی....

یہ تمہاری جاب کا حصہ ہے جاؤ..... حکم دیا.

معاف کر دو صاحب..... (پھر سے وہی لہجہ) اس کا باس جھنجھلا گیا........

تمہاری آدھی تنخواہ کاٹوں گا...... اس نے پھر بلیک میل کیا.....

اچھا صاحب......

اس شخص نے غصے سے لیپ ٹاپ بند کیا اور امجد کو گھورتا ہوا گیراج کی جانب چل پڑا...

انشی لوگوں کا شام چار بجے تک پلان تھا.......تینوں گھر سے نکلنے لگے تھے کہ کومل کو آتے دیکھا.....غزوہ نے اس کو بھی ساتھ چلنے کو کہہ دیا......کومل اور انشی اس کے لئے برابر تھیں.......کومل تو جیسے انتظار میں تھی کہ اب دعوت دی اور وہ فوراً تیار ہو گئی......

انہوں نے پہلے شاہی قلعہ دیکھنے کا سوچا ویسے بھی گھومنے پھرنے کا بازل بہت شوقین تھا........

یوسف کی کال آئی تو وہ ایک طرف ہو لیا.....کومل جگہ جگہ لگے آرٹیکل پڑھنے لگی.....

.یہ کیا ہے؟.....

ایک گہرا کھود دیکھ کر بازل نے پوچھا.....جس کے اوپر جنگلہ لگا ہوا تھا......

(یہ تو میرے دل کا وہ کونہ ہے جس میں میں نے آپکو بسا رکھا ہے انشی نے دل میں سوچا).....

ادھر بادشاہ اپنے قیدیوں کو رکھا کرتا تھا......مختصر جواب دیا.بادشاہ ان کو کیوں قید کرتا تھا؟....ایک بھونڈا سوال کیا گیا......

بادشاہ کی مرضی مجھے کیا پتا......مجھے پتا ہے.....

تو آپ ہی بتا دیں......

یہ بادشاہ نے لازمی اپنی رانی کو قید کرنے کے لئے بنایا ہو گا......

کیوں پادشاہ پاگل تھا کیا؟.....

ہاں شاید اس رانی کے عشق میں....

مجھے تو اس وقت آپ پاگل لگ رہے ہیں.....

ہاں ہوں کسی کے عشق میں.....(موبائل اسکرین جس پر لیزہ کا والپیپر لگا تھا) کی طرف دیکھ کر جواب دیا......اس سے بے نیاز کے یہ جواب انشی کو ایک نئی راہ کا مسافر بنا گیا ہے.....

یوسف نے آئی کام کے پیپرز دے دیے تھے.....وہ اب بی بی اے کر کے ایم بی اے کرنا چاہتا تھا....بزنس کی دنیا میں ایک نام حاصل کرنا چاہتا تھا.....

آج اس کی اٹھارہویں سالگرہ تھی مگر یوسف کے لیے ایک عام سا دن تھا.....اس کو یہ بھی یاد نہیں تھا کے آج وہ 18 سال کا ہو گیا ہے......

میں نے کہا نا....جلدی کرو کال.....اقرا نے خاموشی سے اس ضدی بچی کی بات مان لی...

یوسف بیٹا رابی کو بہت بخار ہے جلدی سے آجاؤ.....وہ بہت ضد کر رہی ہے......

یوسف کچھ ہی دیر میں مین گیٹ پر موجود تھا......

چوکیدار نے دروازہ کھولا......

پورا لان اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا.....

کوئی ہے؟یوسف کو لگا وہ کسی سنگین سازش کا شکار ہو گیا ہے....جب زندگی میں سب برا ہی چل رہا ہو تو اچھے کی امید ختم ہو جاتی ہے.....کچھ یہی حال یوسف کا بھی تھا....اس کو اس وقت بھی کچھ بہت برا ہونے کا گمان گزرا.....

اچانک پورا لان روشنیوں میں نہا گیا...یوسف کی آنکھیں چندھیا گئیں....

ہر طرف غباروں کے جال بنے ہوئے تھے لائٹنگ کی گئی تھی...وہ حیران ہوا......

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو....

ہیپی برتھ ڈے ڈیئر یوسف....

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو.....

رابی بھاگتے ہوئے سب سے پہلے آئی اور اس پر پارٹی اسپرے کرنے لگی.....

اس کے پیچھے ہی رفعت اور اقراء بھی تھے....

یوسف نے بڑی مشکل سے اس کو قابو کر کے اسپرے جھپٹی....

اب میری باری......

رابی..... نہیں نہیں.... کرتی پورے لان میں بھاگنے لگی....

یوسف نے بھی خوب بدلہ لیا....

پھر دونوں نے پورے لان کے غبارے پھاڑے...

.کچن میں چلے گئے......رفعت نے کیک ریسیپی بتائ....دونوں کیک بنانے لگے مقصد صرف انجوائے کرنے کا تھا....

رابی نے میدے کا ڈبا اٹھایا کھولنے لگی تھی کہ سارا میدہ نیچے کاؤنٹر سے باؤل نکالتے یوسف پر گر گیا....

وہ کھڑا ہوا تھا رابی کی ہنسی تھمنا مشکل ہو گئی..... بھوت.... بھاؤ....ہاہاہا...

تم بچو گی نہیں......

اس نے رابیل کے پیچھے دوڑ لگائی....ایک انڈہ اس کے سر پر پھوڑ دیا....

ایک خوبصورت شام گزار کر واپس اپنی حقیقی دنیا میں لوٹ گیا....اتنے سالوں میں پہلی بار اتنا خوش ہوا تھا وہ.....ہم جتنا ہستے ہیں اتنا رونا بھی پڑتا ہے......

یوسف نے بھی یہ فلسفہ کئی بار سنا تھا..... قرض تو آخر چکانے پڑتے ہیں....

یوسف کو بھی ہنسنے کا قرض چکانا تھا.....

رو کر....

تڑپ کر....

سسک کر.....

گڑگڑا کر......

وقت بھی کتنا ظالم ہوتا ہے ایک پل کی خوشی کے بدلے صدیوں کے غم دے جاتا ہے

اا شخص نے دل میں امجد کو لاکھوں گالیوں سے نوازتے کار کا بیک ڈور اوپن کیا.....

اندر بے سدھ پڑا وجود دیکھ کر ایک پل کو تو وہ ٹھٹھک گیا...

خوشبوؤں میں بسا پڑا وجود.... وہ پہلی بار کسی لڑکی کے اتنے نزدیک گیا تھا.... بازو پکڑ کر اس وجود کو قریب کرتے کمر کے گرد بازو حمائل کیے. اور کار سے باہر نکالے گود میں اٹھائے اسٹور روم کی طرف بڑھ گیا...

وہاں پڑے میٹرس پر اس شخص نے بڑی بے دردی اور سنگدلی سے اس بے ہوش وجود کو پھینکا.... جیسے کوئی کچرا پھینک رہا ہو....

امجد بھی اسکے پیچھے ہی چلا آیا..... آگے کو جھک کر اس خوبصورت مجسمے کو دیکھ امجد کی آنکھیں پھیل گئیں....

صاحب یہ تو بہت خوبصورت ہے... امجد بے اختیاری میں کہہ گیا... اس شخص کے گھورنے پر وضاحت کرنے لگا......

نہیں ہمارا وہ مطلب نہیں تھا....

چپ کرو شرم آنی چاہئیے تمکو ایسا کہتے اپنی منگ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ اسکے علاوہ کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھو گے....

کیا تھا صاحب امجد نے سر جھکایا... اس وعدہ خلافی پر تمھاری آدھی تنخواہ اور کاٹی جاتی ہے..... یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا...

یہ کیا کہا... ارے... آدھا تنخواہ پہلے کاٹ لیے لڑکی کو نہ اُٹھانے پر اب آدھا دیکھنے پر کاٹ لیے....... صاحب وہ اپنے باس کے پیچھے بھاگا...

یار بازل......... مجھے بہت سے ضروری کام سے کراچی جانا ہے.....

ارجنٹ میں کار لے کر جا رہا ہوں.....

ڈرائیور کو بھیجتا ہوں..... تب تک تم ان دونوں کو سیر کراؤ......

یوسف اجلت میں دکھائی دے رہا تھا......

یہ اچھا ہے..... مجھے گھمانے کی بجائے میاں لوگوں کو گھماؤں.....

توں بھی ڈرامہ ہے....... بازل جی بھر کے بدمزا ہوا.....

میرے یار ناراض نہ ہو...... یوسف اس کا کندھا سہلاتا ہوا نکل گیا... یوسف بھائی کہاں گئے ہیں؟ انشی نے سوال کیا.....

کراچی جارہاہے کسی ضروری کام سے....

کیا؟... مجھ سے ملے بغیر چلے گئے..

اب اس کے ڈرامے شروع بازل نے اپنے اس وقت کو کوسا جب ان کے ساتھ گھومنے کا سوچا تھا......

آئیں بازل بھائی شیش محل دیکھنے چلیں......کامل کی آواز پر وہ اس طرف ہو لیا..... خوبصورت شیش محل دیکھ کر بازل دو منٹ پہلے والی کوفت بھول گیا.....

اب وہ اور کومل شاہی قلعے اور شیش محل کی ہسٹری ڈسکس کرنے لگے... دونوں کو ہسٹری میں بہت انٹرسٹ تھا....

knowledge ...اس نے کومل کی معلومات کو سراہا... آپ تو واقعی بہت رکھتی ہیں......

یہ سب بس میری پیاری دوست انشی کی بدولت ہے....(دل ہی دل میں اتنے بڑے جھوٹ پر اللہ سے معافی مانگی).....

وہ چپ رہا تو کومل مزید بولی....

انشی کو ہسٹری بہت پسند ہے یہ سب بھی مجھے اسی نے بتایا ہے... دراصل وہ ابھی تھوڑا اداس ہے... ایسا کبھی ہوا نہیں کے یوسف اس کو بتائے بغیر کہیں بھی چلا جائے... دونوں بہن بھائی ایک دوسرے سے بہت اٹیچڈ ہیں....

کومل نے آنشی کے موڈ کی وضاحت کی....

میری تو کوئی بہن بھی نہیں....

میں ہوں ناں.... کومل کھلائی بازل اور کومل کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی.....

واپسی پر کومل نے گول گپوں کی ضد کی....

نہیں مجھے نہیں کھانے آنشی نے کار سے نکلنے سے نکال کر دیا....

اور مجھے کھانے ہیں.... کومل ضدی لہجے میں بولی.

بازل نے دونوں کو ایک ایک نظر دیکھا.....

حد ہے..... بازل بھائی اپنی بہن کی خاطر اس اڑیل لڑکی کو نہیں منا سکتے.....

کومل نے للکارا...

بازل نے انشی کا بازو پکڑ کر ایک ہی جست میں اس کو اپنے سامنے کھڑا کر دیا.... اور اسی طرح ہاتھ پکڑے شاپ میں چلا گیا.....

اوہ...یس....

کومل اپنی پہلی کامیابی پر جی بھر کر خوش ہوئی...

Hello my dear brother from another mother

ھاھاھا

ہو آر یو؟ یوسف نے غصے سے پوچھا....

فون کے دوسری جانب حلق پھاڑ قہقہ لگایا گیا....

تمہاری شکست جواب غرور و تکبر کے نشے میں ڈوبا آیا..

وہاٹ دا......

آں ہاں اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا...

شیری....

یوسف نے اس کو پہچان لیا ایسی گھٹیا گفتگو کی امید اسی شخص سے کی جا سکتی تھی....

ارے واہ ابھی تک یاد ہے پھر تو اپنی بیسٹ فرینڈ بھی یاد ہو گی (رابیل کی طرف اشارہ کیا گیا)......

رابی کے ذکر پر یوسف کے ہاتھ سرد پڑ گئے......

میں نے سوچا کہ تمہاری بیسٹ فرینڈ نے تو تمھیں اپنی انگیجمنٹ پر انوائٹ نہیں کیا ہو گا کیوں نہ میں ہی یہ فرض ادا کر دوں اسکی ہر خوشی کا خیال رکھنا آخر کو میری ذمہ داری ہے.....

شیری نے بھرپور طنز کیا.....

یوسف کے زخم تازہ کرنے میں اُس کو ایک منٹ نہ لگا

ہاہاہا تمھیں کیا لگا تھا.... شیری ہار جائے گا نہیں یوسف کل بھی تم مجھ سے کچھ نہیں چھین پائے تھے.... آج بھی تم تہی دامن ہو..... اور میرے پاس سب کچھ چاہو تو آکر میری بات کی تصدیق کرلو..... شیری نے ہال کا ایڈریس بتا کر فون بند کر دیا.......

فون بند کرکے شیری کمینگی سے ہنسا...... جیسے آج بچپن کے سارے حساب پورے کرلیے ہوں.....

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا.... یوسف کو کراچی آئے..... ابھی 1 گھنٹہ گزرا تھا....

میں ضرور جاؤنگا....

جب اللہ نے میرے حصّے میں یہ اذیت لکھی ہے تو میں اس کو بھی برداشت کروں گا.... اس نے دل برداشتہ ہو کر سوچا.....

بچپن کی یادیں آنکھوں کے سامنے لہرانے لگیں....

یوسف جلدی سے چینج کرلو ثانیہ عجلت میں ایک کورتا شلوار اس کے بیڈ پر رکھ کر باہر نکل گئی......

اب جب برا ہوتا آیا تھا تو وہ ہر چونکا دینے والی چیز پر برائی کا گمان کرتا کچھ غلط ہونے کا..... اور اب جب ایک بار کچھ اچھا ہو گیا تھا تو اس کا دل اچھے ہونے کا راگ آلاپنے لگا.....

کہیں میرا برتھڈے تو سیلیبریٹ نہیں کرنا.......

اس خیال کے آتے ہی اس نے چینج کیا اور باہر آگیا.....

گھر کی سجاوٹ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی لان میں ایک اسٹیج لگا ہوا تھا اس کو صوفے پر بٹھا دیا گیا سب بہت خوش لگ رہے تھے ......

ثانیہ کی بہن اور ان کی پوری فیملی بھی موجود تھی....

یہ کیا ثانیہ کی بڑی بھانجی جو کہ بہت سجی سنوری تھی..۔

اس کی بہن اور ثانیہ اسے پکڑ کر لا رہی تھیں...یوسف نے اس 25 سالہ طلاق شدہ عورت کو دیکھا اور پھر اپنے باپ کو جو خوشی خوشی سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا....اس کو ہوش تب آیا جب ثانیہ انگوٹھی اس کی طرف بڑھا رہی تھی یوسف کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے....وہ 18 سال کا لڑکا بھری محفل میں رو رہا تھا اس بات کو غلط ثابت کر رہا تھا کہ لڑکے روتے نہیں.....

بابا!اس نے ثانیہ کے ہاتھ کو جھٹکا....انگوٹھی جا کر جواد کے قدموں میں جا گری.....

اب سین کچھ ایسا تھا کہ جواد کھڑے تھے اور ان کے سامنے یوسف بیچ میں انگوٹھی گری کے لئے پڑی تھی آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے.....میں ہرگز یہ منگنی نہیں کروں گا......اس نے انکھیں رگڑیں....سب کچھ دھندلا نظر آ رہا تھا.....اپنے باپ کے کہنے پر بھی نہیں کرو گے......جواد نے آنکھیں نکالی..

نہیں کروں گا اگر آپ میرے بابا ہوتے تو یہ فیصلہ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچتے......زناٹے دار تھپڑ یوسف کی گال پر پڑا.....وہ اسٹیج سے نیچے جا گرا ہونٹ پھٹ گئے....ہونٹوں سے خون رسنے لگا تھا...

گھٹنوں پر بہت زور کی ضرب آئی تھی....

آپ یہ کیا کر رہے ہیں اس کو اندر لے جا کر سمجھائیں.-....میں زرا باجی کو دیکھ لوں....ثانیہ بولی...

جواد یوسف کو گھسیٹتے ہوئے اندر لے گئے اس کو بیڈ پر پٹخا....یوسف کا سر جھکا ہوا تھا کیوں کر رہے ہو بھری محفل میں اپنے باپ کو رسوا......

بابا!مجھے معاف کر دیں مگر میں یہ منگنی نہیں کر سکتا.....یوسف نے ان کے پیر پکڑ لئے....

یوسف دیکھو ادھر بیٹھو....انہوں نے اسے اوپر بٹھایا یہ لو پانی پیو....پانی اس کے حلق سے نیچے نہ اتر کے دے رہا تھا.....

جمال (ثانیہ کا بہنوئی) بہت بڑا بزنس مین ہے.....تم سوچ نہیں سکتے کہ یہ رشتہ ہمیں کتنا منافع دے سکتا ہے اور انکار کی صورت میں جمال غصہ بزنس پر نکالے گا ہم کہیں کے نہیں رہیں گے.....انہوں نے سمجھانا چاہا....

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے آج تک آپ نے یہ پیسے میرے پر تو ہرگز خرچ نہیں کیے جس کے لیے آپ یہ سب کر رہے ہیں اس سے ہی قربانی وصول کریں......اگر وہ اتنی اچھی ہے تو شیری کی شادی کیوں نہیں کر دیتے اس سے......

ثانیہ ان کے پیچھے ہی چلی آئی اس کی بات سنتے ہی آپے سے باہر ہونے لگی......شٹ اپ....

سہی ہے پھر تم سوچ لو اس گھر میں رہنا ہے تو وہ کرنا ہو گا جو میں کہہ رہا ہوں....

وہ چلے گئے...

پانچ منٹ بعد...

کیا سوچا تم نے؟

میرا جواب اب بھی وہی ہے.....جواد اس کا جواب سنتے ہی طیش میں آ گئے.....

جمال صاحب جب بیٹا راضی نہیں تھا تو یہ تماشہ کرنے کی کیا ضرورت تھی ہم جا رہے ھیں خدا حافظ....

بھائی صاحب...

بھائی صاحب...

ثانیہ اور جواد چلاتے رہ گئے.....

مہمان آ چکے تھے.....

ہر طرف گہما گہمی لگی ہوئی تھی.....سب دلہن کا انتظار کر رہے تھے..

ایک گھنٹہ دو گھنٹے آٹھ بجے کا فنکشن 10 بجنے کو آئے تھے مگر نہ ہی ڈرائیور آیا نہ دلہن.....

زویا تم چلی جاتی اسکے ساتھ.....رفعت اور زویا ہال میں موجود کمرے میں بیٹھے مسلسل رابیل کا نمبر ڈائیل کر رہے تھے.....

سیل آف جا رہا تھا.....رفعت رونے لگی تھی......وہ مہمانوں سے بھی نہ ملی تھی.......پریشانی اور خوف نے گویا ان کے حواس سلب کر کے رکھ دیے تھے....

آنٹی میں جا رہی تھی مگر انکل نے بولا کہ وہ لے آئیں گے....میں سمجھی وہ ڈرائیور کے ساتھ جا رہے ہیں.....

ہمیشہ میں نے احتاط اختیار کی....آج اتنے بڑے موقع پر مجھ سے کوتاہی کیسے ہو گی وہ مسلسل خود کو کوس رہی تھیں..

.انٹی آپ پانی پی لیں آپ کا بی پی نہ لو ہو جائے.....زویا نے گلاس بڑھایا....

عثمان اندر داخل ہوتے ہیں... تھکے اور ہارے ہوئے انداز میں کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں.... زویا چلی جاتی ہے....

مجھے ایسا لگ رہا ہے عثمان جیسے مجھے میرے باپ کی بد دعا لگی ہو...... رفعت گم صم انداز میں بولی.... عثمان نے اپنے گلاسیز اتار کر آنکھوں کے کنارے صاف کیے مگر آنسوؤں کا ایک ریلا تھا جس نے عثمان صاحب کا پورا چہرہ تر کر دیا.....

مجھ میں حوصلہ نہیں ہے...... رفعت یہ ذلت اٹھانے کا..... وہ گڑگڑائے تھے....

یا اللہ میری بچی کے دل میں رحم پیدا کر دے اپنے ماں باپ کے لئے.. وہ واپس لوٹ آئے میرے مالک.....

نہیں رفعت.... مجھے اپنی رابی پر پورا بھروسہ ہے.... مان ہے مجھے اس پر... وہ ایسا نہیں کر سکتی.. وہ میرا مان نہیں توڑ سکتی....

یقیناً کوئی حادثہ ہوا ہے.. عثمان صاحب میں ماں ہوں.... اس کی بغاوت میں نے دیکھی ہے.....

ثانیہ تم ہی جا کر دیکھو کیا تماشا ہے.... ابھی تک فنکشن شروع نہیں ہوا..... جواد نے اکتاہٹ کا مظاہرہ کیا.....

اپ نہیں دیکھ سکتے؟ ثانیہ تنک کر بولی..۔

تمہارے رشتہ دار ہیں نہ کہ میرے تم نے پتا نی کن لوگوں میں شیری کا رشتہ کیا ہے.... جواد جب بھی شروع ہوتے موقع نہ دیکھتے.... ثانیہ نے اس بار خاموش رہنے کو ترجیح دی....

آنٹی ڈرائیور آگیا ہے عثمان اور رفعت دونوں نے زویا کے پیچھے سر جھکائے آتے ڈرائیور کو دیکھا... رابی کہاں ہے؟ انکے لہجے میں خدشے بول رہے تھے...

صاحب ہمیں معاف کر دو.... ڈرائیور نے پیر پکڑ لیے...... اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی جیسے زخمی ہو.....

مجھے اصل بات بتاؤ.... عثمان کمزور لہجے میں گرجے.... صاحب جب ہم پارلر سے واپس آ رہے تھے..... بی بی نے گاڑی موڑنے کو کہا.... پھر ایک آدمی کے ساتھ چلی گئی.... ہمارے پوچھنے پر کہنے لگی.... تم نوکر ھو..... اپنی اوقات میں رہو...... پھر کسی نے پیچھے سے ڈنڈا ہمارے سر پر مارا اور ہم بیہوش ہو گئے.۔... ڈرائیور بھروسے کا بندہ تھا وہ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا...... عثمان صاحب نے سوچا..

مگر.... حقیقت یہ تھی کہ اس نے اپنی اولاد کی جان بچانے کو کسی کے بیٹی کا دامن داغدار کر دیا تھا.... بے شک تمھارا مال اور اولاد سب سے بڑی آزمائش ہے.....

رابی کے بارے میں پوچھنے کے لیے آتے جواد اور ثانیہ نے ساری باتیں سن لیں......

انشی چوڑیاں اتار رہی تھی سنگھار کے نام پر وہ یہی ایک چیز پہنتی تھی.... کومل بیڈ پر لیٹی سامنے شیشے میں اس کو دیکھ رہی تھی.....

انشی ایک ایک کر کے کیوں اتار رہی ہو..... ساری چوڑیاں اکٹھے کیوں نہیں اتار لیتی.....

وضاحت پلیز.... انشی بگڑی...

یہی کہ بار بار ہاتھ کو چھو کر کسی کے لمس کو محسوس......

دفع ہو جاو..... کومل تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں.....

ہمیشہ کی طرح کومل آگے اور وہ پیچھے.....

کومل نے سامنے سے آتے بازل کو دیکھا تو شیطانی دماغ میں ایک خیال آیا.... سوچ کر ہی وہ شرارت سے مسکرائی....

لمبی قطار میں بنے آخری کمرے کے دروازے کی اوٹ میں کھڑی کامل نے جیسے ہی انشی کو آتے دیکھا تیزی سے اپنا پیر آگے کر دیا....

انشی سامنے سے آتے بازل کے کشادہ سینے سے ٹکرا اور پھر اتنی زور سے پیچھے کو جا گری....

کومل جو کوئی رومینٹک سین دیکھنے کی منتظر تھی.... وہ منہ کے بل گری انشی اور بت بنے کھڑے بازل کو دیکھ کر فوراً باہر آئی....

بازکے ل قریب پہنچنے سے پہلے ہی کومل نے انشی کو اٹھایا.....

انشی تم ٹھیک تو ہو؟

بازل سے ٹکرانے کے بعد ہو اپنا توازن بر قرار نہ رکھ پائی اور پیر مرنے سے گر پڑی اس کے پیر میں موچ آگئی تھی....

پیر مڑ گیا ہے.....اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں....

لیکن آپ گری کیسے؟ بازل نے ہمدردی کے مارے سوال کیا....

جب اندھوں کی طرح بھاگتی پھرے گی تو یہ تو ہو گا دل میں بولا.....

اگر آپ چاہتے تو میں بچ بھی سکتی تھی انشی غصہ ہوئی..... ساتھ میں رو بھی رہی تھی...

کیوں میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے آپ کو کہا تھا کہ آنکھیں اُتار کر بھاگنا شروع کر دے.... بازل جل کر بولا....

اچھا آپ لوگ لڑنا تو بند کریں.....

چلو میں تمھیں کمرے میں لے چلوں... دفع ہو تم بھی دونوں کی ملی بھگت ہے..... اندھی نہیں ہوں....

اس نے کومل کا ہاتھ جھٹکا... جو ششدر کھڑی تھی.... انشی ایسے تو نہیں بولا کرتی تھی....

ہاں چھوڑ دیں... بازل نے کومل سے بولا.....

ضرورت سے زیادہ نظر آتا ہے انکو.... طنز کیا گیا....

اس سے پہلے بات مزید بڑھتی... داجی اس طرف چلے آئے انہوں نے انشی کو لڑکھڑاتے دیوار کا سہارا لیتے دیکھا...... انکی تو جان پر بن آئی.....

کیا ہوا ہے؟ میرے بیٹے کو چوٹ کیسے لگی؟.... حالات کے مارے اس بزرگ شخص نے اپنی نواسی کو سہارا دیا جس کو خود سہارے کی ضرورت تھی..... کومل اور بازل شرمندہ کھڑے رہے...

ان کے جاتے ہی جواد طیش میں آ گئے.... اس کی جانب بڑھے جہاں یوسف سہما بیٹھا تھا انہوں نے وہاں پڑا بڑے پانی کا گلاس نیچے پھینکا شیشے کے ٹکڑے جا بجا بکھر گئے.....

گریبان سے پکڑ کر اس کو نیچے پٹخا کرتا پھٹ گیا تھا اور شیشے کے ٹکڑے اس کے سینے میں پیوست ہو گئے.....

اندھیرا اسکی آنکھو کے آگے چھانے لگا....

ہاں مار لیں.... اتار لیں اپنا غصہ مگر اس سے کیا ہو گا؟ بھائی صاحب جو ناراض ہوئے ہیں.... اس کا کیا؟ جاتے ہوئے دھمکا کر گئے ہیں...

ثانیہ کی باتوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا انہوں نے اسے دوبارہ اپنے مقابل کھڑا کیا تھپڑوں کی برسات کر دی... یوسف نے کچھ نہ کہا اور کھڑا مار کھاتا رہا....

کم آن بابا.... اس کا کوئی فائدہ نہیں.... شیری نخوت سے کہتا......

کمرے کی جانب بڑھ گیا...

یوسف ابھی بھی وقت ہے سوچ لو آخری دفع پوچھ رہا ہوں... جوانے دلال سرخ ہوتی آنکھوں سے اس کو گھورا.....

میرا جواب اب بھی نہ ہے....

یوسف تمہاری اس بے وقوفی سے ہم سڑک پر آجائیں گے.... جوادنے ایک بار پھر تحمل سے کام لیا.....

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میرا کوئی گھر نہیں ہے میں اب بھی سڑک پر ھی ہوں..... یوسف کی برداشت جواب دے گئی....

تم سڑک پر ہو؟ میں تمہیں بتاتا ہوں کے سڑک کسے کہتے ہیں؟

جوادنے اس کو گھسیٹا....

بابا نہیں پلیز مجھے معاف کر دیں.... وہ چیخ رہا تھا رو رہا تھا گڑ گڑا رہا تھا....

18 سال کے یوسف کے اندر آج بھی نو سال کا بچہ جس کو ثانیہ نے مار کر گھر سے نکالا تھا زندہ تھا....

وہ آج بھی خوف زدہ ہو جاتا وہ رات یاد کر کے...

کیوں کر دوں معاف؟..... اس ذلت کے بعد تم دفع ہو جاؤ.... گھسیٹتے ہوئے اس کو دروازے تک لے آئے.....

اس کا پورا کرتا پھٹ گیا تھا جگہ جگہ چوٹیں آئی تھیں...

ایک کرب تھا.... ایک اذیت تھی جو جھیلی نہ جا رہی تھی....

جوادنے اس کو مین گیٹ سے باہر سڑک پر دھکیل دیا...

دو دن سڑک پر رہو گے تو ہوش ٹھکانے آجائیں گے....

۔اس کی آنکھ کھلی تو خود کو ایک اسٹور روم نما کمرے میں موجود پایا.... کمرے میں سوائے ایک میٹریس کے اور کچھ بھی نہ تھا..... البتہ جگہ جگہ جالے بنے ہوئے تھے... ان میں مکڑیوں کا بسیرا تھا ایک چھوٹا سا روشن دان موجود تھا جس کو دیکھ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ رات کا پہر ہے ابھی صبح شروع نہیں ہوئی......

یااللہ میں یہاں کیسے آگئی؟ میں نے کسی کے ساتھ کیا برا کیا ہے؟ جو میرے ساتھ یہ ہوا؟ آنسو اس کی گالوں پر پھیل گئے بہت یاد کرنے پر بھی ایسے کوئی ایسا واقعہ یاد نہ آیا جس کے بدلے یہ مصیبت اس پر آگئی تھی....

ایک اتنا ہیوی ڈریس اور میک اپ

کرر کھا تھا.... وہ ان سب کی عادی نہیں تھی...

ایک پن کھول کر ہی اس کی بس ہو گئی....

کیا مصیبت ہے؟ اتنی پنس رابی جھنجھلا رہی تھی.. رو رہی تھی..... وہ فراک سنبھالتے میٹرس سے نیچے آکھڑی ہوئی......

اتنے اندھیرے میں وہ بڑی مشکل سے سوئچ بورڈ تک پہنچی...

لائٹ آن کی تو ایک دلخراش چیخ اس کے حلق سے بر آمد ہوئی....

چھپکلی دیوار پر بیٹھی اس کو ہائے کہہ رہی تھی.....

اس سے ڈر کر وہ دروازے کے ساتھ جالگی اپنے پیر پر کچھ عجیب سا محسوس کر کے اس نے ہیلز میں مقید پیروں کی جانب دیکھا .... کاکروچ دیکھ کر چیخ مارتی میٹریس پر بھاگ گئی.....

خوف اور دہشت سے اس کے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی اتنی ہمت نہ ہوئی کہ دروازہ پیٹ سکے.....

ایم سوری انشی کومل نے شرمندگی کا اظہار کیا......

اچھا!...... وہ متوجہ نہ ہوئی ایسے ہی لیٹی راجہ گدھ کا مطالعہ کرنے لگی....

اور اس میں بازل بھائی کا کوئی قصور نہیں.....میری شرارت تھی تم انکو قصوروار مت سمجھو.....کومل مزید بولی....

انشی نے جواب دینا ضروری نہ سمجھا.....

بازل اس کا پوچھنے آیا تو کومل چائے کا بہانہ بنا کر کھسک گئی.....

ابشی نے نولفٹ کا بورڈ سجا رکھا تھا.....

اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ کی چوٹ اور تکلیف کا میں ذمہ دار ہوں تو اس کے لیے معذرت چاہتا ہوں..... سنجیدگی سے کہا گیا.....

مجھے آپ کی معذرت کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور میری اس تکلیف کے ذمہ دار آپ ہی ہیں....

انشی تلخی سے گویا ہوئی

آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ میں نے کہا تھا کہ آپ اس طرح بھاگتی ہوئی آئی اور مجھ سے ٹکرا کر گر جائیں......طنز کیا....

آپ سے ٹکرائی تھی... آپ چاہتے تو مجھے پکڑ کر گرنے سے بچا بھی سکتے تھے.....

جلدی میں وہ بول گئی... مگر اپنی بات پر بازل کے ہونٹوں پر رینگنے والے مسکراہٹ نے اس کو سمجھا دیا...

ہاں پکڑ لیتا تاکہ آپ کو مجھے مزید ذلیل کرنے کا موقع مل جاتا....اس بات پر انشی نے نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھا.....

اس دن تو دوپٹہ پکڑنے پر گھٹیا کہہ دیا اگر آپ کو پکڑ لیتا تو یقیناً آپ مجھے لاکھوں گالیوں سے نوازتی......بھرپور طنز کیا گیا....

بس خود کو بری ذمہ ثابت کرنے کے بہانے ہیں اور کچھ نہیں....

بازل جواب میں کچھ کہتا مگر داجی کو آتا دیکھ خاموش ہو گیا

رات گیارہ بجے...

یوسف شیری کے بتائے گئے ہال کے سامنے کھڑا تھا......اندر جانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا.....

کیسی لگ رہی ہو گی وہ؟.......

آج نو سال کے بعد اس کو دیکھنے کا وقت آیا بھی تو کیسے؟

میں کیسے برداشت کروں گا اس کو کسی اور کے ساتھ؟

نہیں مجھے چلے جانا چاہیے مزید اپنا امتحان نہیں لے سکتا.......واپس مڑنے لگا.....

شاید تمہیں دوبارہ اس کو دیکھنے کا موقع نہ ملے......یوسف اتنے ناشکری نہ بنو......دل نے دہائی دی.....وہ تڑپ رہا تھا اپنے یار سے ملنے کو...

اسی کشمکش میں ہال کے سامنے کھڑا تھا.....

آس پاس بہت سے فقیر کشکول لیے اس امید پر گھوم رہے تھے کہ شاید آن حال میں سے قیمتی کپڑے اور مہنگا کھانا کھانے والے لوگ ان کے کشکول میں کچھ ڈال دیں......

ایک بزرگ آدمی اس کے پاس بھی کشکول لیے آ کھڑا ہوا.....چھ فٹ دو انچ ہائٹ....ورزشی جسم....گھنے بال جو ماتھے پر بکھرے تھے.....لائٹ براؤن چمکتی آنکھیں جو مقابل کو چاروں شانے چت کر دیں......کھڑی مغرور ناک بھینچے ہونٹ....ہلکی بڑھی ہوئی شیو.....اور دائیں گال پر پڑنے والا ڈمپل اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے.....

بزرگ نے اس کو ایک رشک بھری نگاہ سے دیکھا...

پتر جتنا سوہڑا اں تو ہے تر انصیب بھی اتنا ہی سوہڑا ہے....رب دے واسطے میرا کشکول بھر دے......التجاء کی گئی....

وہ بزرگ نہیں جانتا تھا جس کا کشکول خود خالی ہو وہ کسی کا کیا بھرے گا.....

چہرے خوبصورت ہونے سے نصیب خوبصورت نہیں ہو جاتے بابا جی....بس آپ میرے لیے دعا کر دے کہ خدا اسے میرا نصیب بنا دے.....

اس نے اپنے والٹ سے کئی نوٹ نکال کر بابا جی کے کشکول میں ڈال دیئے.....

اللہ سے مانگ پتر وہ کسی کو اپنے در سے خالی نہیں لٹاتا....ہاں میں تیری سفارش ضرور کروں گا.....بابا جی چلے گئے...

یوسف حوصلہ کر کے قدم آگے بڑھا دیئے....ایک ایک قدم من من بھر کا ہو رہا تھا.....مگر اندر کے منظر نے اس کے چھکے چھڑا دیئے.

وہ طوفانی رات تھی.....ایسا لگتا تھا کہ عرش بھی یوسف کے ساتھ ہونے والے ستم پر رویا ہو..... تیز بارش.... بجلی کی گرج چمک کے ساتھ ساتھ.... آس پاس کی چیزیں بھی اڑ رہی تھیں......

یوسف اس بنگلے کی پچھلی والی گلی میں دبکا بیٹھا تھا..... جہاں سے کچھ دیر پہلے ذلیل کر کے اس کے باپ نے نکالا تھا.....

ایک لکڑی کا تختہ زور سے آ کر اسکے سر میں بجا.....وہ جو پہلے ہی زخمی تھا..... درد سے چیخ اٹھا....

یا اللہ میرے ساتھ یہ ظلم کیوں؟.....وہ پیدا کرنے والے سے شکوہ کرنے لگ.....اایسے ہی شکوے کرتے کرتے یہ رات بھی ہر رات کی طرح گزر گئی.....

وقت کبھی نہیں تھمتا..... کوئی جیے یا مرے کوئی ہنسے یا روئے وقت بہت ظالم ہوتا ہے......

نیند تو سولی پر بھی آ جاتی ہے...یوسف کی بھی آنکھ لگ گئ تھی...

سورج نکلا تو وہ بھی اٹھ گیا....اب اسے رابی کے آنے کا انتظار تھا...

ڈرائیور جیسے ہی رابی کو گیٹ کے پاس اتار کر گیا....

یوسف جو دیوار کی اوٹ میں کھڑا تھا اس کو کھینچ کر بنگلے کے پیچھے لے آیا.....

یوسف کی حالت دیکھ کر رابی شاکڈ رہ گئی

کیا ہوا ہے؟

یہ چوٹیں کیسے آئی ہیں؟

تم ٹھیک تو ہو؟

وہ بار بار اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسکا چہرہ چھو رہی تھی جہاں زخموں کی نشان تھے.....یوسف کو اسکا لمس ایک مرہم معلوم ہوا... مگر وہ جذبات میں بہہ کر کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتا تھا....

رابی مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے.....اس نے التجائیہ نظروں سے رابی کی جانب دیکھا.....

https://www.urdunovelshub.com/

پہلے تم میرے ساتھ گھر چلو.....

اس نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑا

نہیں رابی پلیز آج میری بات مان لو جیسا میں کہتا ہوں کرو.....

وہ رو دینے کو تھا.... معصوم بچی کو اس پر ترس آیا....اُس کا ہاتھ چھوڑ خاموشی سے اس کی بات سننے لگی.....

تم ابھی گھر جاؤں گی تو آرام سے میرے روم میں مطلب اسٹور روم میں جانا وہاں میرا کالج بیگ پڑا ہو گا اور سیل فون بھی لے آنا.....کوریڈو میں ایک دراز پڑی ہے اس میں بلیک کور والی ڈائری بھی ہے.....

لے آنا کوشش کرنا کسی کو شک نہ ہو رابی نے بہت مشکل سے شری سے نظر بچا بچا کر اسکو وہ سب لا دیا جو اس نے کہا تھا....

اس کے بعد بازل اور انشی کا سامنا نہ ہوا تھا.....یوسف کے جانے کے بعد نازل مختلف لوکیشنس چیک کرنے نکل جاتا....وہ اندازہ کرنا چاہتا تھا ادھر بزنس سیٹ کرنا پڑے تو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا......

دوسری طرف انشی کا پیر بالکل ٹھیک ہو چکا تھا وہ بازل کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی....

کبھی تلخ ہوتا.... کبھی غصہ ہوتا..... کبھی حق جتاتا..... کبھی چھپے الفاظوں میں اظہار کرتا.....

آخر میں شاہی قلعے کی سیر کے دوران ہونے والی گفتگو یاد آئی تھی....ساتھ ہی دلفریب مسکراہٹ ہونٹوں پر چھا گئی...

ارے کیا سوچ سوچ کر مسکرایا جا رہا ہے؟....

تم سے مطلب انشی ابھی تک خفا تھی....

اچھا چلو یار چائے تو بناؤ....

انشی کومل کو گھورتی ہوئی کچن میں چلی آئی.....

تین کپ چائے بنائی اور لان میں آگئی....

وہ لوگ چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ تھکا ہارا بازل سیدھا یہیں چلا آیا

کیا ہو رہا ہے برخوردار؟.... داجی نے سوال کیا وہ تفصیل بتانے لگا تو انشی نے اس کی توجہ نہ پا کر اپنی چائے کپ بازل کے سامنے رکھ دیا.....

تھک گئے ہو اب چائے پیو کچھ دیر آرام کرو..... داجی نے مشورہ دیا....

اس نے حیرت سے سامنے پڑے کپ کو دیکھا جو پہلے یہاں موجود نہ تھا پھر انش کو..... وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی....

ٹیبل پر پڑا بازیل کا سیل وائبریٹ کرنے لگا....

مائی لائف کالنگ..... دیکھ کر انشی کی حالت غیر ہونے لگی....

یوسف کا سامنے کا منظر کچھ یوں تھا کہ ایک عورت جو کہ دلہن کی ماں معلوم ہو رہی تھی..... ہاتھ جوڑے اس کے نام نہاد باپ کے سامنے کھڑی تھی.....

ہال میں خاموش تھی.... کوئی مہمان وہاں نظر نہیں آرہا تھا.... شیری ایک کُرسی پر بیٹھا اپنا غصہ کنٹرول کر رہا تھا کوٹ اُتار کر میز پر پھینک رکھا تھا ٹائی ڈھیلی کرے انگارہ آنکھوں سے وہ رفعت کو گھور رہا تھا....

دیکھیں جواد بھائی میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں اس بات کو یہیں دبا دیں.... نہیں تو بہت بدنامی ہو گی ہماری.....

ہونہہ نکلا نہ وہی گھٹیا خاندان پہلے خود باپ کی عزت روند کر بھاگی..... آج بیٹی بھاگ گئی... مکافات عمل ہے... رفعت بیگم.... اس نام نے یوسف کے چودہ طبق روشن کر دیئے تھے.....

جواد استہزئیہ ہنسے دونوں ایک دوسرے کو پہچان گئے تھے....

پیچھے مڑ کر یوسف کو دیکھنے کا کسی نے تکلف نہ کیا.....

عثمان صاحب ایک کونے میں بیٹھے تھے مغرور رہے تھے..... بہت کمزور اعصاب کے مالک تھے وہ...... انہیں رونا اپنی بدنامی اور جگ ہنسائی پر نہیں بلکہ اپنے مان ٹوٹنے پر آرہا تھا جو ان کو اپنی بیٹی پر تھا......

جواد ثانیہ کی طرف مڑے.....

اگر مجھے پتا ہوتا کہ تم میرے بیٹے کا رشتہ اتنے گھٹیا لوگوں میں کرنے جا رہے ہو تم میں کبھی ہاں نہیں کرتا....

پاس کھڑے یوسف کی جانب نظر گئی...

.یوسف شیری کے سامنے جا کھڑا ہوا.... شیری نے نظر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا.....

قیمتی لباس خوشبوؤں میں بسا وجیہہ سراپا....

شیری کو ایک جھٹکے سے سب یاد آیا.....

یوسف.... شیری کے لب ہلے.....

جواد ثانیہ رفعت سب اسی کی جانب متوجہ ہوئے تھے....

ہاں.....یوسف نے تصدیق کی....

یہ آسیہ کا بیٹا ہے نا.... میرا بھانجا.....رفعت نے جواد کی جانب دیکھا....

خبردار جو آپ نے میرے ساتھ کوئی بھی کسی بھی قسم کا رشتہ بنانے کی کوشش کی......انگلی اٹھا کر وارن کیا..... آپ کا بھانجا بھی اسی دن مر گیا تھ..... جس دن اپنے دا جی کی عزت تار تار کی تھی...... آپ کی وجہ سے اس شخص(جواد کی طرف اشارہ کیا)نے میری ماں کو گھر سے نکال دیا مجھے لاوارثوں کی طرح ان لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا......جنھوں نے میرا بچپن برباد کر دیا... محرومیوں کے علاوہ آج تک مجھے کچھ نہیں ملا اور قصوروار کون ہے؟......صرف آپ.....اگر آپ یہ سب نہ کرتیں.....تو آج میرے پاس میری ماں ہوتی.....میں اپنے باپ کے گھر میں ہوتا.....اتنے عرصے اپنی بہن سے دور نہ رہتا.....اج میری روح اتنی چھلنی نہ ہوتی.....یوسف اتنا ٹوٹا نہ ہوتا.....نہ ہوتا وہ اتنا ٹوٹا.....اتنا بکھرا.....اس کے آنسو آج کافی عرصہ بعد راستہ بھولے تھے......

یوسف تمہیں پوری بات کا علم نہیں ہے میری جان.... اپنی خالہ کی بات تو سنو....پرانے رشتوں کو سامنے دیکھ کر رفعت کے سارے زخم ادھڑ گئے.....وہ بیٹی کی غیر موجودگی کو فراموش کیے صفائیاں پیش کرنے لگیں....

.یوسف نے ان کو ہاتھ کے اشارے سے دور رہنے کو کہا.....

جواد تو اس کے لفظ بہن میں کھو کر رہ گئے تھے.....کیا میری کوئی بیٹی بھی ہے؟ کیا میں اتنا بھی غافل ہو سکتا ہوں...؟

میں یہاں آپ کی صفائیاں سننے نہیں آیا...

.مجھے توکسی نے بلایا تھا.....اس نے شیری کی جانب دیکھا

تم نے یہاں مجھے کس لیے بلایا تھا؟شیری اپنا تماشہ دکھانے کے لئے؟

شیری نخوت نے سے کہا..... ....xyzرابی کہیں بھی چلے جائے میں اسکو پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا....یوسف نہیں بلکہ جواد حسن کا بیٹا ہے.....جواد یوسف کے کچھ بولنے سے پہلے دھاڑے یوسف مسکرایا......زخمی xyz یہ مسکراہٹ.....

آپ میری پہچان نہیں ہیں میں نے اپنی پہچان خود بنائی ہے......لوگ مجھے یوسف شاہ مراد کے نام سے جانتے ہیں.....شاہ گراپ آف انڈسٹریز کا مالک...... آج میرے پاس ایک نام ہے شہرت ہے.... آج یہ یوسف آپ کے سامنے گڑگڑانے نہیں آیا...... آپ کا تماشہ دیکھنے آیا ہے.....

جواد حسن کیا آج آپ اس عورت اور اس کے بیٹے کو بھی اسی طرح گھر سے نکالیں گے جس طرح میری ماں کر نکالا تھا؟

تب خالہ بھاگی تھی میری ماں کی رشتے دار اور آج ثانیہ کی رشتہ دار بھاگ گئی.....

اپنی بکواس بند کرو.... ثانیہ دھاڑی....

اگر آپ کی عمر کا لحاظ نہ ہوتا تو یہ ہاتھ آپ کی بولتی بند کر دیتا.....میں اب وہ کمزور یوسف نہیں ہوں جس پر آپ ہاتھ اٹھاتی تھیں.....

اور وہ چپ ہو جاتا تھا...اب آپ لوگ دیکھتے جائیں میں کرتا کیا ہوں؟

یوسف مجھے بتاؤ میری بیٹی کہاں ہے؟یوسف......رکو یوسف.....جو داس کے پیچھے بھاگے

مگر وہ ان سب کو ان کی اوقات دیکھا کر ہال سے نکلتا چلا گیا......

ان سب کی خوشیاں ایک وجود سے جڑی ہوئی تھیں....جو کہ اب یوسف کے رحم و کرم پر تھا....وہ ان سب کا بدلہ اس وجود کو تکلیف دے کر پورا کرنا چاہتا تھا جسکی تکلیف سے اس کو بھی تکلیف پہنچتی تھی....

یوسف نے رابی کا بہت شکریہ کہہ کر سارا سامان اس سے لے لیا....

یوسف انکل نے تمہیں گھر سے نکال دیا ہے؟ رابی نے افسردہ ہو کر پوچھا....

یوسف کی حالت دیکھ کر رونا آگیا.....

تمہیں کس نے بولا؟

شیر ی نے کہا کہ تم ان کے گھر نوکر ہو اور کل تم نے انکل کے کمرے سے پیسے چوری کیے..... تبھی انکل نے تمہیں گھر سے نکال دیا....

ایسا نہیں ہے رابی وہ جھوٹ بولتا ہے... یوسف نے اس کی بات کی تردید کی ساتھ ہی رُکے آنسو پھر بہنے لگے......

یوسف مجھے پتہ ہے وہ گندا بلا جھوٹ بول رہا ہے.... یوسف کے آنسو صاف کیے....

رابی تم مجھ سے وعدہ کرو میرے جانے کے بعد یہاں نہیں آؤ گی.... اپنے اور دوست بنالو گی مگر شیر ی کے ساتھ نہیں کھیلوں گی....

تم کہاں جا رہے ہو؟

نانا کے گھر..... یوسف نے ڈائری میں لکھے میر حاکم کا ایڈریس دیکھ کر جواب دیا.....

یوسف تم نہ جاؤ پلیز میں تمہیں اپنے گھر لے چلتی ہوں..... ہم وہاں کھیلا کریں گے.... رابی اس کی منتیں کرنے لگی....

نہیں رابی اب وقت آگیا ہے اپنی پہچان بنانے کا...... میں یہاں رہ کر اپنا مستقبل خراب نہیں کر سکتا.... میرا نمبر ہے نہ تمہارے پاس تم مجھ سے رابطے میں رہنا....

میں واپس ضرور آؤں گا..

اس نے محبت پاش نظروں سے رابی کو دیکھا..... وہ دل میں ہی رابی سے وعدہ کرنے لگا....

وہ اس ننھی بچی کو کیا بتاتا کہ مجھے تم سے محبت ہے تمہارے لیے آج در بدر ہوا ہوں.... تمہاری وجہ سے منگنی سے منع کیا ہے نہیں نہیں وہ یہ سب نہیں بتا سکتا تھا.....

رابی روتی دھوتی اور اس سے رابطے میں رہنے کے وعدہ لے کر چلی گئی....

یوسف نے بھی کراچی سے لاہور کا سفر شروع کر دیا.....

وہ کراچی آ گیا تھا داجی نے تو اس پر اپنے پیار کی بوچھار کر دی تھی....

یہاں اسکی بہن بھی تھی جس کو سب انشی کہتے تھے وہ اس سے تین سال چھوٹی تھی.... دونوں میں کب دوستی ہوئی.... کب دونوں نے اپنے درمیان موجود بہن بھائی کے رشتے کو تسلیم کیا وقت کی رفتار میں پتا ہی نہ چلا.... یوسف نے کریئر، اپنے نام کے لیے دن رات ایک کر دیے تھے........ جس میں سب سے زیادہ داجی کا ہاتھ تھا..... انہوں نے مالی لحاظ سے اس کی ہر ممکن مدد کی تھی.... یوسف شاہ مراد سے اس نے خود کو بزنس کی دنیا میں متعارف کروایا....

یوسف اسکا نام..... میر داجی کا..... اور شاہ میں اس کی شخصیت پوشیدہ تھی...

وہ بازل کی شرٹس پریس کر چکی تھی.... اب اس کے کمرے میں رکھنے آ رہی تھی.... کہ اسکے منہ سے اپنا نام سن کر دروازے پر ہی جم گئی.....

ہونہہ... انشراح وہ لڑکی جو خود ایک سوالیہ نشان ہے... تم کہہ رہی ہو کہ وہ میری ذات مکمل کر دی گی.... جس کا باپ اسی ملک میں ہوتے ہوئے بھی ایک نظر آج تک اسکو دیکھنے نہ آیا..... ضرور کوئی تو بات ہو گی جو اس کے باپ نے اس کی ماں کو گھر سے نکالا.... ایک لاوارث کو اپنے لائف پارٹنر بنا بنا لوں۔..؟

نو نیور....

انشی کو آج پتہ چلا کے پیروں تلے زمین نکل جانا کسے کہتے ہیں..... یہ شخص اس کی ماں کے کردار پر انگلی اٹھا رہا تھا... جو اس دنیا میں ہی نہیں تھیں....

دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھلا..

آنے والی شخصیت کو دیکھا..

ایک زور دار تھپڑ بازل کی گال پر پڑا وہ ابھی سنبھلا بھی نہ تھا کہ اس نے ایک دو تین تھپڑ اور جڑ دیئے..... ایڑیوں کے بل اونچی جی ہو کر اس نے بازل کا گریبان پکڑ لیا تم گھٹیا شخص خود کتنے پارسا ہو؟ میں سب جانتی ہوں...... تمھاری ہمت کیسے ہوئی کہ تم میری ماں کا کردار پر انگلی اٹھاؤ...... میرے وجود پر شک کرتے تمہیں شرم نہ آئی وہ ہذیانی انداز میں چلا رہی تھی....

بازل اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگا......

وہ سنبھل گیا تھا اس کو اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ غصے میا کیا بول گیا ہے....

.دیکھو انشی تم غلط سمجھ رہی ہو..... میرا مطلب....

بکواس بند کرو... اپنی... ذلیل کمینے انسان اب کی بار بازل سے برداشت نہ ہو سکا..... اس نے اپنا گریبان چھوڑا کر اس کو دور دھکیلا سامنے پڑی شیشے کی میز کا کونہ انشی کے سر پر لگا اور ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گئی....

انشی انشی بازل اس پر جھکا......... اف یہ مجھ سے کیا ہو گیا.... اب کیا ہو گا؟..... اپنی گفتگو پر وہ خود شرمندہ ہونے لگا....

ہال سے نکلنے کے ساتھ ہی اس نے امجد کا نمبر ڈائل کیا....

امجد جس لڑکی کو تم نے اٹھایا ہے...... اس کا نام بتاؤ.....

صاحب ہم نے نہیں اس لڑکی کو تو آپ نے اٹھایا اور ہمارا آدھا تنخواہ بھی کاٹ لیا....

اوشٹ اپ بی سیریس...... اس نے غصہ کیا....

رابیل عثمان راجہ سر....

اس کی تصدیق ہو گئی تھی.. ایڈریس بتاؤ....

وہی بتایا گیا جہاں بچپن میں وہ رابی سے ملنے جاتا تھا.....

اس نے فون بند کر دیا امجد ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا....

یوسف کے اندر کی کھولن بڑھنے لگی رابی نے میرے ساتھ بے وفائی کی مجھے دھوکہ دیا..

میں نے بولا بھی تھا کہ میرے جانے کے بعد وہ وہاں نہیں جائے گی.....

شیری اسکو جیت لیتا.....اگر وہ خالہ کی بیٹی نا نکلتی.....

خالہ....مائی فُٹ..

پرانے زخم پھر تازہ ہونے لگے....

تم نے میری محبت دیکھی ہے رابی اگر آب بہ انتقام دیکھو گی.....بہت محبت ہے نہ تمھارے ماں باپ کو تم سے جن کی وجہ سے میں اور میری بہن اذیت میں رہے...اپنے ماں باپ سے دور.....دیکھنا وہ حشر کروں گا کہ اس وقت کو روئیں گے جب گھر سے باہر قدم رکھا تھا....

.تم شیری کو پسند ہو.....وہ تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہے....میں تمہیں اس قابل نہیں چھوڑوں گا کہ وہ تمہیں حاصل کرنے کا سوچے بھی.....

یوسف کے جاننے کے بعد رابی دوبارہ جواد حسن کے گھر نہ گئی تھی.... مگر شیری کے چکر اس کے گھر دن بدن بڑھنے لگے.....

وہ اس کو نظر انداز کرتی......برا بھلا کہتی......نخرے دکھاتی......مگر وہ ازل سے ڈھیٹ مٹی کا بنا ہوا....اس پر ذرا اثر نہ ہوا......وہ اس کی ڈانٹ ڈپٹ چپ چاپ سُن لیتا......

رابی نے ایک دو بار یوسف کو فون کیا دونوں کی بات چیت ہوتی رہی....

دو تین مہینے بعد یوسکاف نمبر بند ملنے لگا.....

شیری سے معلوم کیا تو اس نے شرط رکھ دی.....

پہلے تو میری دوست بنو پھر میں یوسف کا نمبر دوں گا.....

پہلے نمبر دو....

نہیں...

اچھا ٹھیک ہے دوستی....

رابی نے ہاتھ بڑھایا....

یوسف سے رابطے کے لیے وہ اس کے دشمن سے دوستی کر رہی تھی....

پکے والی دوستی.... شیری نے بھی ہاتھ ملایا....

.شیری نے اُس کو جو نمبر دیا وہ غلط تھا.... اس پر رابی بہت غصہ ہوئی.....

ایک مہینے تک وہ اسکو مناتا رہا....

پھول.....چوکلیٹ.....بھالو وہ ہر بار دھتلار دیتی مگر ایسا کب تک چلتا آخر شیری کی چاہت کے آگے اسکو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔

یوسف ریش ڈرائیونگ کرتا اس مکان میں پہنچا تھا جہاں وہ دشمنِ جاں تھی......اُس کے لئے وہ بے وفا تھی.... دھوکہ باز تھی

.....اس کے انتقام کا ایک ذریعہ تھی.....جو اسے شیری اور اِسکے ماں باپ سے لینا تھا.....

دماغ کی رگیں تنی ہوئی تھیں.....

ہارن پر ہارن دیئے جا رہا تھا.....

امجد نے جلدی سے دروازہ کھولہ.....

امجد جاؤ....

کار گیراج میں کھڑی کر کے اسے جانے کا حکم دیا....

امجد نے اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھائے تھے کہ....

یوسف بولا.....

اوہ اڈیٹ....میں نے تمھیں کمرے میں نہیں گھر سے جانے کو کہا ہے.....

مگر صاحب.....

اوہ شٹ اپ.....ایک منٹ میں یہاں سے نکلو....میں واپس آؤں تو تم مجھے یہاں نظر نہیں آنے چاہیئے ہو...

صبح آنا کسی بھی ہوٹل میں چلے جاؤ.....

دیکھیں سر.....

یہ لو اور چاہیے ہوئے تو میں بھیج دوں گا.....اس نے عجلت میں کافی نوٹ نکال کر اس کی جانب بڑھائے...

سر دیکھیں....میری بات سنیں.....

امجد نے تو تھوک نگلا....

یوسف کی رگیں تنی ہوئی تھیں...اس سے رحم کی اپیل کرنا بیکار تھا.....

امجد اس معصوم لڑکی کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا.....وہ نہیں جانتا تھا کہ صاحب کی اس سے کیا دشمنی ہے... مگر اتنا ضرور جانتا تھا کہ وہ اس سے سخت نفرت کرتا تھا.....

تم خود جاتے ہو کہ میں....

دھکے دے کر نکالوں....یوسف غصے سے دو قدم آگے بڑھا.....

سر پلیز..... آرام سے......

سر آرام سے اپنا غصہ کنٹرول....

امجد......یوسف غصے سے چلایا....

امج کو مزید وہاں رکنا خطرے سے خالی نہ لگا تو اندر پڑے بے سدھ وجود کی خیریت کی دعا کرتا چلا گیا......

یوسف نے دروازہ بند کیا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا....سائیڈ دراز کھولا اور پسٹل نکالے اسٹور روم کی طرف بڑھ گیا.....

رابی بہت ہمت کر کے دروازے تک پہنچی.....باہر سے آوازیں آرہی تھیں....اس نے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا.....وہ مسلسل چلا رہی تھی..

دروازہ کھولو....کیوں قید کیا ہے مجھے...؟

شوز کی ٹھوکر سے دروازہ کھولا گیا....

رابی بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر رابی سکتے میں آگئی تھی....

وہ کوئی کڈنیپر نہیں لگ رہا تھا... وہ تو بہت ہینڈسم اور سمارٹ سا لگ بھگ 2726 کی عمر کا لگ رہا تھا..... اس کے نقوش تنے ہوئے تھے...... پھر جیسے ہی اس کی نظر یوسف کے ہاتھ میں پکڑی پسٹل پر پڑی...... اس کی تو مانو جان ہی نکل گئی.....

وہ پیچھے ہٹتی دیوار سے جا لگی...... مجھے مت مارو..... مجھے مت مارو..... میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا؟

اگر سچویشن مختلف ہوتی تو رابی اسکو ضرور پہچان جاتی..... آج بھی وہ ویسا ہی دکھتا تھا.... ظاہر تو تو کچھ بھی نہ بدلا تھا اس میں ......

حد ہو گئی ابھی تک شرٹس ہی رکھ کر نہیں آئی....... کہیں بازو بھائی سے باتیں تو نہیں ہانکنے لگ گئی... اس سوچ کے آتے.... فوراً کومل بازل کے کمرے کی طرف بھاگی....

مگر سامنے کی صورتحال نے اس کو شاکڈ کر دیا تھا...

انشی کے سر سے خون بہہ رہا تھا... بازل اس کے اوپر جھکا ہوا تھا.... اس کے گال تھپتھپا رہا تھا....

انشی انشی..... آنکھیں کھولو.... انشی وہ بہت گھبرایا ہوا تھا....

اتنی سردی میں بھی اس کو پسینے آ رہے تھے..... کومل آگے بڑھی.....

اسے کیا ہوا ہے بازل بھائی؟....

کیا کیا ہے آپ نے انشی کے ساتھ؟

میں نے کچھ نہیں کیا کومل.... پلیز بلیو می....

وہ..... یہ.... اس نے.... گریبان.... وہ ہکلا رہا تھا....

کومل کو اس کی حالت دیکھ کر ترس آیا....

داجی ابھی آنے والے تھے گھر....

انہوں نے یہ صورت حال دیکھ لی تو؟

یہ سوچ کر اس نے کہا...

اچھابازرل بھائی.....

ریلیکس ہو جائیں.....جائیں منہ دھو کرائیں.....خیال رکھیے گا کوئی ملازم بھی آپ کو ابھی کمرے سے نکلتا نہ دیکھ لے....

مگر انشی....

اس کو میں سنبھال لوں گی.....کومل نے بازل کو سمجھا بجھا کر بھیج دیا.....جب اسکے جانے کی تسلی ہو گئی تو نسرین کو آواز لگائی.....

یہ کیا ہوا ہے بی بی کو؟.....

فضول سوال مت کرو.....دیکھو داجی یا بازل بھائی گھر پر ہیں تو ان کو بولو گاڑی نکالیں انشی کو ھوسپٹل لے کر جانا ہے.....

یوسف کے انکار کے بعد جمال نے جواد کو کہیں کا نہیں چھوڑا....

ان کو مسلسل بزنس میں لوس ہو رہا تھا.....اسی طرح ایک بزنس پارٹی میں ان کی ملاقات عثمان سے ہو گئی وہ بھی ایک بزنس پارٹنر ڈھونڈھ رہے تھے......

عثمان اور جواد نے ففٹی ففٹی پر سنٹ پر بزنس اسٹارٹ کر دیا.....

عثمان پہلے بھائی کے ساتھ لاہور رہتے تھے....رفعت سے شادی کے بعد کراچی شفٹ ہو گئے تھے.....

یہاں آن کی بہن بھی رہتی تھی....وہ چاہتے تو ثانیہ کے بھائی جس کی شادی انکی بہن کے ساتھ ہوئی تھی.....بزنس کاٹ کر لیتے.....مگر وہ جمیل (بہن کا شوہر) کی لالچ سے بخوبی آگاہ تھے.....

اس لیے ان کی بہت آؤ بھگت پر بھی عثمان دامن بچا گئے تھے........

یوسف نے اس خوفزدہ لڑکی کو دیکھا.....

پریوں جیسا حُسن تھا اسکا......مگر مقابل کو کوئی پروا نہیں تھی...

اتنی آسانی سے نہیں ماروں گا تمہیں.....تڑپا تڑپا کر ماروں گا.....

رابی کو بازو سے پکڑ کر اپنے مقابل کیا....وہ تو گویا پتھر کی ہو گئی تھی.....

رابی اتنی خوفزدہ تھی کے مزاحمت بھی نہ کر پائی.....

اس نے پسٹل رابی کی تھوڑی پر رکھا......چہرہ اونچا کیا آنسوؤں سے بھری گرین آئیز.....

رابیل عثمان راجہ.....اس چہرے کو غور سے دیکھو شاید تمہیں اپنا قصور پتہ چل جائے.....یہ پتہ چل جائے کہ تم نے میرا کیا بگاڑا ہے....

رابیل نے نظریں جھکائے رکھیں تو وہ دھاڑا....

دیکھو میری طرف....بازو سے پکڑ کر جھٹکا.....

رابی نے ڈرتے ڈرتے اس کے چہرے کی طرف دیکھا.... جیسے جیسے وہ اس کے نقش دیکھتی جا رہی تھی حیرت اور بے یقینی اس کے چہرے پر عیاں ہوتی جا رہی تھی.....

یوسف.....اس نے ہلکے سے گھونٹ ہلائے...

اونچا بولو.....دھاڑنے کے ساتھ اس نے پسٹل سے اس کا چہرہ اور اونچا کیا.....

یوسف.....وہ اس بار تھوڑا بلند آواز میں بولی.....ساتھ ہی آنسوؤں کا ایک گولا اسکے حلق میں اٹک گیا.....

یوسف نے زور دار جھٹکے سے اس کو میٹرس پر پھینکا.....

پھر ایک فائر....روم میں موجود کھڑکی پر کیا...

زوردار آواز کے ساتھ شیشہ کرچی کرچی کمرے میں بکھر گیا.....

اور یوسف ھنسنے لگا....اونچی ہنسی...اس کی ہنسی میں لگتا تھا کہ.......کرچی کرچی شیشے کی آواز ہو.....

رابی ابھی تک اس کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی....

ہمت کر کے اس نے یوسف کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے.... نظریں اسکے شوزوں پر تھی...

دیکھو یوسف میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں....پلیز مجھے جانے دو میں نہیں جانتی تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟ مگر اتنا ضرور جانتی ہوں کہ اگر یہ رات میری گھر سے باہر گزر گئی تو اس کی سیاہی تا عمر میرے وجود پر موجود رہے گی.....

یوسف ہماری دوستی.....

پٹاخ زناٹے دار تھپڑ نے اس کی بولتی بند کر دی...وہ ایک طرف لڑھک گئی تھی.....

تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ رابی کا جبڑا ہل گیا....انگلیوں کے نشان میں گال پر جم کر رہ گئے.....

خبردار جو تم نے کسی بھی پرانے رشتے کی آڑ میں مجھ سے رحم کی امید رکھی......اُسے بالوں سے پکڑ لیا سر پر پڑا دوپٹہ بھی اسکے ہاتھ میں آ گیا.....رابی درد سے کراہنے لگی.....

تم نے مجھ سے بے وفائی کی ہے.....میرے دشمن کی ہونے چلی تھی.....دھوکا دیا ہے تم نے مجھے....

میری ہار کا تماشا لگانے میں تم بھی انکے ساتھ شامل ہو......

میں شیری سے ہرگز منگنی نہیں کرنا چاہتی تھی.....

جھوٹ مت بولنا نہیں تو تمھاری زبان کھینچ لوں گا.....اس نے رابی کی تھوڑی کے دونوں جانب تو انگلیاں گاڑ کر اس کا منہ بند کر دیا.....

وہ بے آواز رونے لگی.....

میں کل ہی تم سے نکاح کر لوں گا.....پھر دیکھتا ہوں تم شیری کی کیسے ہوتی ہو.....اگر اپنی عزت زرا بھی پیاری ہے تو انکار کرنے سے پہلے سوچنا.....اس نے جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑا اور دروازہ بند کرتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا.....

رابی پیچھے روتی رہی اسے ابھی تک یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ یوسف ایسا بھی کر سکتا ہے....

وہ صبح سے بھوکی تھی یہاں آئی اسکو 6 گھنٹے گزر چکے تھے پیاس سے اسکا حلق خشک ہو چکا تھا....اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ کبھی وہ پانی کے لیے بھی ترسے گی...

.انشی اسپتال میں ایڈمٹ تھی...اس کو تقریباً تیسرا روز تھا مگر بازل اس کے سامنے نہ آیا تھا....

اس کے ہوش میں آتے ہی کومل نے اس کو سمجھایا....

دیکھو انشی مجھے نہیں پتا کہ تمہارے اور بازل بھائی کے درمیان کیا ہوا ہے..... مگر پھر بھی کہوں گی کہ داجی کو کچھ بھی بتانے سے پہلے ہزار بار سوچ لینا....

رشتہ ؟اس سب کے بعد میں اس شخص کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی میں خود اس رشتے کو ختم کر دوں گی....

ایسی گھٹیا سوچ رکھنے والے شخص کے ساتھ میں ایک پل نہ گزر سکوں گی.....

بازل کے الفاظ پھر اس کے کانوں میں گونجنے لگے تھے.....وہ دوبارہ چھلنی ہونے لگی تھی...ان الفاظ سے...

ہونہہ یہی تھی تمہاری محبت....ایک جھگڑے کی نذر کر دی تم نے....

نو سال.... جس سے محبت کی آج اس کو گھٹیا کہہ رہی ہو.... کومل نے طنز کیا....

مجھے تا عمر افسوس رہے گا میں نے ایک پنچ سوچ رکھنے والے آدمی کو چاہا... انشی نے تلخی سے کہا.....اس سے انجان کے بہت ہمت مجتمع کر کے آنے والے بازل نے ساری باتیں سن لی تھیں....

انشی بازل بھائی شرمندہ ہیں تم سوچ بھی نہیں سکتیں ان تین دنوں میں انہوں نے تمہارے لئے کتنی دعائیں کی ہیں....

بس کر دو اس شخص کی وکالت آنشی نے کومل کو ٹوکا اور دوسری جانب منہ پھیر لیا...

بازل اُلٹے پیر واپس چلا گیا.....

امجد صبح آ گیا تھا اب اس نے تیسری دفعہ یوسف سے ناشتے کا پوچھا مگر اس نے پھر انکار کر دیا....

مغرب ہونے کو آئی تھی....اسٹور روم کا دروازہ جانے کتنی بار بج چکا تھا.....

یوسف بے نیاز بنا اپنے کام میں مصروف رہا نہ ناقد کو دکھایا تھا نہ امجد کو اجازت دی تھی کہ رابی کو ناشتہ دے آئے.....

صاحب شام ہو گئی ہے اب تو چائے پی لے.....وہ منت کرتے بولا.....

گیٹ آؤٹ.....یوسف اٹھ کھڑا ہوا اور اسے جانے کا اشارہ کیا.....

لڑکی.....امجد منمنایا....

امجد کو بازو سے پکڑا اور گیٹ سے باہر چھوڑ آیا....

دو گھنٹے بعد پھر سے دروازہ بجنے لگا یوسف کو اب کے غصہ آیا.....

سلیپرز پہن کر اسٹور روم کی طرف بڑھا......

دروازہ کھولا.... تو گھپ اندھیرا لائٹ جلانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ.....

رابی نے اپنی پانچ انچ کی ہیل اتار کر اس کے سر پر دے ماری....

یوسف چونکہ اس حملے کے لیے تیار نہ تھا سر پر ہاتھ رکھ جہاں سے خون بہہ رہا تھا.... اپنے کمرے کی طرف بھاگا....

رابی نے فرار کے راستے صاف پائے تو بھاگ نکلی سینڈل پہلے ہی یوسف کو مار چکی تھی.... تبھی ننگے پاؤں گیراج تک آئی....

دوپٹہ پھنس گیا تھا....

اس نے موڑ کر دیکھنا ضروری نہ سمجھا دو تین بال ٹوٹے اور دوپٹہ پیچھے ہی گر گیا.... اندھادھند سمتِ کا تعین کیے بنا بھاگنے لگی.... ننگے پیر بھاگنے سے اس کو گھن آ رہی تھی.... اندھیرے میں کتوں کے بھونکنے کی آوازیں اس کو خوفزدہ کر رہی تھیں.... ایک رات گزر چکی تھی وہ دوسری رات نہیں گزارنا چاہتی تھی... پیاس کی شدت بھاگنے سے اور بڑھنے لگی... جانے کس طرف نکل آئی تھی دریا تھا یا سمندر بس پانی تھا... اس کے لئے یہی کافی تھا وہ پانی پینے اس طرف ہولی... کڑوا کھارا پانی وہی بیٹھ گئی.... کوئی چرند پرند نظر نہیں آ رہا تھا اس کو سمجھ نہ آیا وہ کہاں جائے.....

روتے روتے رابی کی ہچکیاں بندھ گئیں.... کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ ایسی وقت سے گزرے گی.....

وہیں بیٹھی تھی کہ دو تین نشے میں دھت آدمی اس کے پیچھے ہو لیے..... نشے میں بھی وہ اس لڑکی سے زیادہ طاقتور تھے.... وہ اور تیز بھاگنے لگی.... پاؤں شل ہونے لگے... بھوک.... پیاس.... خوف....... آنسو.... کیا نہ تھا جو اس کو کمزور بنا رہا تھا....

آنسوؤں کے آتے ہی اس کو سب کچھ دھندلا نظر آنے لگا سامنے پڑے پتھر سے وہ ٹکرائی اور زمین بوس ہو گئی.......

وہ تین آدمی بھوکے کتوں کی طرح اس پر ٹوٹ پڑنے کو تیار تھے.... کہ اچانک کسی کار کی ہیڈ لائیٹس نے اندھیری سڑک پر روشنی کر دی.... شخصیت کو دیکھ کر رابی نے کرب سے آنکھیں موند لیں.... اس کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ شکر ادا کرے ان درندوں سے کوئی بچانے آ گیا تھا یا شکوہ کرے کہ جس سے بھاگ کر آئی تھی وہ سامنے کھڑا تھا....

یوسف نے 32 پنچ ہی رابی کے اوپر جھکنے والے آدمی کو مارے تھے کہ باقی دو ویسے ہی بھاگ گئے....

یوسف نے آدمی کو زور سے مارنا شروع کر دیا.....لاتوں گھونسوں کی برسات کر دی....رابی خوف سے پھٹی آنکھوں سے یوسف کو دیکھنے لگی....

یوسف کیا کر رہے ہو؟ مر جائے گا.....بڑی مشکل سے رابی نے اسے کھینچا....

یوسف نے آدمی کو چھوڑا اور رابی کو لیے کار میں جا بیٹھا....

عثمان صاحب ٹوٹ کر رہ گئے تھے....بزنس مین کا دل نہیں لگ رہا تھا دوسری رات تھی رابی کی گمشدگی کو.....

عثمان.....رفعت نے تیسری بار آواز دی.... مگر وہ بالکنی میں کھڑے خلا میں دیکھتے جانے کہاں پہنچ چکے تھے....

آج وہ شام میں جواد کے بے حد اصرار پر آفس آ گئے تھے....ان کے دستخط کی بھی ضرورت تھی....

وہاں پر اسٹاف کی چہ مگوئیاں ان کے اعصاب پر مسلسل ہتھوڑے برسا رہی تھیں.....

تمہیں پتا ہے عثمان سر کی بیٹی منگنی والے روز بھاگ گئی....

ارے تمہیں کیسے پتہ چلا.....

لو بھلا سب کو بلایا تھا.....آدھا کراچی جمع تھا......

اچھا میں نہیں جا سکی کتنا امیزنگ سین میں نے مس کر دیا....

فلموں ڈراموں میں ھی ایسے سین دیکھے ہیں.....حسرت سے کہا گیا..

یہ جملے.....عثمان کو ایسا لگا گویا پگھلا ہوا سیسہ ان کے کانوں میں انڈیل دیا گیا ہو......

رابی ان کی طاقت تھی....مان تھا....اس کے جانے کے بعد وہ ٹوٹ کر رہ گئے تھے....یہاں تک کہ ان کے ہاں ملازمت کرنے والوں کو بھی منہ توڑ جواب نہ دے سکے تھے....

انشی گھر آچکی تھی.....بازل اس کے سامنے نہ آتا تھا.....

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کو دیکھ انشی آپے سے باہر ہو جائے اور اس کی شرمناک گفتگو داجی کے کانوں تک پہنچے......

اس سے پہلے کہ انشی داجی سے کوئی بات کرے میں ہی انکو اس رشتے کو ختم کرنے کا کہے دیتا ہوں..... آخر کار سوچنے کے بعد بازل ایک نتیجے پر پہنچا.....

انشی میں کیا برائی ہے؟ پڑھی لکھی ہے..... سلیقہ مند ہے.... باکردار ہے..... اچھی شکل وصورت بھی ہے... پھر انکار کی وجہ دماغ نے سوال کیا.....

مجھے اس سے محبت نہیں ہے؟ دل نے جواب دیا....

دماغ ہنسنے لگا..... تو پھر تمہیں لیزا سے محبت ہے؟

بازل چاہتا تھا دل ہاں میں جواب دے مگر وہاں خاموشی کا راج تھا....

ہاں مجھے لیزا سے محبت ہے..... اس نے اپنے آپ کو باور کرایا...

شیشے میں اس کا عکس اس پر ہنسنے لگا......

تم مان لو بازل.... لیزا تمہاری محبت نہیں عادت ہے.... وہ اس بات کو سمجھ چکی ہے... عدن سے شادی کر کے آگے بڑھ چکی ہے...

تم وہیں کھڑے ہو...... ہاہاہا

اس نے میرے ساتھ بے وفائی کی ہے.... مگر میں اپنی محبت کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا..... اس نے پھر جواب دیا...

ہونہہ مان لو بازل تمھیں انشی سے محبت ہے..... جس طرح دو تین دن پاگلوں کی طرح اس کے لیے دعائیں کرتے رہے.... منتیں مانگتے رہے.... یہ محبت نہیں تو کیا ہے؟

ایک مرد ہو کر اس کے تھپڑ خاموشی سے کھا لیے.... اسکی گالیاں سن لیں.... مگر اب بھی اس سے نظریں چراتے پھر رہے ہو.....

کیوں؟اس کا عکس چیخا.....

بازل نے پرفیوم کی بوتل زور سے آئینے میں دی ماری.......

نہیں ہے مجھ اُس سے محبت...... نہیں ہے.....وہ زبردستی مجھ پر مسلط کی گئی ہے.....

ثانیہ کی بھابی ثریا اور ان کی بیٹی عینی ثانیہ سے منگنی پر ہونے والے تماشے پر افسوس کرنے چلی آئیں....

تم تو عورت ہو.... سمجھتی ہو....اس بات کو کہ گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کی کوئی عزت نہیں ہوتی پھر شیری کو سمجھاتی کیوں نہیں کی اگر وہ واپس آ بھی جائے تو اس کو قبول نہ کرے.....یہ ثریا تھی....اپنی ہی بھتیجی کے بارے میں آگ اگل رہی تھیں......

بھابی میں کیا کروں وہ سنتا ہی کہاں ہے میری....جب سے رابی غائب ہوئی ہے...ایک منٹ کو ٹک کر نہیں بیٹھا.. کھانا پینا سب بھول کر اس کو ڈھونڈنے لگا ہے.....ثانیہ متفکر لہجے میں گویا ہوئیں..

اس تماشے کے بعد جواد نے ان کو اچھا خاصہ جھاڑا تھا.... تبھی ان کا سارا غرور اور تنطنہ جھاگ بن کر بیٹھ گیا تھا...

میں تو کہتی ہوں تم جواد کو سمجھاؤ.....وہ رازداری سے ثانیہ کے قریب کھسک گئیں.... عثمان بھائی بزنس میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہے....جواد کو کہو کہ سارا بزنس اپنے ہاتھ میں لے لے....اس سے اچھا موقع پھر نہیں ملے گا....

کہتی تو آپ بالکل ٹھیک ہیں بھابی.....

فکر نہ کرو تم.....جو بھی پیپرز سائن کروانے ہوں مجھے دے دینا.....میں عثمان بھائی کو ہینڈل کرنا اچھے سے جانتی ہوں اور تمہیں کونسا شیری کیلئے لڑکیوں کی کمی ہے.....اب میری عینی کو ہی دیکھ لو....رابی سے ہزار گنا خوبصورت ہے.....پڑھی لکھی ہے.....سلیقے والی انہوں نے خوش شکل عینی کو دیکھ کر کہا....

ثانیہ کی آنکھوں میں واضح چمک تھی......ثریا اپنی کامیابی پر خوشی خوشی گھر روانہ ہو گئیں.....

یوسف تقریباً فل سپیڈ پر ڈرائیو کر رہا تھا.......سنسان جنگل نما جگہ پر ان کی کار کے علاوہ کوئی دوسری کار نظر نہ آ رہی تھی....

اس کے سر پر پٹی بندھی دیکھ کر رابی کو اپنی حرکت یاد آ گئی....اب تو اس کے ہاتھ سے بھی خون ٹپک رہا تھا.....اس آدمی کو

مارتے مارتے وہ اپنا ہاتھ بھی زخمی کروا چکا تھا.... گاڑی ادھر اُدھر ڈولنے لگی تھی...رابی کے آنسوؤں کی رفتار بڑھنے لگی.....

کار میں اس کی سوں سوں سن کر یوسف ہوش کی دنیا میں لوٹا اور تیز رفتار میں چلتی کار کو بریک لگائی....

چر چر چر....کی آواز کے ساتھ کار رکی....اس نے غصے سے روتی رابی کو دیکھا.....

اور پھر گاڑی سے نیچے اتر کر اس کی جانب کا دروازہ کھل.....

اترو.....رابی سہم کر سیٹ بیلٹ کھولنے لگی....

جو اس نے کار کی سپیڈ دیکھ کر احتیاطاً باندھا تھا.....یوسف آگے جھکا اور سیٹ بیلٹ کھول کر اسے گاڑی سے نیچے اتارا......وہ لڑکھڑا رہی تھی.....ٹانگیں کانپ رہی تھیں....یوسف نے اسکو سنسان سڑک پر لا کھڑا کیا....وہ نا سمجھی سے اس کو دیکھنے لگی.....

یوسف نے پسٹل لوڈ کی.....

بھاگو.....وہ دھاڑا.....

یوسف......رابی نے سہم کر اس کو پکارا.....

میں نے کہا بھاگو.....اس نے ایک فائر زمین پر کیا.....

وہ کانپتی ٹانگوں کے ساتھ بھاگی تھوڑا سا بھاگ کر رہی وہ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے کی وجہ سے گر گئی اور وہیں بیٹھی رونے لگی....

یوسف ایک پل میں اس تک پہنچا..

کیا ہوا مجھ سے بھاگنا چاہتی تھی نہ ؟ تو بھاگو اب کیا ہوا؟ بیٹھی کیوں ہو؟...یوسف نے حیرت کا کمال مظاہرہ کیا....

رابی وہیں سڑک پر بیٹھی بلند آواز رونے لگی...... سسکنے لگی...

اس نے ایک بار پھر یوسف کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے...

یوسف مجھے....

نام مت لینا تم اپنی زبان سے میرا.... اس نے ساتھ ہی غصے سے رابی کے ننگے پیر کے پاس فائر کیا.....

رابی کانپنے لگی تھی تھوڑا پیچھے کھسکی....

.اس نے ایک اور فائر اس کے ہاتھ کے پاس کیا.... ایک اور.... ایک اور...

مگر ایک گولی بھی اس کو چھو کر نہیں گزری بہت کمال کا نشانہ تھا.....

بھاگو اب کیوں نہیں بھاگتی؟....

پھر رابی کے پیر کے پاس فائر کیا..

..

بولو! اب بھاگو گی......

نہیں اب نہیں بھاگوں گی.... پلیز فائر مت کرنا..... رابی نے کانپتے کانپتے اپنی بات مکمل کی....

یوسف نے جھک کر اس کو بالوں سے پکڑا اپنا چہرہ اس کے مقابل کر کے سرد لہجے میں بولا.....

تمہیں تو مر جانا چاہیے..... کیوں زندہ رہنا چاہتی ہو؟.... اتنی ہمت ہے کہ یہاں سے جا کر دنیا کو فیس کر سکو.....

رابی رو دی...

مجھے درد ہو رہا ہے..... چھوڑو مجھے..... اس نے اپنے بال چھڑانے کی ناکام کوشش کی.....

اتنی آسانی سے نہیں..... بالکل نہیں..... میں تو تمھیں اتنے زخم دینا چاہتا ہوں کہ تم اور تمہارے چاہنے والے.... ان زخموں کو دیکھ دیکھ تڑپیں..... پل پل مریں.... سفاک انداز بولتا.... اس کو ساتھ گھسیٹنے کے انداز میں لے کر چلتا کار تک آیا.....

شام کو انشی کمرے سے باہر نکلی تھی..... اندر رہ رہ کر وہ اکتا گئی تھی....

اب تو کومل کی شرارتیں بھی اس کو نہ ہنساتی تھیں..... کومل کا آنا جانا کم ہونے لگا تھا.... اس کی بہن کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں.... وہ کچھ مصروف تھی....

انشی نے چائے کے لیے پانی اوپر رکھا...اور پاس کھڑی رہی....پانی ابل کر دو گھونٹ رہ گیا.....

بازل نے نسرین کو کچن سے جانے کا اشارہ کیا....

آگے بڑھ کر چولہا بند کر دیا....اس کے ہاتھ سے ہوتی انشی کی نظر بازل کے چہرے پر پڑی....وہ اس کا چہرہ دیکھ کر حلق تک کڑوی ہو گئی.....باہر کی جانب قدم بڑھائے....

بازل نے اس کا کراستہ روکا.....وہ دوسری جانب سے جانے لگی...وہ پھر آگے آگیا....

کیا مسئلہ ہے آپ کا؟.....انشی نے بہت ہمت کر کے سوال کیا....

انشی میں تم سے بات کلئیر کرنا جاتا ہوں....انشی اس کے تم کہہ کر مخاطب کرنے پر حیران ہوئی....

مگر میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی...اس کے ساتھ سے ہو کر وہ باہر جانے لگی تھی کہ بازل نے اسکی کلائی پکڑ کر روکا ....

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی....اپنی اوقات میں رہو.... آئی سمجھ؟ایک جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑوا کر وہ اس پر اس کی حیثیت جتا کر باہر نکل گئی....

میری بات سنو انشی انشی وہ پکارتا رہ گیا.....

یوسف نے اس کو لا کر میٹرس پر پٹخا.....وہ جانے کو موڑا کہ رابی کی آواز نے اس کے قدم جکڑ لئے...

پانی....پلیز مجھے پیاس لگی ہے....بہت مشکل سے رابی نے درخواست کی....

یوسف بے حس بن سکتا تھا سفاک بن رہا تھا مگر اس دل کا کیا کرتا جس میں آج بھی ہمدردی کے جراثیم پائے جاتے تھے.....اور اس لڑکی کے لیے تو ہمدردی سے بڑھ کر بہت کچھ تھا....

وہ سر ہلاتا کچن چلا گیا.....فریج کھول کر اس کے لیے پانی کی بوتل نکالی اور لا کر اس کے پاس میٹرس پر اچھال دی.....

اس نے گٹا گٹ پانی کی بوتل خالی کر دی.....اب یوسف کو اس پر ترس آنے لگا.....مگر ظاہر نہ کیا.....

مجھے بھوک بھی لگی ہے....رابی نے ملتجی انداز میں کہا....

میں یہاں تمہاری فرمائشیں پوری کرنے نہیں بیٹھا.....وہ رہا فریج خود جا کر دیکھ لو جو کھانا ہے....

رابی خاموشی سے اٹھ گئی....ایک قدم بڑھایا یوسف نے اس کے پاؤں سے خون رستا دیکھا اپنے کمرے میں گیا اور فرسٹ ایڈ باکس لا کر کچن میں کاؤنٹر پر رکھا....جہاں وہ فریج سے کچھ نکالنے میں مصروف تھی....

یہ لو شاید اس کی ضرورت پڑے تمہیں....

اس کی ضرورت تو تمہیں بھی ہے....یوسف کے زخمی ہاتھ کی طرف اشارہ تھا....

اوہ شٹ اپ....اپنی یہ ہمدردیاں اپنے پاس رکھو.... نہیں تو منہ توڑ دوں گا تمہارا.....اس نے دانت کچکچائے.....

جاتے ہوئے کرسی کو ٹھوکر مار کر اپنا غصہ نکالا....

یا اللہ....یہ یوسف ہی ہے کیا؟ یا میں کوئی ڈراؤنہ خواب دیکھ رہی ہوں....اگر ایسا ہے تو پلیز میری آنکھ کھول دے....وہ روتی ہوئی کچن سے نکل گئی.... بھوک اُڑ گئی تھی....اس کو بالکل سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسکے ساتھ یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟....یوسف کس چیز کا بدلہ لے رہا تھا اس سے.....رابی کو نہیں پتا تھا....اور اتنی ہمت اس میں نہیں تھی کہ یوسف سے کچھ پوچھ کر اپنے لئے کوئی نئی مصیبت کھڑی کرتی.....

وہ اس کے ماں باپ کو تکلیف پہنچانا چاہ رہا تھا.... شیری کو ہرانا چاہ رہا تھا....وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی....اگر کچھ اس کو سمجھ آ رہا تھا تو وہ یہ کہ یہ شخص اسکا یوسف نہیں یہ تو کوئی اور ہے....جو سب کچھ برباد کرنے آیا ہے....سب ختم کرنے...

انشی نے بس داجی سے ایک ہی ضد باندھ لی تھی کہ.....مجھے ویر کے پاس بھیج دیں یا پھر ان کو کہیں کہ واپس آ جائیں.....ان کا بزنس ہی ختم نہیں ہوتا...اتنا پیسہ کما کر کیا کرنا ہے....جب دو وقت کی روٹی نہیں گھر والوں کے ساتھ کھا سکتے...

ارے میرے بچے کو کیا ہوا ہے؟ اتنا اداس کیوں ہے۔؟....انہوں نے پاس بیٹھی انشی کو اپنے ساتھ لگایا...

تھوڑا سا سہارا پا کر انشی زارو قطار رونے لگی.... آج وہ اتنا روئی کے داجی کا کُرتا گیلا ہو گیا....

داجی نے اس کو رونے دیا....وہ چاہتے تھے کہ وہ دل ہلکا کر دے....کومل نے داجی کو بتا دیا تھا کہ اس کا پیر پھسلا وہ گر گئی تھی اور میز کا کونہ اسکے سر پر لگا.....مگر داجی نے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے تھے....وہ جانتے تھے کہ ضرور بازل اور انشی

کے درمیان کوئی بات ہوئی ہے.. دونوں ایک دوسرے سے کھنچے کھنچے رہتے تھے....ان کو لگا کہ ابھی وہ بات انشی ان کو بتادی گی....

مگر کافی دیر بعد وہ بولی بھی تو کیا....

داجی میرے بابا کہاں ہیں؟ وہ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آتے.... ممل کو گھر سے کیوں نکالا......یوسف بھائی کو کیوں نکالا...ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان سب کی واحد وجہ خالہ ہوں...بتائیں داجی....

اس کے سوال داجی کے ذہن پر ہتھوڑے برسانے لگے...

انشی بیٹا جو جیسا ہے چلنے دو....پرانے زخموں کو مت کریدو....نانا کی جان....اس سے کچھ حاصل نہ ہو گا.....سوائے تکلیف کے...اور داجی اپنی جان کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے.....انہوں نے اس کے آنسو صاف کر کے ماتھے پر بوسا دیا....

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے داجی...

.اور میرے پاس تمہارے سوالوں کے جواب نہیں ہیں.....انشی نے شکایتی نظروں سے انکی جانب دیکھا اور کمرے سے چلی گئی.....

یوسف نے دوبارہ اسٹور روم کا لاک نہیں لگایا تھا....رابی کی آنکھ کھلی تو خود کو اس جگہ پا کر کچھ دیر تک سمجھ نہ پائی... کہ وہ کہاں ہے اُٹھ کر بیٹھی تو جیسے یاداشت بھی واپس آگئی تھی.. ہلکی ہلکی باتوں کی آواز آرہی تھی سامنے ہی یوسف کا کمرہ تھا دروازہ کھلا ہوا تھا.....

امجد اور ہوسف بیڈ پر بیٹھے تھے....امجد اس کے ہاتھ پر بینڈ یج کر رہا تھا.....

تم کیوں ماؤں کی طرح میرا خیال رکھنے لگے رہتے ہو.....پٹی باندھتے امجد دیکھا......

کیوں کہ آپ نے بھی میرا بہت خیال رکھا ہے امجد کے لہجے میں لشکر تھا....

اچھا!! جب میرا دل چاہتا ہے نکال باہر کرتا ہوں تم کو پھر بھی صبح ہوتے چلے آتے ہو......یوسف خود ہی اپنی برائیاں کرنے لگا......

مجھے پتا ہے..... سر..... آپ تب غصے میں ہوتے ہیں ویسے بھی آپ میرے محسن ہیں یتیمی کے بعد آپ نے میری اور میری بہنوں کے سر پر ہاتھ رکھا..... ورنہ کام تو میں آپکا کوئی نہیں کرتا..... امجد نے وضاحت کی.۔...

خیر اب تم مجھے شرمندہ نہ کرو..... ایکچوئلی میں کل بہت ڈسٹرب تھا..... اور اسی وجہ سے سارا غصہ تم پر نکال دیا.... یوسف معذرت خواہنا لہجے میں بولا.....

کوئی بات نہیں سر..... امجد بینڈیج کر کے چیزیں سمیٹنے لگا.....

ناشتہ لاؤں آپ کیلئے؟.... اس نے اٹھتے ہوئے پوچھا...

ہاں لے آؤ..... یوسف نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں..... سر اس لڑکی کو بھی دے آؤں ناشتہ.... امجد نے ڈرتے ڈرتے پوچھا...

تو سچ یہ ہے کہ اس لڑکی کے لئے اتنی مسکے مار رہے تھے..... یوسف نے اسکو گھورا اور ایک کشن دے مارا....

امجد مسکراتا ہوا باہر نکل گیا... رابی ان کی ساری باتیں سن چکی تھی امجد کو آتا دیکھ اسٹور روم میں گھس گئی.... رابی کو اس وقت اپنی ذات اتنی حقیر معلوم ہو رہی تھی کہ اس کا دل چاہا کہ ابھی یوسف آکر ایک فائر کر دے.... اس قید سے آزاد تو ہو....

اس کا تو نوکر بھی مجھ سے اچھا ہے جس کے ساتھ وہ اتنا نرم خو..... اور ہنستا مسکراتا باتیں کر رہا تھا....

اور میں....

دفع ہو جہنم میں جائے وہ اور اس کا نوکر.... میں اپنا مقابلہ اسکے نوکر سے کر رہی ہوں.... اپنی سوچ پر لعنت بھیجتی... منہ دھونے چل دی....

یوسف نے امجد کو سارے انتظامات شام تک مکمل کرنے کو کہا وہ آج ہی رابی سے نکاح کرنا چاہتا تھا.... کیوں کہ داجی کے فون پر فون آرہے تھے کہ انشی روئے جا رہی ہے..... وہ بہت بیمار ہے.... تمہیں بہت یاد کر رہی ہے.... جلدی گھر آؤ.... میں اسکو مزید نہیں سنبھال سکتا.....

یوسف کے تو ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے.... انشی میں اس کی جان تھی....اس کا کل سرمایہ تھی وہ... جس کی وجہ سے وہ آج سانس لے رہا تھا.... جس نے اسکو جینا سکھایا تھا.....اس کے لاڈ اُٹھائے تھے...وہ اس اسے چھوٹی ہو کر بھی اس کے ماؤں کی طرح لاڈ اٹھاتی تھی....اپنے ہاتھوں سے کھلاتی....وہ فون اٹینڈ کرنے کے بعد مسلسل پریشان تھا....انشی کو کالز کی مگر اس نے ایک بھی پِک نہیں کی....اور مسیج چھوڑ دیا.....

آپ اگر آج واپس نہ آئے تو میں کبھی آپ سے بات نہیں کروں گی....اس کے پیغام نے تو یوسف کے چھکے چھڑا دیئے تھے.... تین چار دن میں ایسا کیا ہو گیا ہے جو انشی اتنی ڈپریس ہے....

امجد گواہان کا انتظام ہوا...؟

یس سر....میرے دوست ہیں....

ٹھیک ہے...

کب تک آئیں گے مولوی صاحب؟

دس پندرہ منٹ میں.....یوسف اسٹور روم کی طرف بڑھا.....

رابی گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی....اس کا پورا وجود ہچکولے لے رہا تھا... مطلب باخبر ہو چکی تھی..

اگر پتا چل ہی گیا ہے تو پھر اٹھ کر اپنا حلیہ بھی درست کر لو....یوسف دروازے میں ہی کھڑا کھڑا بولا..

راوی نے سر اُٹھا کر سامنے کھڑے کالے کپڑے شلوار میں اس وجیہہ شخص کو دیکھا....جب اسکے دونوں ہاتھ خالی دیکھے اور تسلی ہو گئی کہ ریوالور اس کے پاس نہیں ہے تو بولی.....

نہیں کروں گی....کیا کر لو گے؟.....نوکر نہیں ہوں میں تمہاری....آئی سمجھ....

وہیں بیٹھی زور سے چیخی....

ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر اس نے ریوالور نکال کر اس پر تان دی....ساتھ ہی جان لیوا مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا.....

نشانہ بہت کمال کا ہے میرا کہو تو عملی مظاہرہ کرو.....

ہاہاہا...

رابیل نے اپنے پورے وجود پر کپکپاہٹ محسوس کی......ڈر کے مارے کھڑی ہوئی....

اور اس وقت کو کوسا جب زبان کھولی تھی...

کیا ہوا؟ میرے پرانے نشانیے یاد آ گئے ہیں کیا؟

....یوسف نے اپنے اور اس کے درمیان موجود فاصلے کو سمیٹا اور پسٹل اس کی صراحی دار گردن پر رکھ دی...جہاں ایک کالا تل بیٹھا مسکرا رہا تھا....رابیل نے تھوک نگلا....

یوسف نے پسٹل اور زور سے اس کی گردن میں گاڑھ دی....خوف کے مارے رابی کے ہاتھ پیر سرد پڑ گئے تھے...وہ جم گئی تھی...

ارے حد ہے اتنا ڈرتی کیوں ہو موت سے.... حلق پھاڑ قہقہ لگایا...

دیکھو رابی آدھی عزت تو گنوا چکی ہو.....جو بچی ہے اس کو بھی گنوانے پر تلی ہو......کیوں کر رہی ہو اپنے ساتھ یہ دشمنی؟ مائی پرنسز.....پسٹل اس کے چہرے پر رینگنے لگا......ٹپ ٹپ آنسو گرنا شروع ہو گئے...

یو.....سف....رابیل نے زبان کی لڑکھڑاہٹ پر بڑی مشکل سے قابو پا کر اس کا نام پکارا.....

پٹاخ....زناٹے دار تھپڑ پڑا....وہ فرش پر جا گری.... پکڑ کر اٹھایا...

کہا تھا نا....میرا نام نہ لینا...

نہیں تو منہ توڑ دوں گا تمہارا.....

کہا تھا کہ نہیں؟..... جھنجوڑا..

کہا تھا... بمشکل بولی....ایک اور تھپڑ....وہ پھر گری....

پھر کیوں بلایا؟....اس نے دوبارہ مقابل کیا....

امجد پیچھے ہی چلا آیا...وہ دروازے کی اوٹ میں کھڑا تھا جانتا تھا کہ انشی کی وجہ سے پریشان ہے.... کہیں ساری کھولن اس نازک وجود پر نہ نکل جائے اور وہی ہو رہا تھا....

امجد اب ڈر رہا تھا اس کو روکنے سے......

سر مولوی صاحب آ گئے ہیں....

دفع ہو جاؤ یہاں سے.....رابی کو چھوڑ کر وہ مڑا اور اس پر دھاڑا رابی موقع پاتے ہی واش روم میں بھاگ گئی....

انشی داجی سے ہونے والی جھڑپ کے بعد سے کمرے میں بند تھی.....بازل الگ شرمندہ شرمندہ گھوم رہا تھا.....کومل بھی نہیں آنی تھی ورنہ اس سے ہی کچھ کا ڈھارس ہو جاتی.....

بازل بیڈ پر بیٹھا تھا...سامنے کافی کے تین مگ خالی پڑے تھے....باہر کے ملک میں رہ کر بھی سگریٹ نوشی اور گرل فرینڈ جیسی خرافات سے کوسوں دور تھا..اس لئے جب بھی ٹینس ہوتا کافی پی لیتا....دستک دی گئی....

آ جائیں....بازل نے اجازت دی اور پاؤں سمیٹ کر اٹھ بیٹھا....

داجی خیریت مجھے اپنے کمرے میں بلا لیتے....اتنی سیڑھیاں چڑھنے کی تکلیف کیوں کی؟ آپ نے اس نے ان کو بیٹھنے کی جگہ دی....

نہیں بازل میں ابھی اتنا بھی کمزور نہیں ہوں کہ اپنے 23 سال کے سمیٹے ہوئے سرمائے کو اس طرح بکھرتا دیکھتا رہوں.۔

بازل سمجھ گیا کہ انشی کی بات کر رہے ہیں....

اس کا سر جھک گیا..

مجھے سچ بتاؤ بازل کیا چل رہا ہے تم دونوں کے درمیان....

میں تمھارے پاکستان آنے کا مطلب شادی سمجھا تھا.....پھر یہ سب کیا ہے؟

(خاموش کیوں بیٹھے ہو؟ بول دو کہ تم انشی کو قبول نہیں کرو گے...وہ زبردستی تم پر مسلط کی گئی ہے...بولو نا خاموش کیوں ہو....بولو...اس کا دماغ اسے جھنجھوڑنے لگا..)

داجی مجھے معاف کر دیں.... پلیز مگر میں یہاں یہ رشتہ ختم کرنے آیا ہوں....

بازل کا سر جھکا ہوا تھا...

تو یوں کہو نا بیٹا کہ دبئی سے پاکستان آپ کی پگڑی اچھالنے آیا ہوں....

نہیں داجی..... ہاتھ اٹھا کر انہوں نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا....

تمہیں پوری اجازت ہے بازل تم بھی میری عزت کو روند کر جا سکتے ہو.. جو شخص خود اپنی عزت نہ سنبھال سکے... اس کی عزت پھر کوئی نہیں سنبھالتا...

رفعت گھر سے بھاگی نہیں تھی... ہاں غلطی ضرور کی تھی مگر ایک حادثے نے اس غلطی کو گناہ میں بدل دیا.... وہ اس کو سب بتاتے گئے بازل پر جیسے جیسے انکشافات ہوتے جا رہے تھے وہ حیران ہوتا گیا....

ہاں یہ سچ ہے میں نے خود ہی اپنی بیٹی پر تہمت لگا کر اس کو اپنے گھر سے نکال دیا.... صرف اس وجہ سے کے میں لوگوں کو رشتہ داروں کو کیا کہوں گا کہ ایک سال سے وہ کہاں تھی.... اور آج وہی رشتے دار میرا حال نہیں پوچھنے آتے.... جن کی وجہ سے اپنی دونوں بیٹیوں کھو دیں میں نے.... وہ رونے لگے زندگی میں ایک بار اس کے باپ کے سامنے گڑگڑائے تھے اور آج بازل کے سامنے.....

داجی میرا مقصد آپ کا دل دکھانا نہیں تھا.... مجھے معاف کر دیں.... بازل شرمندہ ہوا....

مجھے تمہاری معافی کی نہیں بلکہ تمہاری مدد کی ضرورت ہے....

کیسی مدد؟

یہی کہ جو کچھ تم نے انشی سے کہا اس کی معذرت کر کے اس کا دل اپنی طرف سے صاف کر لو..... بازل نے سر جھکا دیا وہ اس بے بس اور لاچار بزرگ سے کیا کہتا کہ اس کے انکار کی وجہ یہ سب نہیں تھی.....

یہاں نکاح ہوا وہاں یوسف لاہور کیلئے روانہ ہونے لگا..... امجد جو ڈپلی کیٹ کیز ہیں تمہارے پاس گھر کی وہ مجھے دے دو....

امجد نے بغیر چوں چرا کیے چابیاں اس کے حوالے کر دیں.... اب تم اپنے گھر جاؤ.... امجد سر ہلاتا چلا گیا....

یوسف اپنا بیگ گھسیٹتا رابی کے پاس چلا آیا.....

فریج میں کھانے کا سامان موجود ہے..... تین چار دن تمہارے گزر جائیں گے... جتنا رونا ڈالنا ہے ڈال لینا.... بھاگنے کی کوشش بھی کر لینا.... وہ طنزیہ مسکراتا کہہ رہا تھا...

کیا؟ تم کہاں جا رہے ہو؟... مجھے یہاں اکیلے سنسان جگہ پر چھوڑ کر... رابی شاکڈ تھی....

شکر کرو رابی بی بی تم یہاں ایک محفوظ گھر میں ہو.... کسی یوسف کی طرح تمہیں سڑک پر رات گزارنی نہیں پڑے گی..... سرد لہجے نے رابی کو وہ رات یاد کروا دی... جب یوسف کو اس نے بد تر حالت میں دیکھا تھا..... تب صرف رابی تھی جس نے اسکی مدد کی تھی اور آج وہ سب کو چھوڑے اس ہی سے بدلے لے رہا تھا.... یوسف مزید کچھ کہے بغیر تالا لگا کر چلا گیا....

گھر میں موجود ہر کمرے کو تالا لگا ہوا تھا سوائے اسٹور روم کے ویران گھر رابی کو خوف آنے لگا....

آس پاس کوئی آبادی نہیں تھی یہ سوچ اس پر کپکپاہٹ طاری کر گئی..

یوسف نے آتے ہی سب لاؤنج میں پھینکا اور دا.جی سے انشی کا پوچھنے لگا.....

بیٹا آرام سے فریش ہو جاؤ پھر مل لینا اس سے........ دا.جی نے پریشان صورت یوسف کو دیکھ کر کہا....

یوسف ان کی بات نظر انداز کرتا انشی کے کمرے کی سیڑھیاں چڑھنے لگا......

انشی..... بھائی کی جان..... دروازہ کھولو...... پلیز.....

اس نے بے صبری سے دروازہ پیٹ ڈالا......

بازل نے اپنے کمرے سے یہ منظر صاف دیکھا تھا...... وہ تو ان بہن بھائی کی جان لٹا دینے والی محبت پر حیران ہوتا تھا......

اگر انشی نے سب کچھ یوسف کو بتا دیا تو...... اللہ نہ کرے..... وہ اتنا اچھا دوست ہے میرا..... جزباتی بھی بہت ہے.... اگر اس نے سب ختم کر کے مجھے یہاں سے نکال دیا تو..... دماغ میں وسوسے جنم لینے لگے....(تو نکال لینے دو تم کونسا مرے جا رہے ہو یہاں رہنے کے لیے یہی تو چاہتے ہو یہاں سے سب رشتے توڑ کر واپس چلے جاؤ) اسکا عکس پھر اسے لتاڑنے لگا...

میں واپس جا کر کیا کروں گا؟ لیزا تو شادی کر چکی ہے.... اس نے سوچا...

اپنی محبت سے وفا.....جواب اسکے عکس نے دیا اور بازل پر ہنسنے لگا...

یوسف کے لفظ بہن پر جواد ابھی تک اٹکے ہوئے تھے.....شیری سے زبردستی یوسف کا فون نمبر لیا.. مسلسل کوشش کرتے رہے مگر کوئی جواب نہیں آیا اور جواد میں اتنی ہمت نہ تھی کہ لاہور جا کر دا جی کا سامنا کرتے.....

ثانیہ نے ثریا کی باتیں من وعن جواد کے کانوں میں انڈیلنا شروع کر دیں.....جواد ثانیہ کی باتوں میں آنے لگے تھے....انہوں نے بزنس میں گھپلے شروع کر دیے...ہر پروجیکٹس سے عثمان کو دور رکھتے....بزنس پر اتنا قابض ہو گئے کہ آسمان کو پتہ ہی نہیں چلا کب اندر اندر وہ سب کچھ جمع کرنا شروع ہو گئے...دو تین پروجیکٹس میں لوس کا سارا ملبہ عثمان کی غفلت پر ڈال کر دو تین مہینے تک آنے والا منافع اپنے ذمے لگوا چکے تھے.....

عثمان کو رابیل کے بھاگنے پر ابھی تک یقین نہیں آیا تھا...انہوں نے ایک تھانے میں خفیہ رپورٹ درج کرا دی تھی....وہ مسلسل اس کو ڈھونڈنے میں لگے ہوئے تھے....

شیری نے ہنگامہ مچا رکھا تھا....

ہو نہ ہو اس سب کے پیچھے یوسف کا ہاتھ ہے....رابی کے غائب ہونے کے پیچھے یوسف ہی ہے....ہم اسکے خلاف ایف آئی آر کٹوا سکتے ہیں انکل....وہ عثمان صاحب سے مخاطب تھا....

یوسف رابی کو کیسے اغوا کر سکتا ہے....؟وہ تو اسی رات کراچی آیا تھا اور تم نے ہی بتایا تھا کہ اس کو تم نے بلایا تھا.....

ہاں مگر...

اگر مگر کچھ نہیں شیری....ہوش سے کام لو جوش سے نہیں...

یوسف ایک با اثر بندہ ہے اب وہ کوئی عام انسان نہیں رہا...جس پر ہم اغوا کا الزام لگا کر پرچہ کٹوا دیں گے...ہمیں اس سے پنگا لینے کی صورت میں شدید نقصان بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے....جواد نے کہا...

آفس روم میں عثمان اور جواد بیٹھے تھے....شیری بھی یہیں ان سے بات کرنے چلا آیا تھا....

آپ تو کہیں گے بیٹا جو ہے آپکا.....

شیری....زبان کو لگام دو....جواد دھاڑے...

ہونہہ....شیری چئیر کو لات مارتا آفس سے نکل گیا....

عثمان اپنی کنپٹی سہلانے لگے...

انشی نے دروازہ کھولا....

یوسف اس کی حالت دیکھ کر سکتے میں آ گیا تھا.....

بکھرے بال....سوجی آنکھیں....زرد پڑتے ہونٹ یہ اس کی انشی تو نہیں تھی.....

انشی یہ کیا حال بنا رکھا ہے اپنا....؟

یوسف نے اس کے بال سمیٹ کر اس کو اپنے کشادہ سینے میں سمو لیا...

کیوں اپنے ویر کی جان لینے پر تُلی ہوئی ہو؟....بولتی کیوں نہیں کیا ہوا ہے؟....یوسف کے لہجے میں خودشے بول رہے تھے....

انشی ہچکیوں سے رو رہی تھی..یوسف سے اسکو سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا...

یہاں بیٹھو اس نے انشی کو خود سے الگ کر کے بیڈ پر بٹھا دیا...سائڈ ٹیبل سے جگ اٹھایا اور گلاس میں پانی انڈیل کر اسکی طرف بڑھایا....انشی کے ہاتھ کپکپا رہے تھے....یوسف نے خود گلاس اس کے منہ سے لگا دیا.....

انشی بتاؤ کیا ہوا ہے؟ کسی نے کچھ کہا ہے....وہ اس کی حد سے زیادہ حساس طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا.....

مجھے بتائیں میرے بابا مجھ سے ملنے کیوں نہیں آتے؟...مجھے اس سوال کا جواب چاہیے؟....اس نے یوسف کی شرٹ مٹھیوں میں بھینچی ہوئی تھی....اس سے سوال کر رہی تھی...

انشی کا سوال سن کر یوسف سکتے میں آ گیا تھ....اجس بات کا ڈر تھا وہی ہوا....جس سوال سے یوسف بچتا آیا تھا....جس سوال کا جواب اس نے داجی کو دینے سے منع کر رکھا تھا...آج وہی سوال اسکے سامنے کھڑا اس کی بے بسی کا مزاق اڑا رہا تھا....

یوسف بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ جس دن انشی کو پتہ چلا کے اس کا باپ اس کی پیدائش سے بے خبر ہے.....اسی دن وہ سب چھوڑ چھاڑ اپنے باپ کے پاس چلی جائے گی اور وہ کبھی اپنی جان سے عزیز بہن کو اس غافل شخص کے پاس نہیں بھیجنا چاہتا تھا...اس کے باپ نے اس سے اسکی ماں چھینی تھی وہ اس سے اسکی بیٹی چھین لینا چاہتا تھا کچھ تو خسارہ ان کے حصے میں بھی آنا چاہئے تھا....

بتائیں....بھائی....بتائیں...بابا نے آپ کو گھر سے کیوں نکالا؟....مجھے بتائیں...انشی تڑپ رہی تھی اپنے سوالوں کے جوابات جاننے کے لیے....یوسف کا ہاتھ اس کے کندھے سے ہٹا تھا...ساتھ ہی وہ کھڑا بھی ہو گیا...انشی شاکڈ ہو کر اس کو دیکھنے لگی...

یوں کہو انشی کہ تم ویر کے زخم ادھیڑنا چاہتی ہو......چاہتی ہو کہ وہ دوبارہ ان اذیتوں کا شکار ہو....پھر تڑپے....روئے....چلائے...اپنے بھائی کی تکلیف دیکھنا چاہتی ہو....؟اس کے لہجے میں درد ہی درد تھا..انشی تڑپ اٹھی....

نہیں ویر....میں....بات کاٹ دی گئی...

پھر بتائو کیوں تم نے یہ سوال اپنے ویر سے کیے؟.... جھوٹ مت بولنا انشی...اگر اپنے بھائی سے ذرا سی بھی محبت کرتی ہو تو.....

بازل...وہ بول گئی....اس کی اتنی ہمت کہ وہ تم سے اس قسم کے گھٹیا سوال کرے....یوسف غصے سے اکھڑ گیا....باہر کی جانب لپکا....

نہیں ویر رکو.... آپ کو خدا کا واسطہ...بڑی مشکل سے قابو کر کے وہ اسے واپس کمرے میں لائی....

کیوں روکا مجھے پوچھنے دیتی اس سے کہ اس کی اتنی اوقات کہ وہ میری بہن سے یہ سوال کرے...

وہ چیخا....

وہ آپ کی بہن کا شوہر ہے..... آپ کی بہن اس سے محبت کرتی ہے....یہ ہے اس کی اوقات...سنا آپ نے....وہ روتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گئی...یوسف اس کے پاس نیچے ہی بیٹھ گیا...

انشی تم رونا تو بند کرو پلیز..... مجھے تکلیف ہوتی ہے تمہارے رونے سے...... وہ ملتجی انداز میں بولا.....

پہلے آپ وعدہ کریں کہ بازل کو کچھ نہیں کہیں گے..... وعدہ کریں....

اس سے وعدہ کرتا.... کمرے سے نکل گیا.....

جس طرح اُس نے رابی کو رلایا تھا.... تڑپایا تھا.... قدرت نے اسی طرح اس کی سب سے عزیز ہستی کو رولایا تھا.... اس کی بہن آج سے پہلے کبھی زندگی میں اتنا نہ روئی تھی...

اس خالی مکان میں سوائے رابی کے کوئی نہ تھا..... اتنی بڑی ہو کر بھی کبھی گھر میں اکیلی نہ رہی تھی..... ہر وقت رفعت اسکے پاس ہوتی تھیں..... دوست ہوتے تھے بابا ہوتے تھے.... شیری ہوتا تھا..... جو اسکو کبھی تنہا نہ چھوڑتا تھا.... اسکو رونا آنے لگا....

سب فساد کی جڑ شیری ہے.... یوسف نے کہا تھا کہ میں اور دوست بنالوں مگر شیری کے ساتھ نہ کھیلوں... پھر بھی میں اس کے ساتھ کھیلتی رہی اس کو اپنا دوست بنالیا.... اپنا ہمسفر بنانے چلی تھی....

یوسف اس ہی چیز کا بدلہ لے رہا ہے مجھ سے.... ہاں.... اس کا ہی... مگر....

اُس نے کبھی مجھ سے نہیں کہا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے....

یوسف دنیا کا واحد شخص ہو گا.... جس نے محبت کا اظہار نہیں کیا تھا... مگر محبوب پر بے وفا کا لیبل ضرور لگا دیا تھا.......

بھاڑ میں گئی محبت.... دو تین سال کی دوستی تھی ہماری بس..... میں دس گیارہ سال کی.... مجھے کیا پتا تھا کہ محبت کیا ہے.....

مجھے کیا پتا تھا کہ یوسف کے واپس ضرور آؤں گا کے پیچھے کیا مطلب ہے... ہاں میں بے قصور ہوں.... پھر مجھے سزا کیوں مل رہی ہے..... مجھے تم جیسے سفاک پتھر دل انسان سے دوستی کرنے کی سزا مل رہی ہے.....

آج رابی کو گئے 6 دن ہو گئے تھے.... عثمان آنکھیں موندے رابی کی شرارتیں یاد کر رہے تھے..... رات کے نو بج رہے تھے مسلسل بجتے فون نے ان کو حقیقت کی دنیا میں بڑی بے دردی سے پٹخا....

انہوں نے فون ریسیو کیا..

عثمان صاحب ایک لڑکی کی ڈیتھ بوڈی ملی ہے حلیہ بالکل آپ کی بتائی ہوئی معلومات کے مطابق ہے....ہائیٹ ڈریس بالکل ویسا ہی ہے...البتہ ہم چہرے کی شناخت نہیں کر سکے...بہت بری طرح ہونے والے ایکسیڈنٹ نے اس لڑکی کا چہرہ بگاڑ رکھا ہے....

پھر بھی آپ آکر تصدیق کر لیں....فون بند ہو چکا تھا...

ان کا پورا جسم لرزنے لگا تھا وہ رفعت کو بتائے بغیر کار لے کر نکل گئے...وہ بہت تیز ڈرائیو کر رہے تھے....ان کے ہاتھ کانپنے لگے....کانوں میں مختلف الفاظ گونجنے لگے...

سر عثمان کی بیٹی بھاگ گئی....گھٹیا خاندان....آدمی کے ساتھ بھاگی....ایک ڈیتھ باڈی ملی ہے.....میں تو بابا کی پرنسز ہوں...باپ کی بد دعا لگی ہے.....بیٹی....بھاگی....ڈیتھ....بوڈی...بد دعا...گھٹیا.....پرنسز...الفاظ گڈ مڈ ہونے لگے....

اسٹیئرنگ پر ان کا کنٹرول کھونے لگا گاڑی ڈولنے لگی تھی اور.......

ایک ایکسیڈنٹ نے ان کی جان بچالی تھی مگر دوسرا ایکسیڈنٹ انکی زندگی نہ بچاسکا..اس طرح عثمان اپنی زندگی کی بازی ہار گئے تھے اپنی پرنسز کو سب مشکلات میں تنہا چھوڑ گئے تھے....

#####یوسف صبح انشی کے پاس آیا زبردستی اس کو اپنے ساتھ ناشتہ کروایا اور ہلکی پھلکی گفتگو کر کے اس کا موڈ بحال کیا....اس کو لیے آفس آگیا تھا اور اسکو اپنے ساتھ لئے پھرتا رہا....پہلے بھی کئی دفعہ وہ آفس آچکی تھی...یہاں دو تین گرلز سے اس کی اچھی دوستی تھی اس کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا...رات ایک بزنس ڈنر میں بھی یوسف اس کو اپنے ساتھ لے گیا...ارحم ہمدانی کی نظریں مسلسل اس کے چہرے کا طواف کرتی رہی تھیں...یوسف ڈیلنگ کرنے میں مصروف دھیان نہ دے سکا...انشی نے ناگواری کا مظاہرہ کیے رکھا....مگر وہ بھی ڈھیٹ بنا رہا واپسی پر انشی کی فیورٹ آئس کریم کھا کر وہ گھر لوٹے....

بازل سو رہا تھا اس لئے صبح اس سے دونوں میں سے کسی کی ملاقات نہ ہو سکی تھی.....وہ دونوں گھر آئے تو بازل سامنے صوفے پر بیٹھا چینل سرچنگ کر رہا تھا....یوسف اور انشی کو خاموشی سے سیڑھیاں چڑھتے دیکھا تو ٹھٹکا یوسف کے پیچھے اس کے کمرے میں چلا آیا....

یوسف....اس نے کوٹ اتارتے یوسف کو پکارا...

یوسف نے کوئی جواب نہ دیا اپنے کام میں مصروف رہا....

مجھے پتہ ہے تم مجھ سے ناراض ہو میں تم سے معذرت کرنا چاہتا ہوں۔...یار وہ سب میں نے غصے میں کہہ دیا تھا....میں ہر گز انشی کو ہرٹ کرنا نہیں چاہتا تھا....وہ مسکین صورت بنا کر بولا...

اچھا...یوسف نے سنجیدگی سے کہا اور الماری کھولے نائیٹ ڈریس نکالنے لگا... آج اس نے انشی کو تنگ نہ کیا تھا...

اس نے سب یوسف کو پکڑ اپنی طرف متوجہ کیا....

یوسف میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے.... مگر اس میں کہیں تم لوگوں کا بھی قصور ہے.... تم لوگوں کو انشی کو سچ بتانا چاہیے تھا....بازل نے کہا...

فار یور کائنڈ انفارمیشن.....میں نے اس کو خالہ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے اور یہ بھی کہ اس وجہ سے مما کو گھر....... آگے وہ بول نہ سکا...

تو یہ کیوں نہیں بتایا کہ انکل ابھی تک انشی کی پیدائش سے بے خبر ہیں... ان کو پتا ہی نہیں کہ ان کی کوئی بیٹی بھی ہے...

چپ...خاموش... آہستہ بولو...انشی کو یہ بات نہیں پتہ چلنا چاہیے....وہ رازداری سے بولا...

مگر کیوں؟ بازل نے سوال کیا...

یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا...

اچھا نہ بتاؤ یار... مگر پلیز یار اپنا بی ہیویر تو بدلو میرے ساتھ....اور تم کو میری مدد کرنی چاہیے انشی کو منانے میں...اس نے مصنوعی ناراضگی سے کہا...

کیوں میں کیوں کروں مدد؟ جب پوچھتا تھا کہ کیا باتیں ہو رہی ہیں تب دونوں مجھے دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینکتے تھے اور اب.... یوسف نے گھورا...

چل نہ یار..... جانے دے... بازل ڈھٹائے سے مسکرایا....

########یوسف کو دس دنوں کے لیے آسٹریلیا جانا تھا... اس سے پہلے وہ رابی کو ٹھکانے لگانا چاہتا تھا....

کل رات کی فلائیٹ تھی... صبح میں کراچی کی ٹکٹس کنفرم کروائیں... اور لاؤنج میں آ گیا...

یار رابی چائے تو پلاؤ....

آپ کی بہن کے تو مزاج ہی نہیں ملتے.... دیکھیں اتنے دنوں بعد آئی ہوں.... پھر بھی خود چائے بنانی پڑی..... کومل نے یہ یوسف سے شکوہ کیا.... بازل بھی یوسف کے ساتھ والے صوفے پر دراز تھا.... اور کومل کی باتوں پر مسکرا رہا تھا...

داجی بھی کمرے سے نکل آئے..... انشی بھی چائینز سمسوں کی ڈش پکڑے مسکراتی ہوئی کچن سے برآمد ہوئی.... بہت دنوں بعد گھر میں موجود کشیدگی ختم ہوئی تھی....

کومل نے چائے سب کو سرو کی سوائے بازل کے.... جو آخری صوفے پر دراز تھا.... اور کومل کی سیاست پر مسکرا رہا تھا...

انشی زرا یہ چائے تو بازل بھائی کو پکڑاؤ.... مجبوراً وہ دانت کچکچائے اٹھی اور چائے کا کپ پلیٹ میں رکھے بازل کو پیش کیا....

بازل نے پلیٹ کے نیچے موجود اس کے ہاتھ کو تھام لیا... کومل داجی اور یوسف کو اپنی بہن کی شادی کی تیاریوں کی تفصیل بتا رہی تھی... کوئی بھی انکی طرف متوجہ نہ تھا....

انشی کے ہاتھ میں لرزش پیدا ہوئی اس نے گھور کر بازل کو دیکھا... جو دلفریب مسکراہٹ لیے اسی کو دیکھ رہا تھا... اس نے اپنا ہاتھ کھینچا...

بازل نے بہت مشکل سے کپ سنبھالا... گرم گرم چائے چھلکی تھی اور بازل کا ہاتھ جلا گئی تھی..... وہ سی بھی نہ کر سکا....

انشی اپنی حرکت پر دلکشی سے مسکراتی واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھی.... جیسے کہہ رہی ہو کہ آیا مزہ....

اُف کومل میں کیسے آ سکتا ہوں ایک ہفتے بعد تو شادی ہے..... دس دن کے لیے میں آسٹریلیا جا رہا ہوں...

تو پھر انشی کس کے ساتھ آئے گی کومل نے منہ بسورا...

بیٹا آپ فکر نہ کرو.....بازل اور انشی مل کر سارے فنکشنز اٹینڈ کریں گے....داجی نے فیصلہ سنایا...

چائے انشی کے حلق میں پھنس گئی....بازل مسکرانے لگا.....

#######یوسف جیسے ہی کراچی ائیر پورٹ پر اترا....اس نے امجد کو فون کھڑکا دیا...

جی سر ابھی پہنچا....

اسٹور روم میں موجود چھپکلی کی وجہ سے رابی کی کچن کے پاس بستر لگائے لیٹی تھی... صبح کے کوئی نو بج رہے تھے....یوسف نے جیسے ہی لاک کھولا....وہ ہڑبڑا کر اٹھ گئی...وہ اب بے فکر نیند نہیں سوتی تھی... ہلکی سی آواز پر اسکا چڑیا جیسا دل سہم سا جاتا تھا...چھ دن ہو گئے تھے وہ انہیں کپڑوں میں ملبوس تھی....اسکی حالت اتنی رحم کے قابل تھی کہ یوسف نے دوسری نظر اس ڈر سے نہیں ڈالی کہ کہیں حوصلہ نہ بکھر جائے.... کہیں وہ اسکے زخموں پر تڑپ نہ اٹھے....تڑپ تو وہ اب بھی رہا تھا نہیں کر رہا تھا مگر ظاہر نہ کر رہا تھا......

اٹھو!!....وہ فوراًاُٹھ کھڑی ہوئی....امجد جاؤ کار نکالو.....پیچھے آتے امجد کو حکم دیا.....وہ چلا گیا...

وہ رابی کے سر پر پہنچا.....

کچھ دیر میں تم آزاد ہو جاؤ گی....مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تم جا کر کس کو کیا بتاتی ہو.....اگر سچ بتا دوں گی تب بھی کسی میں اتنی جرات نہیں کہ میرے گریبان پر ہاتھ ڈالے.....

اس نے یوسف کا گریبان پکڑ لیا....میں تمہیں نہیں بخشوں گی....میں یہاں سے نکل کر بابا کو سب بتا دوں گی اور تم پر اغواء اور زبردستی نکاح کا......ہاہاہا......

وہ بات کاٹ کر زور سے ہنسنے لگا.... آہستگی سے اپنے کالر سے اسکے ہاتھ ہٹا کر...اس کو بازو سے پکڑ کر قریب کرتے بولا....

کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ میں نے تمہیں اغوا کیا ہے؟....چلو مان لیا کہ یہ بات ثابت ہو جاتی ہے......نکاح کا کیسے ثابت کروں گی؟.... چیلنج کرتی نظروں سے دیکھتے گویا ہوا...

کچھ بھی نہیں تمہارے پاس ثبوت کے طور پر...... ہونہہ تم اب بھی وہی 12 سال کی رابی ہو.... ڈرپوک اور بیوقوف... اپنے بابا کی انگلی پکڑ کر چلنے والی.... اس نے جھٹکے سے اس کو چھوڑا....

اب تم جاسکتی ہو..... رابی کو سمجھ نہیں آئی کہ قسمت نے کیسا کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ وہ آزاد آئی تھی اور اب اس کے نکاح میں قید ہو کر جا رہی تھی....

امجد نے اسکو ایک گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد سڑک پر اتار دیا جہاں سے اس کو اغوا کیا تھا..... وہاں پہلے سے ہی ایک ٹیکسی کھڑی تھی اس نے رابی کو بیٹھنے کا کہا..... ڈرائیور کو کچھ ہدایات دیتا اپنی کی طرف چل پڑا.....

ڈرائیور نے رابی کو بلکل اس کے گیٹ کے سامنے اتارا..... گھر کے آس پاس بہت سے لوگ جمع تھے لان میں بھی دریاں بچھی ہوئی تھیں.... رونے کی آوازیں باہر تک آ رہی تھیں.... آہوں سسکیوں سے بنگلہ گونج رہا تھا رابی کا دل بہت زور سے دھڑکا کچھ بہت برا ہو گیا ہے....

باہر کچھ مرد اس کی طرف متوجہ ہوئے... اب وہ آپس میں چہ مگوئیاں کرنے لگے رابی تک ان کی آوازیں نہ پہنچ سکی..... وہ اندر کی جانب بھاگ گئی...

رفعت میت کے ساتھ لپٹی بین ڈال رہی تھیں... چیخ رہی تھیں... رو رہی تھیں.... عثمان آپ مجھے تنہا چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں.... عثمان میری بات مانے اٹھ جائیں.... وہ پھر رونے لگیں اور ایک ہی تکرار جاری تھی..... اٹھ جائیں عثمان.... اٹھ جائیں....

رابی وہیں دروازے میں ڈھے گئی...

بابا.... بہت سی عورتوں نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا اور آپس میں شروع ہو گئیں اس کی وجہ سے اسکا باپ مر گیا... دیکھو کتنی ڈھٹائی اور بے شرمی سے واپس آ گئی.... پاس بیٹھی عورت کی آواز رابیل تک پہنچی... نہیں...... نہیں.... وہ کانوں پر ہاتھ رکھے کھڑی ہوئی.... نہیں مارا میں نے اپنے باپ کو..... میں نے نہیں مارا.....

میرے بابا نہیں مر سکتے.....

https://www.urdunovelshub.com/

بابا....

بابا....

عثمان کی میت کی طرف بھاگی...رفعت نے اس کو دور دھکیلا.....وہ لڑکھڑا گئی تھی....

دفع ہو جاؤ یہاں سے..... تمہارے جیسی اولاد ہونے سے اچھا تھا ہم بے اولاد رہتے.... اپنے باپ کو کھا گئی.....ڈوب مرو تم.......تم کیوں زندہ ہوا ابھی تک رفعت تو دیوانی ہو گئی تھیں.... تھپڑوں کی برسات کر دی..... آگے بڑھیں اور رابی کی گردن دبوچ لی.....

مما آپ مار دے مجھے.... مگر یقین کریں میں نے اپنے بابا کو نہیں مارا.....میں کیسے مار سکتی ہوں.... اپنے بابا کو.....

رفعت.....رفعت.....کیا کر رہی ہو؟ عثمان کی بھابی نے آکر بمشکل رابی کو ان کے شکنجے سے آزاد کروایا....

وہ بھاگتی ہوئی گئی اور عثمان کے چہرے سے چادر ہٹا دی.....رابی کی چیخوں سے پورا عرش گونج اٹھا.....بابا.....بابا..... آپکی پرنسیز آئی ہے.....بابا....اٹھ جائیں.....وہ پکارتی رہی..... مگر جواب نہ آیا بابا..... آپکی رابی آئی ہے.....اٹھے نا....وہ ان کی چارپائی سے لپٹ گئی....

چلو میت کو لے جانے کا وقت آگیا ہے.... عثمان کے بھائی اندر آئے.... نہیں.... کوئی میرے بابا کو لے کر نہیں جائے گا....

عثمان کے بھائی نے غصے سے رابی کو پیچھے دھکیلا.....بند کر اپنا یہ ڈرامہ اور چارپائی اٹھالی.....

کلمہ شہادت

رابی پیچھے بھاگی...

کلمہ شہادت...

میرے بابا کو مت لے کر جاؤ.......میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی.... خدا کا واسطہ تم لوگوں کو چھوڑ دو میرے بابا کو.....

روتے روتے گیٹ میں ہی نیچے گر گئی....

بہت سے لوگوں کو اس کی حالت پر ترس آیا تھا.... اس نے ہفتہ پہلے والا منگنی کا برائیڈل ڈریس زیب تن کر رکھا تھا..... جگہ جگہ دھول مٹی لگی تھی.. پھٹا ہوا... چہرے پر زخموں اور انگلیوں کے نشان..... پیروں پر چھالے....

ایک عورت نے آخر کہہ ہی دیا اس کی حالت دیکھ تو نہیں لگتا کہ یہ بھاگ گئی تھی....

حد کرتی ہو تم بھی ظاہر ہے اب ایسی حالتوں بنا کر ہی آئے گی..... تم نہیں جانتیں یہ گھر سے بھاگنے والی لڑکیاں اپنی واپسی پر کیسی کیسی کہانیاں گڑھتی ہیں.... اب بول دی گی کہ اغوا ہو گئی تھی.... ہونہہ..

کہتی تو تم ٹھیک ہو...

########یوسف کی پیکنگ تو انشی پہلے ہی کر چکی تھی.... وہ تو بس نظر ثانی کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی امپورٹنٹ فائلز اور لیپ ٹاپ رکھ رہا تھا....

بازل بغیر دستک دیے اندر آ گیا.... اور بیڈ پر بازوؤں کے بل لیٹ کر منہ یوسف کی طرف کر لیا تھا....

وہ مسلسل سیب کھاتے یوسف کو گھورے جا رہا تھا.... اب کے یوسف بھی زچ آ گیا تھا...

کیا تکلیف ہے تجھے؟.... اس نے گھر کا... وہ ہنسنے لگا..

ناراض کیوں ہوتا ہے؟ میں تو دیکھ رہا تھا کہ سالے صاحب کسی ہیرو سے کم تو نہیں ہیں.... پھر بھی ابھی تک کنوارے ہضم نہیں ہو رہا.... بازل نے مصنوعی حیرانی لہجے میں سمو کر کہا....

یوسف کے سامنے ڈرا سہا حسین چہرہ آیا اور پل بھر میں غائب ہو گیا....

دفع.... میرا کوئی موڈ نہیں..... ایسی خرافات پالنے کا..... یوسف نے کہہ کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا.....

اچھا سن نا.... یوسف نے نظر انداز کیا......

شہزادے سن تو..... بازل نے لوفرانہ انداز اپنایا....

ابے کیا تکلیف ہے تجھے؟ یوسف چڑا تھا..... بازل نے اس کے چڑھنے پر قہقہہ لگایا.....

یار صلح تو کراتے جا..... اتنے دن بعد آئے گا تو..... تب تک دیواروں سے سر پھوڑوں گا کیا؟..... بازل کی بات کا مطلب سمجھتے ہی یوسف شریر ہوا....

ناک رگڑ جا کر شاید مان جائے..... یوسف نے اسکو جلایا....

میں... انگلی سے اپنے طرف اشارہ کیا..... ناک رگڑوں وہ بھی تیری بہن کے سامنے.... نووے.... بازل اسکے جواب پر جی بھر کر کڑا....

یوسف ہنسنے لگا....

کومل کی بہن کی شادی پر سارے فنکشنز اسکے ساتھ اٹینڈ کرنا... اور اسکو شاپنگ پر بھی لے جانا.... مان جائے گی... بڑی معصوم ہے میری بہن.... یوسف کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی....

ہونہہ بہت ہی معصوم ہے.... بازل بڑبڑایا....

کچھ کہا؟.... یوسف نے گھورا...

نہیں تو اس نے زور زور سے سر نہ میں ہلایا....

کچھ کہنا بھی نہیں ورنہ..... ہوسف نے مکا دِکھایا....

آج عثمان صاحب کا سوئم تھا بڑے بھائی نے سارا انتظامات سنبھال رکھے تھے.....

رابی کے آنسو ہی نہیں تھم رہے تھے اس کی ملازمہ بار بار آتی....

گڑیا بی بی.... کھانا کھالو....

بابا کے ساتھ کھاؤں گی وہ زار و قطار رونے لگتی..... اس کی ہچکیاں بندھ جاتی....

ابھی تو مجھے بتانا تھا بابا آپ کو کہ آپکی پرنسز کے ساتھ کتنا ظلم ہوا ہے.... کبھی کسی نے اونچی آواز میں بات نہیں کی.... وہاں میں نے اس شخص کے دھڑ دھڑ تھپڑ کھائے... کبھی دو قدم کار کے بغیر نہیں چلی اور وہاں سے نکلنے کے لیے گھٹنوں ننگے پاؤں

بھاگ گی.... بابا آپکی رابی وہاں پانی کو ترسی...... وہ رونے لگی..... چیخنے لگی.... آسمان پر تارے دیکھتے وہ ان میں اپنے بابا کو ڈھونڈنے لگی....

بابا دیکھیں آپ کی رابی کتنی زخمی ہے.... کتنی چوٹیں آئی ہیں اس کو.... اس نے آستینیں اوپر کر کے خراشیں دیکھیں.... ننگے پیر بھاگنے سے آپکی رابی کے پیروں پر چھالے پڑ گئے ہیں..... بابا..... آپ اپنی پرنسز کو اکیلے چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں.... ابھی تو آپ نے میری جنگ لڑنی تھی..... اپنی رابی کی قسم واپس آجائیں.... مر جاؤں گی میں...... ابھی تو میں نے آپ کو اپنی بے گناہی کا یقین دلانا تھا.... آپ مجھ سے بدگمان ہی چلے گئے.... وہ سسکنے لگی.... دھاڑیں مار مار روی تھی.... رفعت کا کلیجہ پھٹنے کو تھا اس کی یہ حالت دیکھ کر انہوں نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا..

بابا ہمیشہ اپنی پرنسز کے ساتھ رہیں گے.... ان کو یقین تھا کہ تم ان کا مان نہیں توڑ سکتی..... وہ تم سے بدگمان نہیں گئے میری جان..... اور مجھے بھی تمہاری بے گناہی پر یقین آگیا ہے..... وہ اسکو سمیٹنے لگی اس کے بال سہلانے لگی....

######بازل اور یوسف کی نوک جھونک جاری تھی کہ انشی اندر چلی آئی.... یوسف کے کمرے میں وہ بغیر دستک دیے چلی آتی تھی....

بھائی یہ تو شرٹس بھی رکھ لیں اور یہ جیکٹ بھی.... اپنے دھیان میں آتی انشی بیڈ پر لیٹے بازل کو نہ دیکھ پائی.... جوں ہی اس پر نظر پڑی آدھی بات منہ میں ہی رہ گئی.... وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا..

یوسف کھانسنے کی ایکٹنگ کرنے لگا...... انشی سنبھلی....

میں آپ کو یہ دینے آئی تھی....

ہٹیں میں خود ہی رکھ دو ورنہ آپ نے ساری ترتیب خراب کر دینی ہے.... وہ یوسف کو پرے دھکیل کر ترتیب دینے لگی.....

بازل کی نظریں مسلسل اس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں.... انشی بھی کنفیوز نہ ہوئی... بھرپور اعتماد سے اپنے کام میں مصروف رہی.... چہرہ سرخ ضرور ہو گیا تھا...

یوسف جان بوجھ کر منظر سے غائب ہو گیا....

بھائی یہاں.....

انشی مڑی اور یوسف کو کمرے میں نہ پا کر حیران ہوئی....

شرٹس رکھ کر جانے لگی.... باذل آدھا بچا سیب اسکو دے مارا.... سیب انشی کے سر پر لگا اور زمین بوس ہو گیا..... انشی کا پارہ ہائی ہوتا دیکھ باذل مسکرایا.... وہ تو یہی چاہتا تھا کہ کسی طرح انشی اس سے بات کر لے بے شک لڑے ہی سہی....

مینرز نہیں ہیں آپکو؟ اس نے غصے سے باذل کو گھورا....

تھے کبھی مگر اب ایک المینرز ڈلڑکی کو ڈونیٹ کر دیئے ہیں..... انشی اسکا اشارہ سمجھ... بپھر کر اس کے سر پر آ پہنچی....

آپ کے کہنے کا کیا مطلب ہے؟ اس نے وہ ادھ کھایا سیب باذل پر اچھالا....

یہی کہ آپ کتنی ان رومینٹیک ہیں... آئیں بیٹھیں پیار کی کچھ باتیں کریں..... دلفریب مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر بولا گیا....

انشی اس کے بات بدلنے پر تپ گئی.....

لوفر..... بے شرم...

وہ کہتی کمرے سے نکل گئی.... اپنے پیچھے اس کو باذل کا قہقہہ سنائی دیا تھا...

عثمان صاحب کو گزرے ہفتہ ہو گیا تھا...... سب ڈرائینگ روم میں جمع تھے... عثمان کے بڑے بھائی ...ان کی بیوی.... بہن ثریا اور اس کا شوہر سب موجود تھے..... یہاں تک کہ جواد بھی....

دیکھیں بھابی ہفتہ ہو گیا ہے ہمیں یہاں آئے اور ہم لوگ محلے والوں کی باتیں سن کر بھی خاموش ہیں کس کس کی زبان پکڑیں گے کس کس کو بتائیں گے کے رابی بھاگی نہیں بلکہ......

خیر چھوڑیں اصل مدعے کی طرف آتے ہیں وہ یہ کہ رابیل کے ساتھ جو ٹریجیڈی ہو چکی ہے.... اس کے بعد آپ دونوں اکیلی خواتین کا یہاں رہنا مناسب نہیں ہے.... یہ ڈیفنس بھی کسی محلے سے کم نہیں... آپ میری بات سمجھ رہی ہیں نہ.... آخر میں وہ دھیمے لہجے میں رفعت سے مخاطب ہوئے....

رفعت میں چاہتی ہوں کہ تم اور رابی ہمارے ساتھ لاہور چلو.... جہاں عثمان پہلے رہتا تھا آج بھی وہ پورشن خالی ہے... عثمان کی بھابھی رفعت کا ہاتھ پکڑے بولی....

انہوں نے رابی کو دیکھا...وہ پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی....

رفعت بھابھی میں ہر مہینے آپ کو ایک معقول رقم بھجوادوں گا اور آپ کی شیئرز ویسے ہی محفوظ رہیں گے..... جواد بولے... بزنس کی فکر تم نہ کرو رفعت وہ میں دیکھ لوں گا..... تمہیں اور رابی بیٹا کو کوئی تنگی نہ ہو گی.... منافع تم لوگوں کو ہر مہینے وقت پر ملے گا.... بھروسہ رکھو..... ثریا کے شوہر مخاطب ہوئے....(یہ ماں بیٹی جائیں تو ہمارا راستہ صاف ہو..)

رفعت سنتیں سب کی جا رہی تھیں بولی کچھ نہیں.....

چلو پھر یہ طے ہوا کہ بھابی اور رفعت ہمارے ساتھ جا رہے ہیں.... عثمان کے بھائی نے فیصلہ سنایا....

#########

ماما مجھے لاہور نہیں جانا انکلٹ اس گھر سے کہیں نہیں جانا.... یہاں بابا کی یادیں بستی ہیں...انکی خوشبو اس گھر میں جا بجا بکھری ہے.....

پیکنگ کرتی رفعت کے ہاتھ سست پڑ گئے....وہ بیگ سائڈ پر کیے اسکے پاس آ بیٹھیں....

رابی میری جان بابا کی یادیں گھر سے نہیں بلکہ آپ کے دل سے جڑی ہیں.... جہاں آپ جاؤ گے ان کی یادیں آپ کے ساتھ جائیں گی.....رابی سر ہلا کر رہ گئی....

آج کومل کی بہن کی بارات تھی..... داجی انشی کے پیچھے پڑے ہوئے تھے.... جاو تیار ہو جاؤ وہ برا سا منہ بنائے...پاپ کارن کھاتی رہی... داجی نے اس کے ہاتھ سے پاپ کارن باکس واپس لے لیا...اٹھو جائو چینج کرو....

داجی میں نہیں جاونگی بازل کے ساتھ...وہ ایسی ہی تھی داجی اور یوسف کے سامنے وہ کچھ بھی کہنے سے جھجھکتی نہیں تھی.... جیسے ابھی کہہ گئی تھی.....

وہ بعد کی بات ہے.... تم جا کر تیار ہو....

نسرین....انہوں نے ملازمہ کو آواز دی....

جی بڑے مالک...وہ جھٹ حاضر ہوئی.....

جاؤ....بی بی کو کمرے میں لے جاؤ... تیاری میں ان کی مدد کرو...

آئیں چھوٹی بی بی....

ہٹو میں خود چلی جاؤنگی.....کوئی مجھے سکون سے نہیں بیٹھنے دیتا....وہ بڑبڑاتی چلی گئی...

داجی نے لمبی سانس لی اور صوفے پر بیٹھ گئے.....دو گھنٹے بعد بازل بھی آگیا....

کیا ہوا ڈئیر داجی....وہ انکو دیکھ مسکراتا ہوا....صوفے پر آبیٹھا....

کچھ نہیں بس صاحبزادی کے نخرے اٹھا رہے ہیں....

بازل سر کھجا کر رہ گیا....

جاؤ تم بھی جا کر تیار ہو جاؤ... آٹھ تو بج گئے ہیں....

بازل چینج کرنے چلا گیا...

نو بج گئے....اسکو لان میں ادھر ادھر ٹہلتے.... مگر انشی نہ آئی تو وہ غصے سے اسکے کمرے میں بغیر دستک دیے چلا آیا.....

غصے سے تنے ہوئے چہرے کی ساری سلوٹیں سامنے بلڈ ریڈ اینڈ لائٹ اسکن کلر کے خوبصورت فراک میں کھڑے حسین اور دم بخود کر دینے والے وجود کو دیکھ کر غائب ہو گئیں...وہ مبہوت رہ گیا....اجاڑ حلیے میں پھرنے والی انشی اتنی حسین بھی لگ سکتی ہے....بازل کا ہاتھ ابھی تک ہینڈل پر جما ہوا تھا....اور نظریں ڈریسنگ کے سامنے کھڑے وجود پر.....

مینرز نہیں ہیں آپ کو کسی کے کمرے میں انٹر ہونے سے پہلے اجازت لی جاتی ہے....انشی نے فوراً دوپٹہ بیڈ سے اٹھا کر گلے میں ڈالا....ساتھ ہی اسکی جھاڑ بھی کر دی...

جب سامنے قاتل حسینہ کھڑی ہو تو مینرز کا لیکچر نہیں بلکہ......بات کاٹ دی گئی....

آپ میں کوئی شریفوں والی بات نہیں ہے لوفر کہیں کے....انشی بگڑی....

انشی تم مجھے کسی بھی نام سے پکار لو لوفر مت کہا کرو....وہ چڑا تھا.....انگلی اٹھا کر وارن کیا....

کیوں نہ بلاؤ...؟انشی بھی دو قدم آگے بڑھی اور انگلی اٹھا کر بولی.....حرکتیں دیکھیں ہیں آپ نے اپنی....ہزار بار بولوں گی لوفر لوفر لوفر.....

وہ بھی چڑانے والے انداز میں بولی.....بازل نے اسکا ہاتھ پکڑ پیچھے کمر پر باندھ دیا.....

آہ آہ....انشی چیخنے لگی.....

چھوڑیں....

اب بولو....بازل نے چیلنج کرتی آنکھوں سے دیکھا...

داجی....انشی دروازے کی جانب دیکھ کر بولی....بازل نے فوراً چھوڑ دیا اور پیچھے مڑا....

ڈرپوک....انشی اسکو چڑاتی ہوئی کمرے سے بھاگی.....

چھوڑوں گا نہیں....پھر پورے راستے وہ اسے تنگ کرتا رہا....اللہ اللہ کر کے وہ ہال پہنچی....

ہال پہنچ کر انشی بازل کو فراموش کیے.....پوری دلجمعی کے ساتھ فکشن کا حصہ بنی ہوئی تھی....کومل اسکو ساتھ ساتھ لیے پھرتی رہی......بازل کی نظریں بس اسی پر تھیں....اسی وجہ سے وہ پینٹ کوٹ میں ملبوس ایک ہینڈسم شخص کو بار بار انشی کو دیکھتا محسوس کر گیا تھا.....وہ خاموش بیٹھا رہا....

بارات کے استقبال کے لئے سب لڑکیاں پھول پکڑے گیٹ کی طرف چل دی.....بازل کا باہر جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا.....وہ وہیں بیٹھا رہا....

اسکی نظر سامنے پڑی انشی پھولوں سے بھری پلیٹ پکڑے باہر کی جانب چل پڑی تھی....اس شخص نے انشی کا راستہ روکا....

ہیلو مس انشراح.....اس نے ہاتھ بڑھایا....بازل کا خون کھولنے لگا....میں ارحم ہمدانی یاد آیا....اپنے بڑھے ہاتھ کا جواب نہ پا کر وہ تعارف کروانے لگا....

نہیں....انشی رکھائی سے کہتی آگے بڑھنے لگی کہ وہ پھر سامنے آگیا..

اسطرح اگنور تو نہ کریں....وہ اسکے چہرے کو نظروں کی زد میں لیے بولا....جو ڈائمنڈ ائیر رنگز کی پڑنے والی چمک سے دمک رہا تھا...مقابل کا دل اسکا چہرہ چھو کر محسوس کرنے کو چاہا....

ہیلو مسٹر کوئی پرابلم....بازل انشی کے برابر آ کھڑا ہوا.....

ارحم جیسے ہوش میں لوٹا....

نو پرابم برادر....وہ انشی کو ایک نظر دیکھتا چلا گیا...

کون ہے یہ؟

جانتی ہو اسے؟

کیا کہہ رہا تھا؟

بازل نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی....

انشی نے ایک کا بھی جواب نہ دیا اور گھورتی ہوئی چلی گئی....

اسکے بعد بازل کی نظریں مسلسل ارحم ہمدانی کی حرکتوں پر ٹِکی رہیں....

وہ پانچ لڑکیوں کا گروپ اسٹیج پر کھڑے گروپ فوٹو بنوا رہا تھا....جن میں انشی بھی موجود تھی....بازل نے ارحم ہمدانی کو اپنے سمارٹ فون کے کیمرے میں انشی کو فوکس کرتے دیکھا.....بس یہاں اسکی برداشت جواب دے گئی تھی....

اس نے پیچھے سے ہی ارحم کا کالر پکڑے اسے نیچے گرایا اور اسکا سیل فون زور سے اسٹیج پر دے مارا..اسکے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے....

آس پاس مہمان اکٹھے ہونے لگے....

بازل نے ارحم کو گریبان سے پکڑ کر اپنے مقابل کیا....

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کی پکچرز لینے کی....

بازل چھوڑیں اسے پلیز.... انشی نے بڑی مشکل سے اسکو گھسیٹا.... یہ تو ارحم کی عقلمندی تھی کہ چپ چاپ کھڑا رہا ورنہ تماشا طویل ہو جاتا....

پارکنگ میں آکر اس نے انشی کا ہاتھ جھٹکا.... جو اسے بازو سے پکڑے لا رہی تھی....

یار شیری تجھے ہو کیا گیا ہے.... کیوں بیکار ضد لگائے بیٹھا ہے.... علی نے اس کا پلان سنتے ہی سر پیٹ لیا....

وہ یہاں پکڑ میں نہیں آنے والی.... میں اسکے پیچھے لاہور گیا... کہیں بھی جا سکتا ہوں.....

مما کو سمجھایا.. بابا کو..... رابی کو مسلسل کالز کیں..... مگر کوئی جواب نہیں..... اس کے گھر گیا... مگر کوئی میری سننے کو تیار نہیں... اب میں انکو اپنے طریقے سے سمجھاؤں گا..... یوسف اپنی ہار کا تماشا دیکھنے کو تیار ہو جاؤ.... وہ پل پل اس آگ میں جل رہا تھا کہ رابی لاہور جا رہی ہے جہاں یوسف ہے.... وہ رابی کو اس سے چھین لے گا.... مگر نہیں آج تک جو مجھے پسند آیا وہ میرا ہوا ہے...

...میں نے اپنے جیسی چیز یوسف کو نہ لینے دی تو.. اپنی محبت کیسے اسکی جھولی میں ڈال دوں..... سب ابھی تک رابی کے نکاح سے بے خبر تھے اور اس سے بھی کہ اسکو غائب کرنے کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا... کیوں کہ رابی نے ابھی تک اپنی زبان نہ کھولی تھی....

بازل نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی.... وہ بھی اسکے غصے سے سہمی ہوئی... فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھی...

مجھے آئسکریم کھانی ہے.... انشی نے ڈرتے ڈرتے کہا....

بازل نے تیوری چڑھا کر اسے دیکھا غصے کی شدت سے اسکا چہرہ ابھی تک سرخ تھا....

انشی ابھی تک اسکے الفاظ میری بیوی پر سوچ رہی تھی.... کس طرح اس نے اتنے لوگوں میں اپنے رشتے کا اقرار کیا تھا.... اگر اس سے بھی روبرو کہہ دے کہ اپنے رشتے کو تسلیم کر چکا ہوں تو کیا جائے گا اسکا.... ہونہہ منہ ٹوٹ جائے گا... جناب کا اقرار کرنے سے... کھڑوس کہیں کا.... کار رکنے پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی...

بازل نے آئسکریم پارلر کے سامنے کار روکی اور اب خود اتر کر اسکی جانب کا دروازہ کھولا...

آؤ....

نہیں کھانی مجھے.... انشی نے منہ دوسری جانب کر کے ناراضگی کا اظہار کیا.....

انشی لوگ دیکھ رہے ہیں.... اس نے اکا دُکا لوگوں کو اپنی جانب متوجہ پا کر کہا....

وہاں بھی لوگ دیکھ رہے تھے.... اسکے پاس بھی سب جواب موجود تھے....

اچھا... سوری میری غلطی تھی... آخر کو اس نے ہار مان ہی لی... جب دل ہار چکا تھا تو پھر یہ تو معمولی بات تھی....

انشی نے ائیر رنگز اتارنے کو ہاتھ بڑھائے...

یہ کیا کر رہی ہو؟... بازل نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکی کوشش ناکام بنائی اور ساتھ ہی کار سے نیچے کھینچا....

آپکو یہاں کے حالات کا نہیں پتا اینڈ یہ ڈائمنڈ کے ہیں.... اس نے بازل کو بتایا...

مجھے بس اتنا پتا ہے کہ یہ تم پر اچھے لگ رہے ہیں اور اب انکو نہیں اتارو گی.... وہ مسکراتا ہوا اسکا ہاتھ پکڑے اندر چل پڑا....

دونوں نے آئسکریم کھائی.... ایک دوسرے کی غلط فہمیاں دور کرتے... گلے شکوے کرتے کب 12:30 ہو گئے انہیں پتا ہی نہ چلا... اور نہ یہ پتا چل سکا کہ کوئی مسلسل ان پر نظر رکھے ہوئے ہے....

رفعت اور رابی لاہور ایئرپورٹ پر موجود عثمان کے بڑے بھائی ارسلان کا ویٹ کر رہی تھیں.. مگر انہوں نے ڈرائیور بھیج دیا.... رابی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں رفعت کو بہت کچھ جتلایا تھا.... وہ سر جھٹکتی گاڑی میں جا بیٹھیں.....

دوسری طرف یوسف اس سے انجان کے اس نے کسی سے اُسکے گھر کی چھت چھین لی ہے... اپنی کامیابیوں کے جھنڈے گاڑھ رہا تھا....

بس یہ چھوٹی سی غلط فہمی جس کو محبت کا نام دیکر ہمارے رشتے کو جھٹلاتا آیا تھا.... مگر لیزا نے یہ غلطی نہ کی اور اب شادی کر چکی ہے میں نے بھی زندگی میں آگے قدم بڑھا دیئے..... اور یہ جان گیا کہ نکاح سے مضبوط کوئی رشتہ نہیں.... بازل آج ساری

غلط فہمیاں دور کر رہا تھا.... دونوں اتنے مگن تھے کہ معلوم ہی نہ ہو سکا کہ کوئی ان کی کار کو ٹریس کر رہا ہے..... اچانک فائر کی آواز کے ساتھ ان کی کار رک گئی.... فائر ڈائریکٹ کار کے ٹائر پر کیا گیا تھا..... سنسان سڑک پر ان کی کار روک دی گئی..

ایک نقاب پوش بائیک سے اترا اور پسٹل دکھا کر بازل کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا.... وہ دبئی کا پلہ بڑھا.... پہلی بار ایسی صورتحال میں پھنسا تھا....

کیا بھائی کیوں پریشان کر رہے ہو؟.... بازل بولا...

اس نقاب پوش نے آگے والے ٹائر پر گولی چلائی اور شیشے سے ہاتھ ڈال کر بازل کا گریبان پکڑ لیا....

چل بے نیچے اتر رشتے داریاں نہ نکال ورنہ یہیں بھیجے میں ٹھوک دوں گا.....

سالہ بھائی بول کر اموشنل کر رہا ہے.....

باہر نکل.....

بازل پلیز بحث مت کریں انشی کی حالت غیر ہونے لگی..... یہ اسکے ساتھ بھی پہلا اتفاق تھا.... یوسف تو ہر وقت ریوالور ساتھ رکھتا تھا... مگر یہاں بازل تھا....

بازل نیچے اتر آیا.... دوسرا نقاب انشی کی طرف بڑھا.....

چل بی بی جلدی اتار..... یہ ڈائمنڈ کے ہیں نہ؟ اس نے انشی کے جھمکوں کو چھوا.....

ساتھ ہی انگلیاں انشی کے گال کے ساتھ مِس ہوئیں....

بازل نے ایک زور دار تھپڑ اس نقاب پوش کے جڑ دیا....

خبردار جو اس کو ہاتھ بھی لگایا..

اوئے زیادہ ہیرو نہ بن..... دوسرا ساتھی فوراً بیچ میں آگیا... اس سے پہلے کہ وہ بازل پر فائر کرتا....

انشی نے اپنے ایئر رنگز.... سونے کی چوڑیاں... پرس... سیل فون سب ہڑبڑا کر دے دیا....

دوسرے ساتھی نے بازل کا بھی والٹ نکالا اور پرس... سیل فون لیے.. بازل پر پسٹل تانے دوست کو بولا....

چل گرم نہ ہو کام ہو گیا ہے.... مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا....

ارے چھوڑ یار.... کیوں جان کے پیچھے پڑ گیا ہے بیچارے کی...... اس نے اپنے ساتھی کو کھینچ بائیک پر بٹھایا.....

ایسے ہی چھوڑ دوں.... سالا.. کمینہ.. میرے کو تھپڑ مارا....

اس شخص نے چلتی بائیک سے بغیر مڑے فائر کر دیا.... زوردار آواز سنسان سڑک میں گونجی.....

پیچھے کھڑے دو نفوس میں سے کس کو لگی ہے.... وہ زندہ ہے کہ مر گیا.... اس نے دیکھنا ضروری نہ سمجھا.......

ب.....ا.....ز.....ل.......انشی کی آواز اندر ہی کہیں دب گئی.....

گولی بازل کے بازو پر لگی.....

خون ایسے بہنے لگا جیسے کوئی پانی کا فوارہ ہو...... انشی نے آس پاس نظر دوڑائی.... کوئی نہ تھا... اللہ کو مدد کے لیے پکارا....

یااللہ.... میرے مالک... میری مدد فرما.... اس نے اپنے محبوب شوہر کو بے ہوش ہوتے دیکھا....

یااللہ میری کسی بھی نیکی کے صلہ میں اس وقت میری مدد کر دے... اندھیری سڑک پر اسے دور سے ایک کار آتی نظر آئی.... اسے لگا جیسے اللہ نے اسکی دعا سن لی ہو.... وہ بھاگتی ہوئی سڑک کے بیچ ہاتھ جوڑے کھڑی ہو گئی... اگر ڈرائیور بروقت بریک نہ لگاتا تو وہ دوسرے جہان پہنچ چکی ہوتی...

کیا ہوا....

پیچھے بیٹھی رفعت بولیں....

وہ کوئی لڑکی آ گئی ہے کار کے سامنے...

ہٹو میں دیکھوں... رفعت نیچے اترنے لگیں...

نہیں بی بی جی.... آدھی رات سنسان سڑک ہم کسی سازش کا شکار بھی ہو سکتے ہیں...

تم بیٹھے رہو... میں جا رہی ہوں آج کل کے لوگوں میں انسانیت نام کی کوئی چیز نہیں رہی.... وہ ڈرائیور کو لتاڑتی باہر نکل گئیں... رابی غائب دماغی سے کار میں بیٹھی رہی...

میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں... آپکو اللہ کا واسطہ میری مدد کریں.... میرے شوہر کو گولی لگی ہے.....

وہ.....وہ....دیکھیں...

انشی نے کار کے بونٹ کے ساتھ لڑھکے بازل کی طرف اشارہ کیا.....

تم فکر نہ کرو... ہم ابھی اسکو ہسپتال لے جاتے ہیں.....

ڈرائیور....باہر آؤ....رفعت نے اندر دبکے بیٹھے ڈرائیور کو آواز لگائی

داجی....

انشی بھاگتی ہوئی ان کے ساتھ جا لگی...

داجی بازل.... آگے آنسوؤں نے بولنے نہ دیا....داجی نے اس کی سوجی آنکھیں دیکھیں....

بیٹا... اللہ سے دعا کرو... حوصلہ رکھو....داجی نے اسکے بال سہلاتے ہوئے خود سے الگ کیا....

کبھی وہ کہتی تھی کہ وہ اس گھٹیا شخص سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی...اور اب...اب وہ اسی کے لیے تڑپ رہی تھی....رو رہی تھی...

ڈاکٹرز نے آپریشن سٹارٹ کر دیا تھا.....

ڈرائیور رابی کو اسکے تایا کے گھر چھوڑ آیا تھا... مگر رفعت اس معصوم لڑکی کو چھوڑ کر نہیں جا پا رہی تھیں...ایک عجیب سی کشش تھی جو انکو اس لڑکی کی طرف کھینچ رہی تھی....

انشی بیٹا سنبھالو خود کو....اور وہ خاتون کہاں ہیں...میں انکا شکریہ ادا کروں... کون کرتا ہے کسی کے لیے آج کل کے دور میں اتنا...

انشی نے کوریڈور کی طرف اشارہ کیا....

وہ اس طرف بڑھ گئے...

اسلام و علیکم بیٹا...

سر جھکائے... تسبیح کرتے بیٹھی عورت کو سلام کیا....

اس عورت نے چہرہ اوپر کر کے سامنے کھڑے بزرگ کو دیکھا....

آنکھیں پتھرا گئیں بلکہ ان کا پورا جسم پتھر کا ہو گیا.... وہ سانس روکے سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگیں... مقابل کا بھی کچھ یہی حال تھا....

رفعت ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر ان کے سینے سے جا لگیں....

بابا... مجھے معاف کر دیں.... بابا... میں آپ کی رفعت ہوں... پہچاننے سے انکار مت کیجیے گا.... وہ رونے لگی....

انشی حیرت سے قدرت کا یہ اتفاق دیکھنے لگی....

میں کیسے نہ پہچانوں تمہیں رفعت... میری بیٹی... ہر ایک ایک سانس کے ساتھ ترے لوٹ آنے کی دعا کی ہے میں نے... اپنے باپ کو معاف کر دے... اس نے تیرا یقین نہیں کیا... وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگے...

نہیں بابا... ایسا مت کریں.... مجھے گنہگار نہ کریں.... وہ دوبارہ ان کے سینے سے جا لگیں....

رابی کی آنکھ مسلسل ہوتے شور سے کھلی...

آپ نے اسے میرے کمرے میں کیوں سلایا.... نکالیں اسے یہاں سے.... اس سے پہلے کہ میں اسکا حشر نشر کر دوں....

ارسلان کی چہیتی بیٹی رمشاء کمرے کے دروازے پر کھڑی واویلا کر رہی تھی...

رابی کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے... اب زندگی کیسی ہو گئی تھی روتے روتے سوتی اور اٹھتے ساتھ پھر روتی.... مما آپ نے کیوں خود ہی مجھے اور اپنے آپ کو دربدر کر دیا... در در کی ٹھوکروں میں چھوڑ دیا.... ذلت کے احساس سے اسکے آنسوؤں کی رفتار اور بڑھ گئی...

بابا کی جان بابا کی پرنسز بس آج کی بات ہے پھر میں رابی کو گیسٹ روم میں شفٹ کروا دوں گا.... ارسلان اپنی بیٹی کو پچکارتی لے کر جا چکے تھے....

بابا کی پرنسز جیسا کہے گی ویسا روم ڈیکوریٹ کریں گے.... عثمان کے الفاظ اسکے کانوں میں گونجے....

باباب مجھے پرنسز کون کہے گا.... مجھے پرنسز کہنے والا تو چلا گیا... وہ پھر رونے لگی... اپنے ہر دکھ.. ہر اذیت.... ہر تکلیف پر.

رفعت ابھی تک ہسپتال میں تھیں... داجی اور انشی بھی یہیں موجود تھے...

ڈاکٹر نے بازل کو خطرے سے باہر کا عندیا سنا دیا تھا....

ان کے بازو کو موو کرنے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے.... بس وہ بازو کو زبردستی ہلانے جلانے کی کوشش نہ کریں اس بات کا خیال رکھیے گا....

چلو رفعت اور تم گھر چلے جاؤ ویسے بھی پیشنٹ کے پاس کسی ایک کو رکنے کی اجات ہے..... داجی بولے..

میں رکتی ہوں آپ دونوں چلے جائیں... انشی ضد کرنے لگی...

داجی رفعت کو لیے مراد ولا آ گئے تھے... اتنے سالوں بعد بھی وہاں کچھ نہیں بدلا تھا....

دونوں باپ بیٹی نے ناشتہ کیا... اور پھر ایک دوسرے کے دکھ درد سننے لگے....

قدرت بھی عجیب تھی... جہاں رابی سے اسکا باپ چھینا تھا وہاں رفعت کو اسکے باپ سے ملوا دیا تھا.... جن سے مل کر وہ اپنی بیٹی کو بھی فراموش کر بیٹھی تھیں....

داجی نے عثمان کی موت کا سنا تو رفعت سے یہ وعدہ لے کر رخصت کیا کہ وہ اور رابی اب مراد ولا میں ہی رہیں گے.... رفعت کو اور کیا چاہیئے تھا... وہ باخوشی راضی ہو گئیں تھیں....

داجی بیٹی کے ملنے سے جیسے پھر سے جوان ہو گئے تھے... مسکراہٹ انکے ہونٹوں سے جدا نہ ہو رہی تھی....

وہ اب اپنی دوسری نواسی سے ملنے کو بے تاب تھے....

انشی مسلسل آنسو بہائے بازل کے چہرے کو دیکھ رہی تھی.... اسکا ایک ایک نقش ازبر کر رہی تھی....

بازل میں نے ناشکری کی... اللہ نے مجھے اتنا اچھا ہمسفر دیا اور میں..... وہ اور رونے لگی...

اسکی ہلکی ہلکی بڑھی شیو کو ہاتھوں سے چھونے لگی..... دوپہر ہو چکی تھی...ڈاکٹرز کے مطابق اسے اب ہوش آجانا چاہئیے تھا....

انشی اب پریشان ہونے لگی تھی....

بازل آنکھیں کھولیں.... دیکھیں میں آپ کے پاس ہوں... آپ سے خفا بھی نہیں ہوں....وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لیے آنسو بہانے لگی...

انشی بس بھی کرو یار.... میں تمھارے اس سوں سوں کے میوزک سے تنگ آگیا ہوں...

بازل کی نقاہت بھری آواز ابھری.....اسکو اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ دلکشی سے مسکرانے لگا....انشی نے آنسو صاف کیے اور اس سیاست پر ایک مکا اسکے کندھے پر رسید کیا....

آہ....وہ سسکا..

اوہ سوری....ایم سوری... غلطی سے لگ گیا...وہ اسکا کندھا سہلانے لگی...

انشی....

جی....

تم میری وجہ سے پریشان تھی۔؟....وہ حیرت لیے پوچھ رہا تھا..جب کہ انشی کی سوجی سوجی آنکھیں ساری داستان سنا رہی تھیں...

نہیں میں تو یہاں ڈانڈیاں کھیل رہی تھی...وہ جل کر بولتی اٹھ گئی...مزید وہ بازل کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی....

ہو گیا ہے تجھ کو تو پیار سجنا....

لاکھ کر لے تو انکار سجنا....

بازل گنگنانے لگا....

تین دن ہو گئے تھے رفعت کو اسے سمجھاتے مگر اسکی ایک ہی ضد تھی......

نہیں جانا مجھے نانا کے گھر.... نہ یہاں رہنا ہے... بلکہ مجھے اپنے بابا کے گھر جانا ہے.... اب رابی رونے لگی تھی...

کچھ دیر پہلے ہی اسکی رمشاء (ارسلان کی چہیتی بیٹی) سے جھڑپ ہوئی تھی...

بات دراصل یہ تھی کہ رمشاء کا منگیتر عمر آیا تھا...

رابی ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی.... وہ اس سے باتیں کرنے لگا... رابی بھی ہوں ہاں کرتی رہی...

مگر یہ بات رمشاء سے برداشت نہ ہو سکی... وہ جانے لگی تو عمر بولا..

آپ بیٹھیں نا... مجھے آپ سے مل کر بہت اچھا لگا.... بہت اٹریکٹو پرسنلٹی ہے آپ کی....

نہیں میں تھک گئی ہوں کچھ آرام کروں گی... وہ معزرت کرتی چلی گئی....

عمر رمشاء سے اسکی پرسنیلٹی ڈسکس کرنے لگا...

عمر کے جاتے ہی رمشاء اسکے سر پر آموجود ہوئی....

تم یہاں سے کب دفع ہو رہی ہو... بغیر لحاظ کیے وہ اسے اپنے گھر سے جانے کا کہنے لگی...

مائنڈ یور لینگویج... رابی نے اسکو حد میں رہنے کا کہا....

اوہ شٹ اپ... میرے گھر میں رہ کر مجھے ہی آنکھیں دکھا رہی ہو... لوز کریلٹر اپنی تو منگنی توڑ آئی ہو... اب میرے منگیتر کو شیشے میں اتار رہی ہو... یہ جو اپنے حسن پر تمہیں اتنا ناز ہے نا... ایک منٹ نہیں لگاؤ گی تمھارا چہرہ بگاڑنے میں.....

اس سے پہلے کہ جواب میں رابی کچھ کہتی ارسلان اپنی چہیتی کو سمجھاتے بجھاتے لے گئے.... اتنی بدتمیزی کرنے پر بھی انہوں نے رمشاء کو ایک لفظ نہیں کہا تھا....

اب وہ رفعت سے جھگڑ رہی تھی...

رابی مما کی جان اگر آپ کے بابا چلے گئے ہیں تو کیا آپ اسکا بدلہ اپنی مما سے لو گی؟... اتنے سالوں بعد میں اپنے بابا سے ملی ہوں اور آپ ہو کہ.....وہ رونے لگیں.... آخر کو رابی کو ہار ماننا پڑی...

انشی دن رات بازل کی خدمت کر رہی تھی.... اس کے مانگنے سے پہلے اسکی ضرورت کی ہر چیز موجود ہوتی.... خود اسکے لیے پرہیزی کھانا بناتی... کئی بار اسکی بے جا ضدیں بھی پوری کرتی جیسے اب کر رہی تھی...

اب پی بھی لیں..... اس نے سوپ سے بھرا چمچ بازل کی طرف بڑھایا.... اس نے منہ موڑ لیا...

نہیں پینا.... اگر اتنی فکر ہوتی تو پہلے خود اپنے ہاتھوں سے پلاتے نہ کہ میرے کہنے پر.... وہ چڑچڑا ہو رہا تھا... مسلسل بیڈ ریسٹ سے وہ عاجز آ گیا تھا....

ایک یہ بازو کیوں موو نہیں کرتا... ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں تم لوگ مجھے سچ کیوں نہیں بتاتے... اب وہ پریشان ہونے لگا تھا...

انشی کی سمجھ سے باہر تھا کہ اسے کیسے ہینڈل کرے... یوسف بھی نہیں تھا ورنہ کچھ ڈھارس ہو جاتی....

بیڈ پر بازل کے پاس پڑا انشی کا سیل وائبریٹ کرنے لگا.... انشی نے نمبر دیکھا اور کینسل کر دیا....

بازل آپ.... کال پھر آنے لگی... اس نے پھر کینسل کر دی.... تیسری بار بازل نے اسکے ہاتھ بڑھانے سے پہلے ہی سیل فون اُچک لیا....

انشی کی رنگت متغیر ہونے لگی تھی...

بازل کے ہیلو کہنے سے پہلے ہی مقابل بول پڑا.....

پلیز انشراح کال مت کاٹنا.... میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں کچھ بھی کر سکتا ہوں آپ کے لیے.... جب سے آپ کو دیکھا ہے میرا سکون چین سب غارت ہو چکا ہے....

بیماری نے ویسے ہی بازل کو چڑچڑا کر دیا تھا... رہی سہی کسر اس فون کال نے پوری کر دی...

بازل نے فون پوری قوت سے دیوار پر دے مارا...

انشی نے ڈر کے مارے آنکھیں میچ لیں...

گیٹ آؤٹ... وہ چیخا...

ب...ا..زل... انشی نے کچھ کہنا چاہا...

جاؤ یہاں سے... مجھے اکیلا چھوڑ دو... اُس کے دھاڑنے پر انشی روتی ہوئی کمرے سے بھاگ گئی....

رابی کے بارے میں سن کر انشی بہت ایکسائٹڈ تھی... اس نے بہت جوش و خروش سے اپنے ساتھ والا کمرہ سیٹ کیا... پردے چینج کیے اے سی لگوایا... ڈراسینگ سیٹ کیا..... وہ تو یہی سوچ سوچ کے خوش ہو رہی تھی کہ اسکی کوئی کزن بھی ہے اور اب وہ اسکے ساتھ رہے گی....

وہ لوگ اب لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے.... بازل میڈیسن کھا کر سو چکا تھا... کومل نے آنے کا کہا تھا مگر ابھی تک نہ پہنچی تھی...

داجی بار بار رابی کو پیار سے کچھ نہ کچھ پیش کر رہے تھے... وہ چپ چپ سی تھی... انشی زبردستی اسکو باتوں میں لگانے لگی....

ہارن پر ہارن کی آواز نے ان سب کو متوجہ کیا...

ضرور ویر آگئے ہیں... انشی کرسی سے اچھلتی ہوئی بھاگی...

داجی اسکو جاتا دیکھ مسکرائے تھے...

ویر آئیں... میں نے آپ کو کسی سے ملوانا ہے... وہ اسکو ڈرائیونگ سیٹ سے ہی کھینچنے لگی...

اُف کیا ہو گیا ہے انشی کون سے مہمانِ خصوصی آگئے ہیں... وہ تھکا تھکا سا اسکے ساتھ ہو لیا...

بلیک جینز پر ڈارک بلیو شرٹ پہنے... کندھے پر جیکٹ ڈالے... وہ لان کی طرف آرہا تھا...

رابی اپنے ننگے پیروں سے گھاس کچل رہی تھی... وہ متوجہ نہ تھی... یوسف بھی سیل پر میسج ٹائپ کرتا آگے بڑھا...

اسلام و علیکم... موبائل اسکرین سے نظر ہٹ کر جس چہرے پر پڑی تھی.... یوسف کو یقین نہیں آیا.... اس نے سن گلاسز اتارے... جو کار سے لان تک کے سفر میں وہ پہن چکا تھا... مگر سامنے والی شخصیت نہ بدلی..

رابی اسکو دیکھ ساکت رہ گئی... سانس اٹکنے لگی...

رفعت کو کچھ اندازہ تھا کہ ہو نا ہو یہ یوسف ہی ہو گا وجہ رابی کی منگنی پر ہونے والی ملاقات تھی...

وہ سلام کا جواب دیتے اسے پیار دینے کو آگے بڑھیں..

یوسف پیچھے کھسکا اور پھر بغیر کسی کی طرف دیکھے... چلا گیا...

ویرویر... انشی اسکے پیچھے بھاگی...

ہوا کیا ہے؟اس نے کار ڈور اوپن کرتے یوسف کا بازو پکڑا... اس نے جیکٹ فرنٹ سیٹ پر اچھالی... اور زور سے کار کا دروازہ بند کر کے انشی کی طرف مڑا...

ایک بات تم کان کھول کر سن لو... اور داجی کو بھی بتا دو... میں گھر صرف اس وقت واپس آؤں گا... جب وہ ماں بیٹی یہاں سے جائیں گی.... یہ تو طے ہے کہ یا تو میں یا وہ.. وہ تنے ہوئے چہرے پر انگارہ آنکھیں لیے انشی کو بولا...

و...یر... انشی دم بخود رہ گئی...

اس نے کبھی یوسف کو اتنے غصے میں نہ دیکھا تھا......

گیٹ کھولو... کار اسٹارٹ کر کے وہ چوکیدار پر دھاڑا..

اس نے فوراً عمل کیا..

وہ زناٹے سے گاڑی بھگا لے گیا....

انشی واپس انکی طرف آ گئی تھی... جہاں اب رابی موجود نہ تھی..

میں ابھی اسکو دیکھ کر آتی ہوں... رفعت معذرت کرتی چل پڑی...

مسئلہ کیا ہے تمھارا رابی.... اب اس عمر میں تم مجھے کیوں ذلیل کرنے پر تُلی ہو.. انہوں نے غصے سے بیگ میں کپڑے ٹھونستی رابی کو دیکھا...

آپ نے یہاں رہنا ہے تو شوق سے رہیں... لیکن مجھ میں اور ذلیل ہونے کی سکت نہیں ہے... وہ آنسو آستینوں سے صاف کرتی دوبارہ اپنے سابقہ کام میں مصروف ہو گئی....

رابی تم اگر یوسف کے رویے کی وجہ سے پریشان ہو تو...

مجھے یہاں نہیں رہنا... آپکو سمجھ کیوں نہیں آتی... اب وہ بیڈ پر بیٹھی سسکنے لگی...

بس کرد ورابی.... جب تک تم مجھے وجہ نہیں بتاؤ گی..... میں یہاں سے نہیں جاؤں گی...نہ تمہیں جانے دوں گی...وہ اس پر چیخنے لگیں...

ہاں آپ کیوں جائیں گی؟... آپ کو تو اپنے بابا مل گئے ہیں نا... آپ کو میری تکلیف سے کیا... آپ کتنی خود غرض...

رفعت کے زوردار تھپڑ نے اسکی بولتی بند کر دی...

شرم کرو اپنی ماں سے بات کر رہی ہو...رابی شاکڈ انداز میں ان کو دیکھنے لگی...زندگی میں پہلی بار وہ اس پر چیخیں تھیں...اس پر ہاتھ اٹھایا تھا....اسے لگا بابا کے جانے کے بعد وہ بالکل تنہا اکیلی رہ گئی تھی... جس کا جب دل چاہتا اسکو کچھ بھی کہہ دیتا...مار دیتا..

آپ کی بیٹی کو اغواء اور زبردستی نکاح کرنے کی بعد...اب وہ شخص آپ کی بیٹی کو اپنے گھر سے ذلیل کر کے دھکے دے کر نکالے...یہی چاہتی ہیں آپ؟...وہ گال پر ہاتھ رکھے بولی....

کیا کہہ رہی ہو رابی؟...رفعت منہ پر ہاتھ رکھے حیرت سے اسے دیکھنے لگیں...

سچ کہہ رہی ہوں...مجھے یوسف نے ہی اغواء کیا تھا اور یہ بھی کہ میں اب اسکے نکاح میں ہوں...اس نے روتے روتے اپنی بات مکمل کی....رفعت سر پکڑ کر بیٹھ گئیں...

کچھ دیر بعد رفعت ایک فیصلے پر پہنچی اور اسکے آنسو صاف کر کے بولنے لگی...

رابی ہر انسان کے عمل کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے...اور یوسف نے یہ سب کیوں کیا...میں جانتی ہوں...اور پھر وہ اسے اپنے ماضی سے لیکر رابی کے منگنی پر ہونے والے تماشے تک سب بتاتی گئیں.....

بازل بازو پر ہاتھ رکھے نیچے چلا آیا...

جہاں انشی ملازمہ سے ڈسٹنگ کروا رہی تھی....اس دن ہونے والہ جھڑپ کے بعد سے دونوں آج آمنے سامنے آئے تھے....بازل نے اسے مکمل نظر انداز کر کے نسرین کو آواز لگائی....

جی چھوٹے صاحب...

ایک کپ چائے میرے کمرے میں دے جاؤ.... وہ بول کر سیڑھیاں چڑھ گیا...

انشی کے دل میں ٹیس اٹھی تھی... بازل کے بازو میں تکلیف کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی.... ڈاکٹرز بھی بس دلاسے دے رہی تھے.... وہ اکتا رہا تھا اس بیماری سے....

انشی کا خیال تھا کہ وہ معذرت کرے گا اپنے رویے پر... مگر..

وہ کچن میں گئی اور خود بازل کے لیے چائے بنانے لگی....

انشی...

ہوں... کومل کچھ دیر پہلے ہی آئی تھی اسکے پیچھے کچن میں ہی چلی آئی....

تم بازل بھائی کے لیے چائے بنا رہی ہو؟

ہاں... انشی نے چائے کے لیے پانی رکھتے جواب دیا....

جب کے انہوں نے سوری بھی نہیں کہا... کومل ہر بات سے مکمل آگاہ تھی....

کومل کئی بار ہم اپنی انا کے خول کو اتنا حاوی کر چکے ہوتے ہیں کہ جھکنا بھول جاتے ہیں اور رشتے ٹوٹ جاتے ہیں....

تو تم جھک رہی ہو؟

ہاں..... انشی نے اقرار کیا...

ہان صیح ہے پھر جھکو... بلکہ اپنا سر اتار کر محبوب کے قدموں میں رکھ دو تا کہ جب اسکا دل چاہے وہ اس سے فٹ بال کھیلنا شروع کر دے اور جب دل چاہے اسے تاج کی طرح اپنے سر پر سجا لے....

کیا اول فول بکے جا رہی ہو..... تمہیں تو فلسفہ بھی جھاڑنا نہیں آتا میرا دماغ کھانے آجاتی ہو....

میں تو تمھاری نئی نویلی کزن سے ملنے آئی تھی.... اور یوسف بھائی واپس نہیں آئے ابھ تک... کومل گھر میں سکون دیکھ کر بولی جو یوسف کے ہوتے ممکن نہ تھا....

یار... کومل... مت پوچھ کیا ہوا...؟

کیا ہوا....؟

بھائی رابی کو دیکھتے ہی چلے گئے اور رابی بھی اب واپس جانے کی ضد کر رہی ہے... سمجھ نہیں آرہی کہ اصل بات کیا ہے.....

کیا؟... کومل چیخ مارتی کاؤنٹر سے نیچے اتری...

جاہل... آہستہ... انشی نے اسکو مکا رسید کیا...

ضرور وہ دونوں پہلے بھی مل چکے ہوں گے... اوہو جیسے فلموں ڈراموں میں ہوتا ہے....بس تمہاری کزن آتے ساتھ تمھاری آدھی بھابی بن چکی ہے... لکھوا لو تم.... کومل چر چر کرتی چپ ہوئی...

دفع ہو جاؤ... کبھی کوئی عقل والی بات بھی کر لیا کرو... کہاں وہ کراچی کہاں بھائی لاہور..

ہونہہ.... انشی چائے انڈیلنے لگی...

داجی مسلسل یوسف کو کالز کر رہے تھے.... پہلے اٹینڈ نہیں کی گئی.... اب فون بند جا رہا تھا.... داجی کو تشویش ہونے لگی...

رفعت کو پوچھتا ہوں کہ آخر معاملہ کیا ہے؟.... اس سوچ کے ساتھ وہ کمرے سے نکلے سامنے سے آتی رفعت کو دیکھ رک گئے...

رفعت مجھے بتاؤ یہ چل کیا رہا ہے؟ وہاں رابی جانے کو بضد ہے اور یہاں یوسف گھر آنے کو تیار نہیں ہے....

میں آپکو سب بتاتی ہوں... پہلے آپ آرام سے بیٹھیں اور تحمل سے میری بات سنیں....

یہ تم کیا کہہ رہی ہو..؟ انہیں یوسف سے اس قسم کی حماقت کی امید نہیں تھی....

اب آپ بتائیں کیا کرنا چاہیئے...؟ رفعت نے انکی جانب دیکھا وہ بہت شرمندہ نظر آرہے تھے....

کیا مطلب کیا کرنا ہے؟... دفع ہو لینے دو اس ذلیل کو... اب اس عمر میں یہی سننے کی کسر رہ گئی تھی کہ نواسا لڑکیاں اغواء کرتا پھر رہا ہے.... میں اسکو اب اس گھر میں گھسنے نہیں دوں گا... داجی طیش میں بولے...

اور ہاں رابی کہیں نہیں جائے گی اگر اس گھر سے کوئی جائے گا تو وہ یوسف ہے....

رفعت نے کچھ بولنا چاہا تو انہوں نے اسے اشارے سے جانے کا کہہ دیا....

رفعت کو ایسا لگا کہ رابی اور یوسف کی بے وقوفی سے وہ اپنے رشتے دوبارہ کھو دیں گی....

کچھ بھی ہو مجھے سب ٹھیک کرنا ہے... ہر حال میں... وہ سوچتی ہوئی رابی کو سمجھانے چل پڑیں.

انشی دستک دیے بازل کے کمرے میں داخل ہوئی...

بیڈ پر مختلف فائلز بکھیری ہوئی تھیں.... دیکھنے سے اسکی رپورٹز معلوم ہو رہی تھیں.... بازل سامنے صوفے پر سر جھکا کر بیٹھا تھا... وہ کچھ دیر پہلے ہی ہسپتال سے لوٹا تھا....

انشی نے چائے سائڈ ٹیبل پر رکھی... اور بازل کے پاس چلی آئی... اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا... وہ اٹھ کھڑا ہوا....

پلیز انشی آپ یہاں سے جائیں.... میں اس وقت کسی سے بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں... وہ جب بھی اپنے اور اسکے درمیان فاصلے پیدا کرنا چاہتا تو آپ کہہ کر مخاطب کرتا تھا....

بازل وہ فون کالز.... ارحم ہمدانی... اسکی بے رخی انشی کو رلائے دے رہی تھی....

آپ کا پورا حق بنتا ہے... اپنے لیے بہترین کا انتخاب کرنے کا.... آخر آپ میں کیا برائی ہے جو آپ ایک اپاہج شخص کے ساتھ زندگی گزاریں... انشی کو لگا اسکے سر پر آسمان آگرا ہو....

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟.... وہ جو منہ موڑے کھڑا تھا انشی اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی..

میں سچ کہہ رہا ہوں... یہ دیکھو... اس نے الٹے ہاتھ سے بیڈ پر پڑی ساری رپورٹز انشی کی طرف اچھالیں....

ان میں صاف صاف لکھا ہے کہ میرا دایاں بازو ناکارہ ہو چکا ہے.... اب وہ ہلنے کے قابل نہیں رہا.... میں اب اپنے ہاتھ کو استعمال نہیں کر سکتا.... میں ایک نامکمل انسان ہوں... بازل یہ دکھ سہہ نہیں پا رہا تھا... آخر کو آنسو بہہ نکلے...

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا.. ڈاکٹرز نے خود کہا تھا کہ چار پانچ مہینے آپ کو مشکل ہو گی مگر آپ ٹھیک ہو جائینگے.... انشی اسکے پاس آئی اور دلاسہ دینے کو ہاتھ تھامنا چاہا...... بازل نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا..

مجھے جھوٹی تسلیاں نہیں چاہیئے ہیں... میں ایک حقیقت پسند انسان ہوں... اور اس تلخ حقیقت کو بھی تسلیم کر چکا ہوں....

انشی شاکڈ ہو کر اسکی صورت دیکھنے لگی... یقیناً وہ کوئی جان لیوا مزاق کر رہا ہے... ورنہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے....

وہ منہ موڑے مزید کہنے لگا...

ارحم ایک مکمل خوبصورت... ہینڈسم بندہ ہے.... پڑھا لکھا... دولتمند... کسی چیز کی کمی نہیں ہے اس میں سب سے بڑھ کر آپ سے بے انتہا محبت کرتا ہے... آپ بہت خوش رہیں گی... اسکے ساتھ... میں آج ہی داجی سے بات کروں گا کہ....

انشی اسکے سامنے آئی اور گریبان سے پکڑ لیا....

شرم آنی چاہیئے آپکو.... اپنی بیوی کے ساتھ کسی نامحرم کا نام جوڑتے ہوئے.... کیوں کر رہے ہیں بازل آپ یہ سب؟....

کیوں قریب آکر دور جانے کی باتیں کر رہے ہیں... کیوں بے وفائی کر رہے ہیں.... اب وہ اسکے ساتھ لگی رونے لگی تھی....

ہونہہ یہ سب میں اس لیے کر رہا ہوں کہ کل کو تم جب مجھ سے اکتا کر بے وفائی نہ کرو... میں یہ الزام پہلے ہی اپنے حصے میں لے رہا ہوں.... بازل نے اسکو اپنے سے الگ کر دیا....

بازل ایسا مت کریں... میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی....

کوئی کسی کے بغیر نہیں مرتا.. تم بھی نہیں مرو گی....

بازل مجھے پورا یقین ہے آپ ٹھیک ہو جائیں گے.... اس نے ایک بار پھر کوشش کی...

اور اگر نہ ہوا تو؟ بازل نے جی کڑا کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھ سوال کیا..

تو بھی مجھے قبول ہیں.... انشی نے پورے جہان کی محبت اپنی آنکھوں میں سمو کر اسے دیکھا.....

یہی تو... اس ہی سے بالکل..... اس ہی... رحم... ترس.. ہمدردی سے جان چھڑانا چاہتا ہوں میں.... میں فیصلہ کر چکا ہوں... اس نے تلخی سے کہا... اور کمرے سے نکل گیا.... وہ داجی کے پاس جا کر انہیں اپنا فیصلہ سنانا چاہتا تھا اس سے پہلے کہ اس کا خود کا دل بدل جاتا.... انشی وہیں بیٹھی رونے لگی.... ابھی تو سب ٹھیک ہونے لگا تھا... ابھی تو وہ ایک دوسرے کے قریب آئے تھے کہ جدائی اڑے آگئی...

اب وہ سترہ.... اٹھارہ سال کا یوسف نہیں تھا کہ اس کو گھر سے نکال دیتے تو سڑک پر سونا پڑتا.... وہ اپنے ذاتی بنگلے میں آچکا تھا.... یہاں ایک پٹھان فیملی اس کے گھر کا خیال رکھتی تھی... سادہ دل لوگ... میاں بیوی اور ان کے تین بچے.... یہ تو یوسف کا معمول تھا... وہ بہت سے ایسے بے سہارا لوگوں کی مختلف طریقوں سے مدد کرتا... وہ اولڈ ہوم جاتا... اسپیشل چائلڈ ہوم جاتا.... وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی یوسف اسکی طرح بھی سڑکوں پر سوئے....

یہاں آکر وہ مسلسل آگ میں جل رہا تھا.... بچپن میں مجھ سے میرا گھر چھینا.... اب دوبارہ آگئیں... میری خوشیوں کو آگ لگانے.... لیکن اس بار میں کمزود نہیں ہوں... جس آگ میں... میں جل رہا ہوں تم سب کو بھی جلا کر خاکستر نہ کر دیا تو میرا نام بھی یوسف شاہ مراد نہیں....

رابی تم نے آتے ساتھ مجھ سے میرے داجی... میری بہن.. چھین لی... انشی کہ کوئی کال نہ پاکر وہ بہت دل برداشتہ ہوا تھا....

انشی کو ملازمہ بلانے آئی تھی.... وہ نیچے لاؤنج میں چلی آئی.... جہاں داجی اور بازل بیٹھے تھے....

انشی کی حالت دیکھ داجی کے دل پر گھونسا پڑا تھا.... مگر وہ سوچ لیے تھے کہ اُن کی نواسیاں اب اُن پر اتنی بھاری نہیں ہیں کہ کوئی بھی ان کی تذلیل کرے.. دھتکارے اور وہ تماشہ دیکھتے رہیں....

انہوں نے بازل کو سمجھایا کہ ڈاکٹرز نے تین چار ماہ کا وقت دیا ہے.... تم صبر رکھو اور جب انشی کو کوئی اعتراض نہیں تو تم کیوں یہ سب کر رہے ہو.... مگر اسکا ایک ہی جواب تھا کہ انشی ابھی جذباتی ہو رہی ہے... جیسے جیسے وقت گزرے گا وہ مجھ سے اکتانے لگے گی.... اس سے پہلے کہ وہ کوئی فیصلہ کرے میں خود ہی اس رشتے کو ختم کر دینا چاہتا ہوں.... اور جب اس نے ارحم کا حوالہ دیا تو داجی کی بس ہو گئی... وہ ایک بار پہلے بھی انشی کو چھوڑنے کی بات کر چکا تھا... تب وہ برداشت کر گئے تھے مگر اب نہیں....

بولو بازل... داجی کی کرخت آواز گونجی....

داجی میں آپ کو سب بتا چکا ہوں.. بازل کا سر جھکا ہوا تھا....

اچھا تو پھر دے دو طلاق.!

داجی نے اپنا فیصلہ سنایا اور ہال روم سے باہر نکل گئے.

یہ سوچے بغیر کے اُن کے اِس فیصلے نے یہاں کھڑے ایک وجود کو اونچائی سے پستی میں دھکیل دیا ہو.

وہ داجی کی چہیتی تھی لاڈلی تھی. وہ اُن سے ہر بات منوا لیتی تھی. یہ ایک بات بھی وہ ہمت کرتی تو منوا لیتی مگر...

یہ سچ ہے محبت میں ضد نہیں کرتے سو اس نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کر لیا تھا.

اسی لیے تو اِن کے سامنے نہ کھڑی ہوئی تھی کہ داجی اپنا فیصلہ بدلیں. ورنہ وہ اتنی کم ہمت نہیں تھی. آخر کو پرورش بھی تو داجی سے ہی پائی تھی.

انشراح نے بھی قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھا دیئے.

وہاں موجود بس ایک شخص نے سکون کا سانس لیا....

وہ اتنا بڑا فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا....

رفعت نے رابی کو آکر داجی کا فیصلہ سنا دیا تھا....

مما ایسا کیسے ہو سکتا ہے... آج نہیں تو کل وہ یوسف کو واپس بلا لیں گے.... وہ کچھ سوچ کر بولی...

آخر کو تمھارا مسئلہ کیا ہے رابی.... اب داجی نے تمھاری وجہ سے اپنے لاڈلے... چہیتے نواسے کے منہ پر اپنے گھر کے دروازے بند کر دیے ہیں.... اور کیا چاہئیے تمھیں.... رفعت زچ آکر بولیں...

مین نے کب کہا تھا کہ داجی اسے نکال دیں... رابی پھر رونے لگی...

تم پاگل ہو گئی ہو.... مجھے بھی پاگل کر دو گی... رفعت غصے سے بولتی اسکے کمرے سے نکل گئیں...

اب یوسف سمجھے گا کہ میری وجہ سے اُس کا گھر چھن گیا ہے...

سمجھتا ہے تو سمجھنے دو.... اسکی وجہ سے تمھارا گھر برباد نہیں ہوا.. کیا تم بے آسرا نہیں ہوئی... تنہا نہیں ہوئی.... رسوائی تمھارا مقدر بن گئی اس شخص کی وجہ سے....

کچھ تو خسارہ اس کے حصے میں بھی آنا چاہئے تھا.... دل نے دہائی دی...

سر....

بولو کام ہوا.... ارحم ہمدانی نے اپنے خاص بندے سے کہا...

یس سر...ڈاکٹر تومان کے نہیں دے رہا تھا... دس لاکھ آفر کیے مگر نہ مانا... پھر میں نے بھی اپنا طریقہ آزمایا پسٹل دکھانے کی دیر تھی سالا فوراً مان گیا...

ہاہاہاہاہاہاہاہاارحم ہمدانی کا قہقہہ گونجا...

ان ڈاکیوں کی خبر لی؟ ارحم نے سوال کیا.... پھر خود ہی کہنے لگا...

پورے دس لاکھ لے کر بھی ایک ڈھنگ کا نشانہ نہیں مار سکے کم از کم لنگڑا تو کرتے کمینے کو... بھری محفل میں مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا... اب وہ باقاعدہ بازل کو گالیوں سے نوازنے لگا....

سر فکر نہ کریں... ڈاکٹر نے اسے پوری طرح مایوس کر دیا ہے.... بس وہ اب واپسی کی تیاریاں پکڑے گا... دیکھ لیجئے گا....

چلو دیکھتے ہیں... کیا صورتحال ہے... اس نے انشی کا نمبر ڈائل کیا...

ہیلو... آخر کو اس نے کال اٹینڈ کر ہی لی....

مس انشراح مجھے پتا ہے آپ پر اس وقت کیا گزر رہی ہو گی... مگر عقل سے کام لیں... آپ ایک اپاہج شخص کے ساتھ زندگی کیسے گزار سکتی ہیں....

شٹ اپ... جسٹ شٹ اپ ارحم ہمدانی... وہ پوری قوت سے چلائی تھی... بازل جو آخری دفع اس سے ملنے آ رہا تھا...

دروازے پر ہی جم گیا....

بازل کو کچھ نہیں ہوا.... سمجھے تم... وہ ٹھیک ہو جائیں گے...

خیر یہ تو آپ کی سوچ ہے... مقابل بھی آج تاک تاک کر حملے کر رہا تھا....

میں نے یہی واضح کرنے کے لیے تمھاری کال پِک کی ہے کہ تم جو مرضی کہہ لو..... کرلو... مگر میرے دل میں موجود بازل کی محبت کو نہیں نکال سکو گے... مجھے نہیں معلوم کہ تم نے بازل کو ایسا کیا کہا ہے جو وہ مجھ سے اتنا بدگمان ہو گئے ہیں... مگر یہ تو طے ہے کہ میں اپنی آخری سانس تک ان سے وفا کروں گی... سن لیا تم نے... اس نے اٹل لہجے میں کہہ کر کال کاٹ دی..

آپ کب تک بھاگتی ہیں ہم بھی دیکھتے ہیں..... مس انشراح... اس نے فون کی طرف دیکھ کہا اور اپنی کامیابی پر سرشار مسکرانے لگا......

بازل کے قدم وہیں جم گئے.... کیا انشی سچ میں مجھ سے اتنی محبت کرتی ہے میں تو سمجھا تھا کہ وہ بس نکاح کی وجہ سے....

اُف میرے خدا میں کیا کروں.... اپنی محبت سے خود ہی دست برداری ممکن نہیں... یہ نہیں ہو سکے گا مجھ سے....

راتوں رات اس نے پیکنگ کی اور صبح جب سب انشی کے کمرے میں تھے تو وہ خاموشی سے چلا گیا... ہمیشہ ہمیشہ کے لیے...

انشی کو ایک بار پھر انتظار کی سولی پر لٹکا کر.....

نسرین نے قہقہوں سے گونجتے اس گھر میں کافی عرصے بعد سناٹے دیکھے تھے....

صبح ہو چکی تھی مگر کوئی بھی اپنے کمرے سے باہر نہ نکلا تھا.... رفعت دو بار رابی کے دروازے پر دستک دے چکی تھیں.... مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو وہ انشی کے روم میں چلی آئیں تھیں...

وہ بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھی... دوپٹہ نیچے گرا پڑا تھا... بکھرے بال... آس پاس ٹوٹی ہوئی چوڑیاں.... رفعت کو اسکا حلیہ دیکھ تشویش نے آگھیرا..

انشی بیٹا کیا ہوا ہے؟ وہ آگے بڑھ آئیں... کافی حد تک انہیں اس کی حالت کی وجہ معلوم تھی....

وہ اسکے پاس ہی نیچے بیٹھ گئیں... انشی تھوڑا سا سہارا پاتے ہی ٹوٹے پتے کی طرح ان کی گود میں گر گئی اور دھاڑے مار مار روئی..

خالہ....میں ابھی بیاہی بھی نہیں کہ طلاق کا داغ لگنے لگا ہے....میں برباد ہو گئی میری تو دنیا ہی اجڑ گئی....نو سال کی محبت اب تو عشق میں بدل گئی تھی کہ وہ بے وفائی کر گیا....مجھے مار دیتا مگر جدائی کا عندیہ تو نہ سناتا....وہ تڑپ رہی تھی...بن پانی کی مچھلی کی طرح....

رفعت اسکے بال سہلانے لگیں..خود کو سنبھالو بیٹا... حقیقت کو قبول کرو..اسکے غم پر وہ بھی رونے لگی تھیں....

اپنی ماں جیسا نصیب ہے میرا....وہ میرے باپ کی بے وفائی برداشت نہ کر پائی تھیں اور مر گئیں...میں بھی بازل کی بے وفائی برداشت نہیں کر پاؤں گی....مر جاؤں گی نہیں تو خود کو مار ڈالوں گی.....

انشی یہ کیا کر رہی ہو....وہ اپنا چہرہ نوچنے لگی تھی...اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی گود میں ہی بے ہوش ہو گئی...

انشی انشی....

انشی کو 103 بخار تھا...وہ بخار میں پھنک رہی تھی....رابی اور بے حس نہیں بن سکتی تھی....وہ کمرے سے نکل آئی اور رفعت کی مدد کرنے لگی جو انشی کو ڈھنڈے پانی کی پٹیاں کر رہی تھیں...رابی ان سے لے کر اب خود شروع ہو گئی تھی...رفعت نے کچھ سکون کا سانس لیا....رفعت انشی کے ہاتھ سہلا رہی تھیں...داجی اسکے بیڈ کے پاس کرسی رکھے بیٹھے تھے...

و....یر....ویر...کو بلا دو...وہ مسلسل بخار میں یوسف کو پکار رہی تھی...رابی جو اسکے تیمارداری میں لگی تھی... نظریں چرانے لگی...

رفعت نے داجی کی طرف دیکھا وہ کرسی دھکیل کر اُٹھ کھڑے ہوئے....

انشی پھر یوسف کو پکارنے لگی تھی...

داجی جا چکے تھے....

رابی تم اتنی بے حس کیسے ہو سکتی ہو...انہوں نے کچھ جتاتے لہجے میں کہا...

میں نے کیا کیا ہے؟ اسکے لہجے میں واضح حیرت تھی..

ہونہہ ایک بہن کو اسکے بھائی کے لیے تڑپتا دیکھ خاموش ہو.... یہ سنگدلی کی بے حسی کی انتہا نہیں تو کیا ہے..؟....ایسی تربیت تو نہیں کی تھی میں نے تمھاری....

مما آپ مجھے مینٹلی ٹارچر کر رہی ہیں....رابی غصے سے بولی...

تم جو بھی سمجھ لو... مگر میری بات یاد رکھنا رابی کہ اگر انشی کو کچھ ہوا تو اسکی ذمہ دار تم ہو گی....

بھ....ا...ئی....انشی نیم بے ہوشی میں بولی...

میں کیا کروں مما....؟....رابی رونے لگی...

حوصلہ کرو مما کی جان حوصلہ...بس دل بڑا کرو اور دا جی کو جا کر اجازت دے آؤ کہ وہ یوسف کو واپس بلا لیں....تم میری بیٹی ہو رابی....تم اتنی سنگ دلی کا مظاہرہ نہیں کر سکتی....

اس طرح رفعت نے اپنی کامیابی کی طرف پہلا قدم بڑھایا....

رابی نے خود یوسف کو گھر بلانے کا کہہ دیا تھا....

یوسف گھر آجاؤ... دا جی نے اسکو فون کھڑکا دیا تھا...رابی کے بے حد اسرار پر وہ مان گئے تھے...

کیوں آؤں؟ جب آپ لوگوں کو میری ضرورت ہی نہیں ہے... آپ خوش رہیں اپنی بیٹی اور نواسی کے ساتھ...وہ زہر خندی سے گویا ہوا...

انشی کہ طبیعت بہت خراب ہے یوسف...وہ بخار میں پھنک رہی ہے.... تمہیں پکار رہی ہے ورنہ جو حرکت تم نے کی ہے اسکے بعد....

کیا ہوا ہے انشی کو؟....کیا کیا ہے آپ لوگوں نے میری بہن کے ساتھ....میں ابھی.... آ.. آ گے وہ کال کاٹ کر فوراً بیڈ سے اترا اور شرٹ پہنتے پہنتے سیڑھیاں پھلانگنے لگا....

گل خان... گاڑی نکالو جلدی...

آدھے گھنٹہ کا راستہ بیس منٹ میں طے کر کے وہ مرادولا پہنچا تھا....

https://www.urdunovelshub.com/

وہ جس حلیے میں تھا ویسے ہی اٹھ آیا....بڑھی شیو... الجھے بال.... سوئی سوئی آنکھیں...بلیک ٹراوزر کے اوپر ڈھیلی ڈھالی وائٹ شرٹ پہنے وہ اس اجاڑ حلیے میں بھی کمال کا لگ رہا تھا....

وہ انشی کے کمرے کی طرف بڑھا....

رابی کو امید نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی آجائے گا... وہ پانی کا باؤل اٹھا کر جانے لگی...یوسف نے اسے مکمل نظر انداز کر دیا تھا...یہ تو طے تھا کہ انشی سے بڑھ کر اسکی زندگی میں کچھ نہیں تھا....

انشی بھائی کی جان کیا ہوا؟وہ انشی کے پاس بیڈ پر بیٹھا اسکے گال تھپتھپانے لگا....رابی ان کی محبت کا اور مظاہرہ دیکھنے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی...وہ باہر نکل گئی....دل کے کسی کونے میں بڑا درد محسوس کر رہی تھی...

بھائی کی آواز سنتے ہی انشی رونے لگی....

و...یر...

ہاں ویر کی جان....میری بہن کی کس نے کی ہے یہ حالت؟....بتاؤ انشی....

ہوا کیا ہے؟بتاتی کیوں نہیں ہو؟....یوسف کو تشویش ہونے لگی....

بازل کو روک لیں...بھائی....میں اسکے بغیر مر... جاؤں گی...وہ جا رہا ہے...مجھے چھوڑ کر....انشی اسکے سینے سے لگی منتیں کرنے لگی....

نسرین یوسف سے چائے پانی کا پوچھنے آئی تو بول پڑی....

بازل میاں تو صبح سویرے ہی نکل گئے...انشی بی بی...اس نے سر جھکائے اطلاع دی...یوسف کا پارہ ہائی ہوا...

تم سے کسی نے پوچھا...؟....دفع ہو جاؤ یہاں سے...ہیوسف اس پر دھاڑا....

انشی اسکے کنٹرول سے باہر ہونے لگی تھی....وہ کمبل ہٹا باہر کی بجانب لپکی....بازل مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتا....یوسف اسکو پکڑے ہووے تھا...

چھوڑیں مجھے..وہ جا رہا ہے....چھ...و..ڑ..یں.....وہ ایک بار پھر ہوش و حواس سے بیگانہ یوسف کے بازوں میں لہرا گئی...

انشی انشی...یوسف کی جان جانے لگی... اپنی بہن کو اس حال میں دیکھ کر...

میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں بازل.... میری بہن کو تکلیف دے کر اپنے لیے خسارے کا انتخاب تم نے خود کیا ہے؟

پندرہ دن بعد.....

رابی میری جان کمرے سے باہر نکلو... تم تو اندر ہی قید ہو کر رہ گئی ہو.... داجی کتنا یاد کرتے ہیں تمھیں...

وہ کانوں میں ہینڈ فری لگائی لیٹی رابی سے مخاطب تھیں...

مجھے کہیں نہیں جانا میں اپنے کمرے میں ہی ٹھیک ہوں اس نے روکھا سا جواب دیا....

جب سے یوسف آیا ہے تم کمرے کی ہو کر رہ گئی ہو..... اسکی بہن اُسے جانے نہیں دے رہی... اگر یوسف جائے گا تو انشی ساتھ جائے گی اور داجی اسے جانے نہیں دیں گے... اب یوسف یہیں رہے گا تو کیا تم پوری زندگی کمرہ نشین رہو گی..

؟...رفعت اب اُسے نیچے لان میں لے آئیں تھیں....

انشی اب سنبھل گئی تھی....یوسف نے اسکی دلجوئی میں دن رات ایک کر دیے تھے....

رابی کو آتا دیکھ یوسف چائے چھوڑ جانے لگا.... آج سنڈے تھا وہ گھر پر ہی موجود تھا....

ویر انشی نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا...

انشی مجھے کچھ کام ہے....وہ بہانے کرنے لگا...

بعد میں کر لیجیئے گا.... انشی کی ضد کے آگے آخر کو اسے ہار ماننا پڑی...وہ چپ چاپ بیٹھ گیا...

ان دونوں کی گفتگو میں داجی خاموش تماشائی بنے رہے...

رابی میرا بیٹا کیسا ہے؟...اسکو آتا دیکھ داجی اٹھے اور پیار سے اپنے ساتھ لگا کر سر پر دستِ شفقت رکھا...رابی کے اندر سکون ہی سکون اترنے لگا....

یوسف کے سینے میں جلن ہونے لگی...جب بھی وہ باہر سے آتا داجی اسے میرا شیر کہہ کر سینے سے لگاتے اور اب سترہ اٹھارہ دن سے بات نہیں کی تھی.... سب رابی کی وجہ سے ہو رہا ہے...

اسے لگا اب شیری کی جگہ رابی نے لے لی ہے....

اس نے ہاتھ میں پکڑا کپ زور سے نیچے دے مارا... اور کسی کی بھی طرف دیکھے بغیر رابی تک پہنچا... اسے بازو سے پکڑا...

یوسف کی انگلیاں رابی کے گوشت میں پیوست ہو کر رہ گئیں تھیں....

اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ مجھ سے میرے داجی کو چھین لو گی جیسے شیری نے مجھ سے میرے بابا کو چھینا تھا... تو میں تمھارا وہ حشر...

داجی نے رابی کو یوسف کے شکنجے سے آزاد کرتے ساتھ اسے ایک زور دار تھپڑ رسید کیا...

خبر دار جو میرے ہوتے ہوئے تم نے اس معصوم پر کوئی الزام لگایا تو....

رابی روتی ہوئی چلی گئی.... یوسف کار لے کر نکل گیا...

یہ تھی ان پندرہ دنوں میں ان کہ پہلی ملاقات....

یوسف نے پوری رات سڑکیں ناپنیں میں لگا دی تھی... وہ کار لیے جو نکلا... واپس نہ آیا...

آدھی رات وہ ایک سنسان سڑک پر کار کے بونٹ سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھا تھا... اس نے سگریٹ جلائی اور خود بھی ماضی میں جلنے لگا....

رابی بھی اس تماشے کے بعد کمرے سے نہ نکلی تھیں...

رفعت داجی سے سر کھپا کھپا تھک گئیں تھیں.... آپ اسکو پیار سے سمجھاتے کیوں نہیں اسکی غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی تو اسکا رویہ بدل جائے گا...

وہ پاگل ہو چکا ہے.... اپنے باپ کی غلطیوں کا.... اپنی محرومیوں کا بدلہ ہم سب سے لے رہا ہے... داجی نے بات ہی ختم کر دی...

انشی داجی کے سامنے رو رہی تھی... وہ کیسے برداشت کر لیتے....

انشی بیٹا اب غلط کاموں میں تو اپنے بھائی کو فیور مت کرو....

بس لاسٹ ٹائم پلیز... آپ انہیں کہہ دیں گھر آجائیں... آپ نے اچھا نہیں کیا ویر پر ہاتھ اٹھا کر...

پہلے وہ غصے میں تھے... اب جب غصہ اترنے لگا تو وہ ایک بار پھر جھک گئے....

داجی کے منانے پر یوسف دو دن بعد پھر گھر لوٹ آیا تھا...

رابی اور انشی کی مصروفیت کے لیے داجی نے دونوں کو کوکینگ سینٹر لگا دیا... دونوں اکٹھے جاتیں.. واپسی پر کبھی شاپنگ تو کبھی سیر و تفریح کے لیے نکل جاتیں...

یوسف گھر میں نہ ہونے کے برابر نظر آتا تھا.... رابی کو کچھ سکون ہونے لگا وہ ایڈجسٹ کرنے لگی تھی... انشی کے ساتھ اسکی اچھی دوستی ہو چکی تھی.... انشی اس امید پر پھر جینے لگی تھی کہ جانے والا کبھی تو لوٹ کر آئے گا...

وہ کوئی سنڈے کا دن تھا... داجی کسی کی عیادت کو گئے تھے... انشی اور رفعت کچن کا کچھ سامان لینے چلی گئیں... نسرین بھی ان کے ساتھ ہی چلی گئی... رابی ان کے بے حد اسرار پر بھی نہ گئی تھی....

وہ اپنی وارڈراب سیٹ کر رہی تھی... جب وہ کسی کے دروازہ کھول کر اندر آنے کی آواز پر پلٹی....

یوسف کو دیکھ اس کے چہرے پر ہوائیاں آڑنے لگیں...

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہیں جم گئی....

وہ آگے بڑھا....

تم کیا سمجھتی تھی تمہاری ان چالاکیوں پر خاموش بیٹھا رہوں گا وہ غضبناک تیور لئے اسکے مقابل آن کھڑا ہوا....

رابی کو لگا ابھی وہ اس کو اغواء کر کہ پھر وہی چھوڑ آئے گا.....

تنہا اکیلے اس سنسان گھر کا تصور کرتے ھی اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے.....

اپنے دفاع کے لیے اس نے چلانے کا سوچا......

بچ......یوسف نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھے... اسے دیوار سے لگا دیا...

رابی کے آنسو گالوں پر پھسلنے لگے...

آواز نہیں....بالکل خاموش...اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھے یوسف سرد لہجے میں بولا....

اس نے سر ہلا کر اسے نہ بولنے کا یقین دلایا....

یوسف ہاتھ ہٹا چکا تھا....

داجی نے تمھاری وجہ سے پہلی بار مجھ پر ہاتھ اٹھایا....دل تو چاہ رہا ہے کہ تمارا منہ توڑ......یوسف کا اٹھا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا....رابی سر پر ہاتھ رکھے دیوار کے ساتھ ہی نیچے بیٹھ گئی....

پلیز مت مارو.... آئی....پرو... مس....میں...نے مما...کو... آگے کی بات آنسوؤں کی نذر ہو گئی....

یوسف شاکڈ کھڑا اسکی حالت دیکھنے لگا...وہ اس حد تک خوفزدہ ہو جائے گی اسے اندازہ نہیں تھا....

جتنے غصے میں وہ آیا تھا...اتنا ہی نرم پڑ گیا...

وہ دوزانوں اسکے پاس بیٹھ گیا....

اس نے اسکے ہاتھ ہٹانے چاہے تو وہ اور پیچھے کھسک دیوار سے جا لگی...

مت مارنا...میں چلی جاؤں گی..... مما....میری..بات... سنتی نہیں ہیں... آئی ایم س....سوری....وہ بے ربط بول رہی تھی....یوسف کو اسکی دماغی حالت پر شک ہوا...

اس نے سائڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسکی طرف بڑھایا....

رابی پانی پیو....وہ سنجیدگی سے گویا ہوا....اس نے گٹا گٹ پانی چڑھاتے اسکے حکم کی تعمیل کی...یوسف نے اسکو بازو سے پکڑ اٹھایا....اسکا جسم ٹھنڈا پڑا ہوا تھا....

ادھر بیٹھو....اس نے رابی کو بیڈ پر بٹھایا...اور چیئر کھینچ خود بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا....اب وہ ٹھہرے سرد لہجے میں کہہ رہا تھا...

رابی بہت سالوں بعد میں نے اپنے آپ کو سنبھالا ہے... داجی اور انشی مجھے چھوڑ کسی اور کی طرف متوجہ ہوں... میں برداشت نہیں کر سکتا.... مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تم میری زندگی میں اب شیری کا رول پلے کرنے آگئی ہو.... بہتر یہی ہے کہ تم خود اپنے آپ پر رحم کھاو اور یہاں سے چلی جاو.... اپنی بات مکمل کر کے وہ رکا نہیں تھا...

ارحم ہمدانی اب بھی انشی کو کالز کرتا رہتا کبھی وہ اٹھا کر اسکی خوب جھاڑ کرتی.... کبھی یوسف کی دھمکیاں دیتی... تو کبھی اگنور کر دیتی....

یوسف کے دھمکانے کے بعد رابی ایک بار پھر رفعت سے جانے کی ضد کرنے لگی.....

تمہیں یوسف نے کہا ہے نا؟ میں ابھی داجی کو بتاتی ہوں.... وہ اسکی بات سن کر بھڑک اٹھی تھیں...

مما پلیز.... رابی رونے لگی...

چپ کر کے بیٹھے رہو... ہم کہیں نہیں جا رہے... ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگی تھی...

وہ انشی کے پاس چلی آئیں کہ رابی کو کچھ دیر کے لیے باہر لے جاو...

بہت اداس ہو رہی ہے....

انشی نے رابی سے کہا تو وہ اس شرط پر مانی کہ پہلے داتا دربار جائیں گے....

انشی سر ہلا کر رہ گئی... دوپہر دو بجے کے قریب وہ داتا دربار پر پہنچیں....

انشی اپنی دعا میں مصروف ہو گئی وہی دعا جو وہ اپنی ہر نماز کے بعد کرتی تھی کہ جانے والا لوٹ آئے....

رابی آگے بڑھی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے.....

یا اللہ.... آنسوں

گالوں پر رواں دواں تھے......

مجھے اس حال میں پہنچانے والے, مجھ سے میرا باپ، میری عزت، میرا گھر، میری چھت چھیننے والے کو کبھی خوشیاں نصیب نہ ھوں......وہ ترسے خوشیوں کو......سکون کو.....مجھے برباد کرنے والے کے حصے میں آبادی کبھی نہ لکھنا میرے مالک ....ہر سانس جس طرح مجھ پر بھاری ہے اس طرح اس شخص کے لیے بھی ہر سانس اپنے ساتھ موت کی فریاد لائے.....

آمین کہہ کر وہ انشی کے ساتھ سیڑھیاں اترنے لگی......

تم نے کیا مانگا؟رابی نے یوں ہی پوچھ لیا.....اپنے لیے خوشیاں.....(بازل ااسکی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ھی تو تھا)

اور تم نے.....اس نے رابی سے سوال کیا....(تمھارے لیے دکھ.... تمھارے بھائی کے دکھ تمھارے بھی تو دکھ ہی ہوئے نا)

وہ کچھ نہیں بولی.....انشی سمجھ گئی کہ وہ بتانا نہیں چاہتی.....

وہ افس میں تھا....جب داجی کی کال آئی....

یوسف انشی اور رابی کو پک کر لو وہ لوگ شاپنگ کے لیے نکلی ہیں ڈرائیور کی کال آئی تھی گاڑی کو کچھ پرابلم ہو گئی ہے....وہ سب سمیٹ سماٹ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

انشی نے اسکو شاپنگ مال کا بتایا وہ سیدھا ادھر ہی چلا آیا۔۔۔

لیمن اور بلیک کلر کے سوٹ میں شیفون کا دوپٹہ لیے کھڑی رابی کو دیکھ کچھ لمحے تو یوسف نظریں نہ ہٹا سکا۔۔۔۔

پھر انشی کے پکارنے پر خود کو لعنت ملامت کرتا آگے بڑھا۔۔۔وہ لوگ جانے کو تھے کے انشی نے یوسف کو ایک شرٹ ٹرائی کرنے کو بلا لیا رابی باہر نکل گئی۔۔۔

یوسف اور انشی شاپنگ مال سے بھر نکل رہے تھے ک معاً نظر سامنے روڑ پر پڑی۔۔۔جہاں ایک وین رابی کو اندر دھکیل کر نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔

یوسف نے فورن اپنی کار سٹارٹ کی اور وین کو ٹریس کرنے لگا۔۔۔اپنے پولیس دوست کو کال کر کے حالات سے آگاہ کیا اور جب پولیس افسر نے اسے سب سنبھال لوں گا کا یقین دلایا تو وہ تسلی کرتا کار شاپنگ سینٹر کی طرف موڑ گیا جہاں انشی اکیلی کھڑی تھی۔۔۔

چلو انشی جلدی کرو۔۔۔

مگر ویر رابی۔۔۔

مجھے نہیں پتا یہ لوگ کون ہیں وہ تمہیں بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔۔۔ اسے اب بھی بہن کی فکر تھی اور جسکو نقصان پہنچ چکا تھا۔۔۔ اسکی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

وہ انشی کو چھوڑنے مرادولا چلا گیا۔۔۔

سر پولیس ہماری وین۔ کو ٹریس کر چکی ہے۔۔۔۔

اوہ نو۔۔۔ شیری نی اسے ایک جگہ وین روکنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔۔

ہڑبڑاہٹ اور پولیس کے خوف میں انہوں نے رابی کو فرنٹ سیٹ پر ہی پھینک دیا۔۔۔ شیری نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔۔۔ مگر پولیس ان سے بھی دو ہاتھ آگے تھی۔۔۔ وین کی بجائے اب شیری کی کار کا پیچھا کیا جانے لگا۔۔۔۔ شیری اپنی چال الٹی پڑتا دیکھ بدحواس ہو گیا۔۔۔

کار کی سپیڈ بڑھادی۔۔۔ اب کار ایک جھاڑیوں نما جگہ پر آگئی تھی۔۔۔۔

پولیس اسکو وارن کر رہی تھی کہ وہ خود کو پولیس کے حوالے کر دے ورنہ انجام کا زمہ دار وہ خود ہو گا۔۔۔۔

شیری نے کار کی سپیڈ اور بڑھادی اچانک سامنے کھڑے درخت سے کر بری طرح ٹکرا گئی۔۔۔ رابی کا سر دیش بورڈ سے بری طرح ٹکرایا۔۔۔

شیری اسکو چھوڑ فرار ہو گیا۔۔۔ پولیس نے فائر کر دیا۔۔۔ اور دو گولیاں ٹانگ پر لگنے سے وہ وہیں ڈھے گیا تھا۔۔۔۔۔

رابی کی طرف کا ڈور بری طرح جام ہو گیا تھا۔۔۔ اس کے سر سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔۔۔ آخر کو پندرہ منٹ کی بھرپور کوشش کے بعد پولیس رابی کو کار سے نکلنے اور ہسپتال پہنچانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

ڈڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ رابی کا بہت خون بہہ چکا ہے آپ بس دعا کیجیے۔۔۔

رفعت تو دیوانی ہوئی جا رہی تھیں۔۔۔وہ کوریڈور میں سر جھکائے کھڑے یوسف کہ جانب بڑھیں۔۔۔اور ایک تھپڑ دے مارا۔۔۔

میری بیٹی کے اس حال کے ذمہ دار صرف تم ہو۔۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے وہ لاوارث ہے۔۔۔۔۔جو۔۔جو تمھارا جب دل چاہے گا اس سے سب کے کیے کا بدلہ لینے لگوگے۔۔۔۔ارے تمھارے باپ نے تمھاری ساتھ زیادتی کی۔۔۔تمھاری ماں کو اس نے گھر سے نکالا۔۔۔ تمھاری ساتھ ظلم ستیلی ماں نے کیا۔۔۔ تمھاری خوشیاں تمھارے ستیلے بھائی نے چھینی۔۔۔ان سب کا بدلہ تم۔نے میری بیٹی سے کیوں لیا۔۔۔وہ اسے جھنجھوڑنے لگیں۔۔۔ جس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں۔۔۔

تم نے اچھا نہیں کیا یوسف۔۔۔۔ایک بار۔۔۔۔صرف ایک بار۔۔۔۔اپنی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش تو کی ہوتی۔۔۔ میں گھر سے نہیں بھاگی تھی بلکہ میرے باپ نے مجھ پر بھروسہ نہ کر کے مجھے جانے کو کہا تھا۔۔۔۔اصولاً زیادتی تو میرے ساتھ ہوئی ہے مگر میں خاموش رہی۔۔۔ تمھاری طرح اپنے دکھوں پر واویلا نہیں کیا۔۔۔کسی کا بدلہ کسی سے نہیں لیا۔۔۔۔اور ہم انسانوں کی اوقات ہی کیا ہے جو انتقام لینے چل پڑیں۔۔۔۔یوسف ان کے انکشافات پر ششدر کھڑا تھا۔۔۔داجی الگ آنسو بہا رہے تھے۔۔۔۔

اس کا دل اسے ملامت کرنے لگا۔۔۔خالہ گھر سے نہیں گئیں تھیں بلکہ۔۔۔انہیں نانا نے نکالا تھا۔۔۔یہ حقیقت اس پر آشکار کیا ہوئی وہ تو ڈھے کر رہ گیا تھا۔۔۔۔ٹوٹ گیا تھا۔۔۔خود اپنی ہی نظروں میں گر گیا تھا۔۔۔۔یہ میں نے کیا کر دیا۔۔؟۔۔۔وہ سر پکڑ وہیں کوریڈور میں بیٹھتا چلا گیا۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے جہاں رابی کھڑی۔۔۔اس کے لئے بد دعائیں کر رہی تھی.... ٹھیک اسی مقام پر وہ کھڑا اسکی زندگی کی دعائیں کرنے لگا...

میں غلط تھا مجھ سے غلطی ہو گئی....بدلہ لینے والی اور انتقام لینے والی ذات تو تیری ہے میرے مالک۔۔۔پھر میں کیوں کسی کی زندگی میں دکھوں اور خوشیوں کا فیصلہ کرنے لگا تھا۔۔۔۔کیوں یہ ظلم کیا میں نے ؟۔۔۔میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں ؟۔۔۔۔اپنی

محرومیوں کا بدلہ میں نے اس بے گناہ سے کیوں لیا۔۔؟۔۔یا اللہ میری توبہ قبول کر لے۔۔۔اسکو زندگی کی نوید سنا دے۔
۔۔غریبوں میں کھانا تقسیم۔کر کے وہ دوبارہ ہسپتال آ گیا۔۔۔

######

داجی۔۔۔رابی کیسی ہے؟ڈاکٹرز نے کیا کہا؟۔۔۔اسکے لہجے میں تڑپ تھی۔۔۔

سفید کرتا شلوار میں سوجی آنکھیں لیے وہ گویا ہوا۔۔۔۔

داجی اسکی حالت دیکھ کر رہ گئے۔۔۔۔یہ ان کا جذباتی نواسا تھا۔۔جو کسی کو تکلیف دیتا تھا تو خود زیادہ تڑپتا تھا۔۔۔

تم دفع ہو جاو یہاں سے وہ مرے یا جیے تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔۔رفعت اس پر چیخیں تھیں۔۔۔۔

آنی (خالہ) ایسامت کہیں۔۔۔پلیز۔۔۔آپ مار لیں مجھے۔۔۔مگر پلیز معاف کر دیں۔۔۔وہ ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔اور ان کے ہاتھ پکڑ کر اپنے آپ کو مارنے لگا۔۔۔۔

معاف کر دیں۔۔۔۔وہ ہاتھ جوڑنے لگا۔۔۔

رفعت نے آنسو ضبط کرتے اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔وہ ان کی گود میں سر رکھے سکون تلاش کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

######۔

رابی کو ہسپتال سے ڈسچارج کر کے گھر لا چکے تھے۔۔۔مگر یوسف اسکے سامنے نہیں گیا تھا۔۔۔اس میں ہمت نہ تھی اسکا سامنہ کرنے کی۔۔۔۔

وہ انشی سے اسکا حال دریافت کر لیتا۔۔۔اسکی دوائیں۔۔۔اس کے ٹریٹمنٹ کی ٹائمنگز۔۔۔وہ ہر چیز کا نا محسوس انداز میں خیال رکھنے لگا تھا۔۔۔۔

ابھی تھکا ہارا وہ آفس سے واپس آیا تھا۔۔۔۔

اس نے انشی کو آواز دی۔۔۔

ویر آ گئے آپ۔۔۔انشی فوراً حاضر ہوئی۔۔۔

رابی نے کھانا کھالیا؟

جی۔۔۔

یہ میڈیسن جو ختم ہو گئیں تھیں میں لے آیا ہوں۔۔۔ یہ لو۔۔ اس نے ایک لفافہ انشی کی طرف بڑھایا۔۔۔

اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔۔۔

ویر۔۔۔ کھانا لگاوں۔۔۔

نہیں۔۔۔

چائے؟

ہاں لے آو۔۔۔

وہ اپنی ڈائٹ کا خاص خیال رکھتا تھا۔۔۔ مگر انشی نوٹ کر رہی تھی کہ وہ ایک ہفتے سے یا تو رات کا کھانا سکِپ کر دیتا یا صبح کا ناشتہ۔۔۔۔

سنڈے کا دن تھا۔۔۔ رابی بہت ڈل ہو گئی تھی۔۔۔ تھکی تھکی اداس اداس رہنے لگی تھی۔۔۔ ابھی رفعت کے بہت اسرار پر دونوں قریبی پارک میں چہل قدمی کرنے چلی آئیں۔۔۔

رابی۔۔۔

ہوں۔۔۔۔

ایک بات بولوں؟

ہاں ضرور۔۔۔ رابی کا موڈ کچھ بہتر دیکھ کر انشی نے بات شروع کی۔۔۔

رابی مجھے پتا ہے کہ ویر نے تمھارے ساتھ بہت زیادتی کی مگر وہ شرمندہ ہیں۔۔۔جب تم۔زندگی اور موت کے درمیان لڑ رہی تھی تب بھائی کی تڑپ ہم نے دیکھی تھی۔۔۔وہ تمہارے لیے دعائیں کرتے۔۔۔نفل پڑھتے۔۔۔غریبوں میں کھانا تقسیم۔کرتے۔۔۔وہ اتنی ہمت نہیں کر پا رہے کہ تمھارے سامنے آکر اپنا حال بتا سکیں۔۔۔۔ورنہ روز مجھ سے تمھارا پوچھتے ہیں۔۔۔

آچھا۔۔۔رابی نے ایسے ری ایکٹ کیا۔۔۔جیسے وہ موسم کے حالات بتا رہی ہو۔۔۔۔

سر۔۔۔

ملازم یوسف کے پاس آیا۔۔۔جو آج سنڈے ہونے کی وجہ سے گھر پر ہی موجود تھا۔۔۔

کوئی آدمی آپ سے ملنے آیا ہے۔۔۔

اچھا.....اسے ڈرائنگ روم میں بٹھاو میں آتا ہوں۔۔۔۔

ملازم سر ہلا کر چلا گیا۔۔۔۔

جواد حسن کو سامنے صوفے پر بیٹھا دیکھ وہ دروازے سے ہی پلٹنے لگا تھا کہ ان کی آواز نے اسکے قدم۔جکڑ لیے۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔

مت کہیں مجھے بیٹا۔۔۔وہ اتنی بلند آواز میں دھاڑا کہ رفعت اور داجی بھی باہر آ گئے۔۔۔۔

مت کہیں۔۔۔نہیں ہوں میں آپ کا بیٹا سنا آپ نے۔۔۔۔نہیں ہوں میں آپ کا بیٹا۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔داجی آگے بڑھے۔۔۔اور اسے ڈرائنگ روم۔میں لے آئے۔۔۔

کیوں آئے ہیں آپ اتنے سالوں بعد؟۔۔۔وہ تلخی سے گویا ہوا۔۔۔

یوسف مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔۔میں نے تمھارے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔۔۔۔

معاف کر دوں؟ کیوں؟ کیوں کر دوں معاف؟۔۔۔آپ نے کیا تھا مجھے معاف۔؟۔۔۔میری ناکردہ غلطیوں پر بھی مجھے بھری محفل میں ذلیل کیا گیا۔۔۔۔سڑکوں پر سلایا گیا۔۔۔مگر۔۔۔مگر معاف نہیں کیا گیا۔۔۔اور آپ اتنے گناہوں کے بعد بھی

معافی کی امید رکھے ہوئے ہیں۔۔جواد حسن۔۔۔وہ اپنے باپ کو اس کے نام سے پکار رہا تھا۔۔۔ایک باپ کے لیے اس سے بڑی گالی کیا ہو گی اپنی اولاد کی طرف سے؟۔۔۔۔

یوسف شیری اب کبھی چل نہیں سکے گا۔۔۔ٹانگوں پر لگنے والی گولیوں نے اسے اپاہج کر دیا ہے۔۔۔ثانیہ اسکی حالت دیکھ دیکھ پاگل ہوئے جا رہی ہے۔۔۔۔۔تم شیری پر سے اغوء کا کیس واپس لے لو۔۔۔ہاتھ جوڑتا ہوں تمھارے۔۔۔جواد نے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔۔

آج اتنے سالوں بعد واپس بھی آئے تو اپنے ستیلے بیٹے کے لیے۔۔۔۔اس عورت کے لیے۔۔۔آج مجھ سے معافی بھی مانگی تو اس شیری کے لیے۔۔۔۔آج تو آپ نے تابوت میں آخری کیل ٹھوک دیا جواد حسن۔۔۔۔اس نے نفرت سے کہا۔۔۔

ہاں میری غلطی ہے یوسف تم صحیح کہہ رہے ہو۔۔۔آج میں آیا بھی تو اس عورت کے لیے جسکی وجہ سے میں نے تمھاری ماں کو گھر سے نکالا۔۔۔تمھاری خالہ کی بدنامی نہیں بلکہ اپنی محبت حاصل کرنے کی وجہ سے۔۔۔تم سے تمھاری ماں چھین لی۔۔۔اُس عورت کے بیٹے کے لیے تمھاری ساتھ ناانصافی کرتا آیا۔۔۔۔یہاں تک کہ اپنی جوان بیٹی سے بے خبر رہا۔۔۔۔اور آج اُسی عورت کے بیٹے کے لیے اپنے بیٹے کے آگے ہاتھ جوڑ رہا ہوں۔۔۔۔شیری کو معاف کر دو۔۔۔نہیں تو ثانیہ پاگل ہو جائے گی۔۔۔۔میں اُسکی یہ حالت نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔وہ ہار مانتے ہوئے بولے۔۔۔

صرف ایک عورت کہ محبت پر آپ نے کتنی محبتیں قربان کر دیں جواد حسن۔۔۔۔میری۔۔۔میری ماں۔۔۔۔میری بہن کی جو پل پل اپنے باپ سے ملنے کو تڑپتی ہے۔۔۔۔۔یوسف کا لہجہ زخموں سے چور تھا۔۔۔۔اس کا لہجہ ہی نہیں بلکہ انگ انگ زخمی تھا۔۔۔۔۔خون رس رہا تھا اس کے جسم سے۔۔۔۔وہ ان کے اعتراف پر لہولوہان ہونے لگا تھا۔۔۔۔

میں۔کیا کروں یوسف۔۔۔؟۔۔۔۔۔میری محبت بہت خود غرض ہے۔۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔۔وہ شرمندہ تھے۔۔۔

نہیں جواد حسن نہیں۔۔۔میرا دل اتنا بڑا نہیں ہے۔۔۔۔بلکہ اب تو یہاں دل بھی نہیں ایک زخم سا ہے۔۔۔اس نے دل پر انگلی رکھ کر کہا۔۔۔

جس سے خون رستا ہے۔۔۔یا تو میں موم ہو چکا ہوں یا پتھر۔۔۔ مگر انسان نہیں رہا۔۔۔۔ اگر میں کسی کہانی کا کردار ہوتا تو مصنف یہ لکھ کر کہ میں بہت اعلی ظرف تھا۔۔۔باب ختم۔ کر دیتا۔۔۔ مگر یہ حقیقت ہے جواد حسن۔۔۔اور اصل دنیا میں معافیاں نہیں ملتیں۔۔۔۔یہاں تو بس حساب ہوتے ہیں جسکی اب میری باری ہے۔۔۔۔وہ جا چکا تھا۔۔۔

اسکے جانے کے بعد وہ رفعت کی طرف پلٹے۔۔۔ تمہیں یہاں آئے دو مہینے سے اوپر ہو گئے مگر میں نے ایک روپے نہیں بھجوایا۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔بزنس ختم ہو کر رہ گیا ہے ثریا کے شوہر نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔۔جو بچہ اس میں سے آپ کا حصہ یہ رہا۔۔۔۔

اب وہ دا جی کی طرف آئے۔۔۔۔مجھے میری بیٹی سے ملوا دیں۔۔۔وہ جا چکی ہے اپنے شوہر کے ساتھ دبئ۔۔۔اب آپ بھی مہربانی کر کے چلے جائیں یہاں سے۔۔۔دا جی کے بجائے یوسف نے جواب دیا تھا۔

رفعت نے فواد کے آنے کا اور تمام گفتگو کی تفصیل رابی کے گوش گزار دی مما میں یہ کیس واپس لینا چاہتی ہوں......

مگر کیوں رابی؟؟ میں تمہیں بتا رہی ہوں کے یوسف کس طرح تمہارے مجرم کو سزا دلوانے کو کوشاں ہے.....اور تم ہو کہ مسلسل ناشکری کیے جا رہی ہوں.....اب رفعت ڈپٹ کر بولیں ویسے بھی وہ اب رابی کو ہر بات فورس کرنے لگی تھیں...

آپ اس سے کہہ دیں ورنہ خود جا کر کیس کینسل کروا آؤں گی تو یوسف کی انسلٹ ہو گی.......وہ کہہ کر ناول اٹھائے کمرے سے نکل گئ.

یوسف نیچے ہال میں بیٹھا لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہا تھا کچھ ڈسٹر بنز کی وجہ سے کام اتنا جمع تھا کہ رات کے دو بجے تک لیپ ٹاپ لیے بیٹھا رہتا تھا... ابھی بھی سامنے میز پر ٹانگیں رکھے اور گود میں لیپ ٹاپ لیے وہ کام میں مصروف تھا...جب رفعت اسکے پاس چلی آئیں....

یوسف بیٹا چائے پیو گے ؟....یوسف ان سے اب کچھ جھجھکا اور شرمندہ رہتا تھا....زیادہ تر ان کا سامنہ کرنے سے کترا کر گز جاتا....

جی آنی...ضرور.....طلب نہ ہونے کی وجہ سے بھی ہامی بھر لی.... محض ان کا دل رکھنے کو...

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ دو کپ چائے لے کر اس کے پاس چلی آئیں...

یوسف کو کپ پکڑایا جو اس نے شکریہ کے ساتھ تھام لیا....

یوسف مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے.... انہوں نے کپ کے کنارے پر انگلیاں پھیرتے الفاظ ترتیب دیئے....

میں نے رابی کو جواد کا مطالبہ بتایا وہ چاہتی ہے کہ کیس واپس لے لیا جائے.... انہوں نے ٹھہرے لہجے میں کہا.....

آپ اسکو بتا دیں کہ میں شیری کو سزا دلوا کر رہوں گا.... اسکا انداز قطعی تھا....

رفعت خاموش ہو گئیں سچ تو یہ تھا کہ انہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ شیری کو سزا ملے کہ نہیں.... وہ چاہتی تھیں کہ بس ایک بار یوسف اور رابی کا سامنہ ہو جائے... لڑ جھگڑ کر ہی سہی وہ اپنی بھڑاس نکال لیں....

کچھ سوچ کر یوسف بولا....

کیا رابی اب بھی شیری کو پسند..... اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی رفعت بول پڑیں....

نہیں وہ یہ سب اس لیے نہیں کہہ رہی ویسے بھی وہ شیری کو زرا سا بھی پسند نہیں کرتی.... بس اسکے بابا نے منگنی کا کہا اور وہ مان گئی... وہ اپنے بابا کی کوئی بات ٹال نہیں سکتی تھی... ورنہ شیری میں اسکی دلچسپی بالکل صفر تھی.... رابی نے تو منگنی پر بھی بہت واویلا کیا تھا.... بڑی مشکل سے اسکے بابا نے منایا تھا...... رفعت نے تفصیل بتا کر اسکی بدگمانی دور کرنا چاہی....

آپ سچ کہہ رہی ہیں آنی.... یوسف کی آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پر تبسم تھا.....

انہوں نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلا دیا....

سیریسلی؟.... وہ لیپ ٹاپ ہٹا کر خوشی سے ان کے ہاتھ پکڑے نیچے ہی بیٹھ گیا....

ہاں بالکل سو فیصد سچ.... رفعت نے اس کے بال بکھیرے اور ماتھے پر بوسا دیا.... اب اس سے محبت کرنے والوں میں ایک اور کا اضافہ ہو گیا تھا..... وہ تھیں اسکی آنی... وہ کیوں کر اللہ سے شکوہ کرتا... اس نے آج تہے دل سے اللہ کا شکر ادا کیا....

بدگمانی کہ ایک اور تہہ ہٹ گئی تھی... اسے رابی بہت قریب محسوس ہوئی مگر.....

یوسف بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے شیری پر ترس مت کھاؤ.... اسکو سزا ملنی چاہیئے.... اگر ایک بار چھوڑ دیا تو ہو سکتا ہے وہ دوبارہ تمھیں نقصان پہنچائے.... رفعت اسکو سمجھانے کے انداز میں بولیں... مگر اثر الٹا ہوا.... رابی غصے سے پیر پٹختی یوسف کے کمرے کی طرف چل دی....

وہ ابھی آفس سے آیا تھا.... ہمیشہ کی طرح سب اِدھر اُدھر بکھیرے... خود بیڈ پر دراز تھا....

رابی بغیر ناک کیے اندر چلی آئی...

تم شیری کا کیس واپس لے رہے ہو کہ کل میں خود پولیس اسٹیشن جاؤں... رابی غصے سے لال بھبھوکا چہرہ لیے اسکے سامنے کھڑی تھی.....

نہ ہی میں کیس واپس لوں گا نہ ہی تم آئی سمجھ.... اس نے انگلی اٹھا کر قطعی لہجے میں کہا....

شیری کو اس کے کیے کی سزا مل چکی ہے... وہ چلنے سے محروم ہو چکا ہے... میں تمھاری طرح ظالم نہیں ہوں... اور تم میرے کیس کے چکر میں اپنے بدلے نہ چکاؤ....

تم غلط سمجھ رہی ہو رابی.... یوسف نے صفائی پیش کی... میں بس انصاف چاہتا ہوں....

رابی اسکی بات پر استہزائیہ ہنسی....

اچھا تم انصاف کرنا چاہ رہے ہو؟..... رہنے دو یوسف شاہ مراد تم سے یہ نہیں ہو پائے گا... آخری جملے میں بھرپور طنز تھا.....

کیوں نہیں ہو گا؟... تم بتاؤ کس طرح ہو گا انصاف میں تیار ہوں....

وہ دو قدم آگے بڑھا اور اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا....

رابی بھی دو قدم آگے بڑھی.... ایک بالش کا فاصلہ تھا دونوں میں....

یوسف کو یہ کہیں سے بھی پہلے والی خوفزدہ رابی نہ لگی.....

انصاف اس طرح ہو گا یوسف صاحب کہ تم پر بھی ایک کیس کیا جائے.... اس نے انگلی یوسف کے سینے پر رکھ کر کہا.. پھر اپنی ہی بات کی تصیح کرتے بولی...

اوہ ایک نہیں بلکہ دو... کیوں تم نے مجھے اغوا نہیں کیا؟... زبردستی نکاح نہیں کیا؟.... یہ سب کس زمرے میں آتا ہے؟....
اب کرو انصاف یوسف..... اسکی آنکھوں میں دیکھ وہ چیلنج کر رہی تھی....
اگر تم یہی چاہتی ہو تو ٹھیک ہے... میں خود جا کر کل اپنے دونوں جرم قبول کرلوں گا.... وہ نظریں چرائے بنا بولا.... چند لمحے تو رابی خاموش ہو گئی.... پھر کچھ سوچ کر بولی.....
مجھے تم سے کوئی فضول بحث نہیں کرنی جو کہہ دیا ہے وہ سن لو.... شیری کو میں نے معاف کیا بس.... وہ کہہ کر جانے لگی.... کہ یوسف نے اسکی کلائی تھام لی.... رابی کو یوسف کی جرات پر جھٹکا لگا... یہ شخص اپنے کیے پر زرا شرمندہ نہیں.... رابی اس کے رویے سے یہی اخذ کر پائی تھی....
وہ نہیں مڑی... کلائی ابھی بھی یوسف کے ہاتھ میں تھی... اس نے جھٹکے سے اسے کھینچا.. وہ اس سے ٹکراتی بچی..... کمر پر گرے بال آگے آگئے...
اب تمھاری باری ہے. رابی انصاف کرنے کی..... یوسف اسکو نظروں کی زد میں لیے بولا....
ہاں نا کرو اب انصاف اگر شیری کو معافی مل سکتی ہے... تو مجھے کیوں نہیں؟ بقول تمھارے دونوں کا جرم ایک جیسا ہے.... وہ پل بھر میں بازی پلٹ گیا....
میرا ہاتھ چھوڑو... سوال نظر انداز کیا گیا....
آں ہاں یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے..... نا چھوڑنے کی قسم کھا رکھی تھی....
سچ سننے کی ہمت ہے؟... رابی نے اسکی آنکھوں میں دیکھ چیلنج کیا... آج تو اسکے انداز ہی بدلے ہوئے تھے....
بالکل... یوسف نے سائڈ سمائل کے ساتھ اسے بولنے کی اجازت دی.... تو بتاؤ پھر تم نے جو دادا انکل کو معاف کیوں نہیں کیا؟... ایک پل کو یوسف کے چہرے کا رنگ بدلا.... نقوش تن گئے تھے...
یہ تمھارا مسئلہ نہیں ہے... وہ نظریں چرانے لگا... ساتھ ہی اسکی کلائی بھی چھوڑ دی...
کیوں کیوں؟.. کیوں میرا مسئلہ نہیں ہے؟.... وہ اسکے نظریں چرانے پر سیخ پا ہی ہو گئی تھی....

تم اُن کی کیے کا بدلہ مجھ سے لے سکتے ہو... مگر جب یہ پوچھوں کہ معاف کیوں نہیں کر سکتے تو... میرا مسئلہ نہیں ہے....

میں نے تمھارے ساتھ وہ ظلم نہیں کیے جو میرے باپ نے میرے ساتھ کیے ہیں... بہتر یہی ہو گا کہ اپنا مقابلہ میرے ساتھ نہ کرو.... اور اب جاؤ یہاں سے وہ منہ موڑ کر کھڑا ہو گیا....

کیا کیا ہے تمھارے باپ نے تمھارے ساتھ؟.... وہ اس کے سامنے آئی...

میری ماں مر گئی ان کی وجہ سے....

تو میرا باپ نہیں مرا تمھاری وجہ سے؟.... یوسف کے سر پر آسمان گر پڑا.... تم غلط کہہ رہی ہو میں نے ان کو نہیں مارا...

ان کے دیے ہوئے دھوکے کی وجہ سے مر گئیں وہ.... اور تم کہہ رہی ہو...... بات کاٹی...

تمھاری دی ہوئی مصیبت کی وجہ سے مر گیا میرا باپ اور تم کہہ رہے ہو... وہ بھی اسی انداز میں بولی...

کیوں کیا غلط کہا میں نے...؟... تمھارے باپ نے تمھاری ماں کو مارا تو کیا تم نے میرے باپ کو نہیں مارا؟... تمھارے باپ نے تمھیں گھر سے نکالا تو کیا تم نے میری چھت نہیں چھینی.... تمھارے باپ نے تمھیں بھری محفل میں ذلیل کیا تو کیا تم نے پورے شہر میں میری رسوائی نہیں پھیلائی.... شیری نے تمھارے باپ پر اپنا حق جتایا تو کیا تم نے میرے نانا پر اپنا حق جتا کر مجھے یہاں سے جانے کو نہیں کہا.... اگر انہوں نے تمھاری خوشیاں چھینی تو کیا تم نے مجھے مسکراہٹوں سے محروم نہیں کیا؟...

بولو کیا غلط کہا میں نے؟ وہ اسکی شرٹ مٹھیوں میں بھینچے جھنجھوڑنے لگی...... یوسف نظریں ملانے کے قابل نہ رہا....

ہونہہ یوسف تمھارے حساب میں تو زبردستی نکاح بھی آتا ہے.... اُسکا کیا؟... اور تم کہتے ہو کہ تمھاری بات الگ ہے.... اس نے نفرت سے کہا...

رابی وہ سب میں نے صرف تم سے محبت کی آڑ میں مجبور ہو کر کیا.... اگر میں نکاح نہ کرتا تو شیری تمھیں مجھ سے چھین لیتا...

اس نے رابی کو کندھوں سے تھام کر اور بہت ہمت کر کے بالکل غلط وقت پر اپنی محبت کا اظہار کیا....

رابی نے پوری قوت سے اس کے ہاتھ جھٹکے....

اپنی جیت کو تم محبت کا نام مت دو یوسف تم نے مجھے انسان نہیں بلکہ ایک چیز سمجھا ہوا ہے... جو شیری کو پسند آ گئی اور اب تم اس سے چھین لینا چاہتے ہو.... کس چیز کا بدلہ لیا تم نے مجھ سے بتاؤ...؟.. کیوں میری ساری خوشیاں کھا گئے ؟... اب اس کے آنسو بہنے لگے.... اس نے زور سے یوسف کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے دھکیلا.... بتاؤ کیا گناہ تھا میرا ؟.... مجھے میرا قصور بتاؤ.. یوسف... وہ اسکے نظریں چرانے پر چیخنے لگی.... بتاؤ...

انشی کو درد ہو تو درد... مجھے درد ہو تو اسکا کیا۔....؟....

اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے.... اور مجھے جو نقصان پہنچا اسکا کیا.... وہ روئے تو تمھیں تکلیف ہو.... اور جو مجھے اتنا رولایا اسکا کیا؟.... یہ کیسی محبت ہے تمہاری مجھ سے ہے تو درد..... آنسو... دکھ... اور انشی سے ہے تو.... خوشیاں... قہقہے... مسکراہٹیں... اتنا تضاد کیوں ؟.... بتاؤ یوسف... اس نے پھر اسے جھنجھوڑا....

مجھے تمہاری محبت نہیں چاہیے تھی یوسف... تم مجھ پر رحم کر لیتے... محبت نہ کرتے... اسکے آنسوں گالوں سے لڑھک کر یوسف کے قدموں میں گر پڑے....

محبت تو بہت کچھ دیتی ہے... اور تمھاری محبت نے سب کچھ چھین لیا.... اس نے اپنے خالی ہاتھ دیکھے.... یہ کیسی محبت ہے تمہاری یوسف ؟.... کاش تم نے مجھ سے محبت نہ کی ہوتی رحم کھا لیا ہوتا... لوگ اپنی محبتوں پر فخر کرتے ہیں اور تمھاری محبت نے مجھے دکھ.... شرمندگی اور رسوائی کے سوا کچھ نہیں دیا.... محبت تو تم انشی سے کرتے ہو.... تمھاری زندگی تمھاری بہن... سب کچھ تو ہے وہ تمھارا.... اسکی تکلیف پر تمھیں درد ہوتا ہے میری پر کیوں نہیں ؟.... اسے تم ایک کھروچ نہیں آنے دیتے اور مجھے زخموں سے چھلنی کر دیا کیوں۔..؟... ہونہہ محبت... اس نے حقارت سے کہا... اپنے بدلے اور انتقام کو محبت کا نام مت دو.... وہ رونے لگی... اپنی زبان سے اپنے ہی درد بیان کرنا کتنا تکلیف دہ عمل ہے اسے آج پتا چلا تھا.... اسے لگا اسکی روح کو کوئی کانٹوں پر گھسیٹے ہوئے ہے.....

میں تو کمزور... بزدل... ایک ڈرپوک لڑکی تھی.... بہت کمزور... اس نے اپنے وجود کو نفرت سے دیکھا... ایک عام سی لڑکی... جسے تم پسٹل دِکھا کر خاموش کروا سکتے تھے... کیوں کہ ہم لڑکیاں تو ہوتی ہی بے بس ہیں.... تم مردوں کے رعب اور

دب دبے تلے روند جاتی ہیں... اگر اتنی ہی ہمت تھی تو ٹھوکتے گولی شیری کے سینے میں... اپنے باپ کے سینے میں..... تب تمھارے اس (انگلی یوسف کے دل پر رکھی) دل میں لگی آگ بجھتی..... میرے کندھے پر رکھ کر بندوق کیوں چلائی؟.... وہ چیخنے لگی... بولو.. جواب دو... بولتے کیوں نہیں؟..... وہ اسکے گالوں پر ہاتھ مار مار اسکا چہرہ اونچا کرنے لگی....

دیکھو یوسف میری طرف.... دیکھو... تمہارا انتقام پورا ہوا... میں برباد کھڑی ہوں تمھارے سامنے... کاش تم نے ایک بار صرف ایک بار مجھ پر رحم کھالیا ہوتا.... وہ روتے روتے نیچے بیٹھنے لگی... ہزار سمجھایا دل کو کہ اس ظالم کے سامنے نہیں رونا... مگر وہ اپنے ضبط پر قابو نہ رکھ سکی....

یوسف اسکو دیکھ زمین میں گڑھنے لگا.....

ٹھیک ہے پھر آپ یہ بھی کر کے دیکھ لیں.... بلکہ آپ کی یہ مشکل بھی میں خود ہی حل کر دوں گا.... کل ہی یوسف سے بات کرتا ہوں کہ ہم تو آپ کی بہن پر دل و جان سے فدا ہو گئے ہیں.... اس کے اتنے کانفیڈنس سے کہنے پر وہ ہقا بقا رہ گئی.... وہ بھی یوسف کی دھمکی کے جواب میں.....

آپ آخر چاہتے کیا ہیں؟ آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتی میں کسی کے نکاح میں ہوں... انشی رو دینے کو تھی....

تو کیا ہوا ہم عدالت جا کر آج ہی نکاح ختم کرنے کیلیۓ...

بکواس بند کرو اپنی.... میں مر جاؤں گی.... مگر بازل کا نام اپنے نام سے جدا نہیں کروں گی.... وہ تیز آواز میں بولی...

اوہ کم آن سویٹ ہارٹ... یہ فلمی ڈائیلاگز کا زمانہ...

انشی اسکی گھٹیا گفتگو مزید نہ سن سکتی تھی... غصے سے فون کاٹ دیا....

اب کیا کروں اگر اس نے بھائی سے بات کر لی اور انہوں نے نکاح ختم ..... کرنے کی بات کی تو پھر.... نہیں... نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گی... بازل یہ آپ نے کیا کیا... میں ہر طرح سے آپ کو قبول کر چکی تھی اور آپ مجھے بیچ راہ میں چھوڑ کر چلے گئے... وہ گھٹنوں میں سر دیئے سسکنے لگی.....

ندامت کی وہ شام پھر لوٹ آئی ہے.....

محبوب کی نظروں سے گِرا ہوں بڑی چوٹ آئی ہے...

خطا یہ ہوئی کہ نبھا کیا ہم نے......
جبکہ اصولِ محبت سے اس نے وفا کھائی ہے.....

نہ لیتے حصہ دو دِلوں کے اس کھیل میں....
جو معلوم ہوتا ان کا انجام رسوائی ہے.....

گِرا دیا محبت کی آخری سیڑھی سے یہ کہہ کر......
عشق تجھے تھا ہی کب توں نے بس ضد لگائی ہے...

(رِٹن بائے دیباء تبسم)

اسے آج معلوم ہوا تھا کہ وہ رابی کی نظروں سے کتنا گِر چکا ہے....وہ اِسے اپنے باپ کا قاتل سمجھتی تھی....اسے اپنی خوشیوں کا اپنی عزت کا قاتل سمجھتی تھی...تو اس میں غلط کیا تھا جو سب میں نے اسکے ساتھ کیا اُس کے نتیجے میں یہ سب تو سامنے آنا ہی تھا....

میں نے خالہ کی وجہ سے رابی کے ساتھ یہ سب کیا اور شیری کی وجہ سے بھی...اب جب کہ دونوں باتیں غلط ثابت ہو گئیں ہیں تو میں کیوں مان نہیں لیتا کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے؟ کیوں انا کا پرچم بلند کیے ہوئے ہوں....

جیت کے نشے میں اتنے اندھے ہو گئے تھے کہ اپنی محبت ہارنے چلے تھے... ہاں مان لو کہ وہ تمھاری زندگی ہے.... اس سے پہلے کہ یہ انا ایک اور محبت کو سولی چڑھائے تم گھٹنے ٹیک دو.... اس کے دل سے آواز آئی...

ہاں میں رابی سے معافی مانگ لوں گا... اسے اپنی محبت کا مان دوں گا.... اس کو ہر حال میں منا کر رہوں گا... اگر میں نے اسکو زخم دیئے ہیں تو میں ہی مرحم بھی رکھوں گا.... اگر میں نے اسکی مسکراہٹ چھینی ہے تو قہقہے لگانے پر بھی میں ہی مجبور کروں گا.....رابی بس اب اور دوری نہیں.... کسی قیمت پر نہیں اس نے شیری کا کیس واپس لینے کا فیصلہ کر لیا....

رات کے دو بجے تھے وہ نیچے ہال روم میں آیا تو کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھیں۔..وہ آفس کا کام کر کے تھک چکا تھا.... کافی کی شدید طلب ہو رہی تھی... وہ کچن میں چلا آیا....

رابی کو کافی پھینٹتے دیکھا.... بلیک فلازو اینڈ شارٹ ریڈ شرٹ پہنے دوپٹے سے بے نیاز گیلے بال لیے وہ بھی اسے دیکھ چکی تھی.... یوسف دروازے پر ہی جم گیا... سینے پر ہاتھ باندھے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے گیا....

یوسف کی نظروں کی تپش اسکا چہرہ جھلسائے دے رہی تھی... یوسف کی نظریں اس کی گردن پر موجود تل میں اٹک کر رہ گئیں تھیں.... کچھ ماحول کا اثر تھا... اور کچھ اپنے درمیان موجود رشتے کا... رہی سہی کسر اس کے حلیے نے نکال دی تھی.... وہ آگے بڑھ آیا... رابی اندر سے خوف زدہ ہو رہی تھی... رات کے اس پہر سب گہری نیند سو رہے تھے... اور وہ کہاں پھنس گئی. ۔اس دن تو غصے میں اسکو اتنا سنا گئی... اب اپنے آپ کو کوس رہی تھی... کیا ضرورت تھی اس ٹائم کافی پینے کی....

یوسف کو آگے بڑھتا دیکھ کیبنٹ سے برتن نکالنے لگی.... مصروف انداز اپنانے کی پوری کوشش کی گئی....

ایڑیاں اونچی کر کے اس نے کپ کو ہاتھ ڈالنے کی کوشش کہ اس سے پہلے ہی یوسف نے دو کپ نکال کر اس کے سامنے کاؤنٹر پر رکھے... خود اسکے پیچھے کھڑا تھا....

ایک کپ میرے لیے بھی.... رابی کو اپنی پشت پر اسکی نظروں کی تپش بہت شدت سے محسوس ہوئی... اس نے ایک کپ اٹھا کر واپس کیبنٹ میں رکھا.... مطلب وہ اس کے لیے نہیں بنا رہی تھی...

نو پرابلم... ایک ہی کپ شئیر کرلیں گے... یوسف نے قریب آکر اس کے گیلے بال ہٹا کر کان میں سرگوشی کی.... اس کے ہونٹ رابی کے کان سے ٹکرائے... وہ کرنٹ کھا کر پلٹی اور کاؤنٹر سے جا لگی....

رابی نے سائڈ سے نکلنا چاہا... اس نے کاؤنٹر کے ایک طرف اور پھر دوسری طرف ہاتھ رکھ کر اسے مکمل اپنے حصار میں لے لیا.... رابی نے خشک ہوتے ہونٹ دانتوں تلے داب لیے.... یوسف بالکل اس کے قریب آگیا....

یہ کیا حرکت ہے... میرا راستہ چھوڑو.... آخر کو ہمت کر کے اس نے کہہ دیا....

یوسف نے جیسے سنا ہی نہیں تھا.. وہ اسکے اوپر جھکنے لگا... رابی نے منہ موڑ لیا... اب اسکی صراحی دار گردن پر موجود تل بالکل یوسف کے سامنے تھا... اور وہی لمحہ تھا جب وہ گستاخی کر بیٹھا...... رابی کی روح تک کانپ گئی......

اس نے یوسف کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پوری قوت سے دور دھکیلا....

بس اسکی کسر رہ گئی تھی وہ بھی تم نے پوری کر دی... تم سے اتنی گھٹیا حرکت کی امید نہیں تھی مجھے.... وہ روتی ہوئی بھاگ گئی....

یوسف ہوش میں لوٹا... پل بھر میں سارا خمار اتر گیا تھا....

اوہ نو....

رابی وہ اسکے پیچھے بھاگا... مگر وہ سیڑھیاں پھلانگتی اپنے کمرے میں گم ہو گئی... یوسف دروازہ بجاتا رہ گیا...

سوری رابی.... رابی پلیز اوپن دی ڈور.......

کون گیسٹ آئے ہیں؟.... انشی نے کچن میں خاص اہتمام کرتی رفعت سے پوچھا....

ڈرائنگ روم سے آوازیں آرہی تھیں....

مجھے زیادہ تو نہیں پتا.... بس یوسف کے کوئی جاننے والے ہیں.... وہ ڈرائے کیک کے پیسِز کرتی بولیں....

کون ہو سکتا ہے؟ آج تک تو یوسف بھائی کے کوئی گیسٹ گھر تک نہیں آئے.... وہ سوچتی ہوئی ڈرائنگ روم کے پاس آرکی...

سامنے سنگل صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے مسکراتے ارحم کو بیٹھا دیکھ انشی سب سمجھ گئی....

وہ فوراً اپنے کمرے میں آئی اور پہلی بار خود ارحم کو کال کی...

وہ اکسکیوز کرتا ڈرائنگ روم سے باہر آیا....

زہے نصیب... آج یہ میریکل کیسے ہو گیا....مائی فیوچر وائف... اس کے طرزِ تخاطب پر انشی کے ہاتھ کانپنے لگے.... کب آنسو راستہ بھٹکے وہ محسوس نہ کر پائی....

آپ... آ...پ یہاں کیوں آئے ہیں... بمشکل سوال مکمل کیا...

آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے نام کرنے... اس نے صور پھونکا....

آ..پ ایسا نہیں کر سکتے ارحم.....

کیوں نہیں کر سکتا... میں اپنی محنت کو حاصل کر کے رہوں گا.... انڈرسٹینڈ.....

آئی کانٹ انڈرسٹینڈ.....میں بازل کی امانت ہوں.... مر جاؤں گی مگر....

صحیح ہے مر جاؤ کیوں کہ جیتے جی تو میں تمہیں بازل کا ہونے نہیں دوں گا..... پہلی بار ارحم نے خود کال کاٹی

انشی تمہیں ڈرائنگ روم میں بلا رہے ہیں.... رابی اس کے کمرے میں آئی اور یوسف کا پیغام پہنچایا....

نہیں جانا مجھے کہیں بھی.... ان لوگوں کو بولو دفع ہو جائیں... وہ بیڈ پر اوندھی لیٹی آنسو بہا رہی تھی....

رابی کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا... اس نے فوراً دروازہ بند کیا... اور انشی کے پاس آ بیٹھی... کیا ہوا ہے؟.. کیوں رو رہی ہو.... اس نے انشی کے بال سہلائے...

رونے سے پورا چہرہ گلابی ہو چکا تھا... آنکھیں الگ لال ہو رہی تھیں.... ہونٹ خشک ہو چکے تھے... رابی کو اسکی حالت دیکھ کر شدید افسوس ہوا....

رابی پلیز یوسف بھائی کو بولو کہ میں نہیں آؤں گی ان لوگوں کے سامنے... وہ رابی کے ہاتھ پکڑے التجاء کرنے لگی....

مگر کیوں؟ وہ ابھی تک نہیں سمجھی تھی.... بازل سے اسکی ایک بار ہی ملاقات ہوئی تھی... پھر وہ چلا گیا تھا..۔

میں بازل کے نکاح میں ہوں... اور بھائی... وہ آگے بول نہ سکی...

کیا؟... تم بازل بھائی.... رابی کو آج محسوس ہوا کہ وہ اس گھر میں رہ کر بھی یہاں کے مکینوں سے کتنا کٹی ہوئی تھی... اسے لگا کوئی منگنی ونگنی تھی اور بازل چھوڑ کر چلا گیا....

اچھا انشی تم رونا تو بند کرو... اس کے رونے سے رابی پریشان ہو رہی تھی....

اتنی معصوم تھی وہ... اتنا رابی کا خیال رکھا تھا اس نے... اب کچھ اسکا بھی فرض بنتا تھا...

چلو تم منہ دھو کر آؤ پاگل کیا حالت بنالی ہے... اس نے انشی کو واش روم میں دھکیلا اور خود باہر نکل آئی.....

نیچے آکر اس نے انشی کے سونے کا بہانہ کر دیا....

میں دیکھتا ہوں یوسف جانے لگا.... وہ سو رہی ہے اسکے سر میں درد ہے آپ اسے ڈسٹرب مت کریں... رابی نے ڈرائنگ روم کے وسط میں کھڑے اونچی آواز میں کہا....

کوئی بات نہیں بیٹا ہم انشی کی فوٹوز دیکھ چکے ہیں... ماشاءاللہ بہت پیاری ہے.. آپ اسے تنگ مت کریں اور میری طرف سے بھی حال پوچھ لی جئیے گا...

اب ہم چلتے ہیں... یہ انشی کے لیے... انہوں نے جاتے جاتے رابی کو بہت سے نوٹ تھما دیئے...

نہیں آنٹی انشی کو ان کی ضرورت نہیں ہے.. اس نے انہیں واپس کیے....

یہ تو میں اپنی خوشی سے دے رہی ہوں وہ اسے زبردستی تھما کر گلے لگاتی چلی گئیں....

ان کے جانے کے بعد یوسف نے انشی کی زبردست کلاس لی..... وہ رونے لگی.... رابی چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی گئی....

مگر یوسف کی آواز بلند ہونے لگی تو رابی واپس باہر آگئی... اوپر والے پورشن میں ہونے کی وجہ سے دا جی اور رفعت نہ آئے تھے....

انشی ہمیشہ تمھاری ہر بات مانی ہے مگر اب نہیں...بس میں یہ نکاح ختم کروا رہا ہوں..اس نے تمھیں مسلسل انتظار کے علاوہ دیا ہی کیا ہے؟....خود اپنے منہ سے تمھیں طلاق دینے کو کہا اس نے.....اور کتنا گروگی انشی....یوسف نے آئینہ دکھایا....

وہ رونے لگی...

آپ بھی تو رابی کو منانے کی کوشش کر رہے ہیں....وہ بھی تو آپ کو قبول نہیں کر رہی تو کیا آپ اُسے چھوڑ دیں گے؟....پھر میرے ساتھ یہ ظلم کیوں؟.....

جو بھی کہہ لو میں فیصلہ کر چکا ہوں..وہ کہہ کر باہر نکلا..

سامنے رابی کھڑی تھی....اس کو باہر نکلتا دیکھ انشی کے کمرے میں گھس گئی....

انشی یوسف سے سخت ناراض تھی...مان کے نہیں دے رہی تھی...

یوسف رابی کے کمرے میں چلا آیا...ہاتھ میں کچھ بیگز تھے...

وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی بال برش کر رہی تھی.....یوسف کو اس کے کمر سے نیچے تک لٹکتے بال بہت پسند تھے....مگر وہ دوبارہ کوئی غلطی کر کے اسے مزید ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا....

یوسف نے گلا کھنکار کر اسے متوجہ کیا...رابی اسے دیکھ کر حلق تک کڑوی ہو گئی....جتنا وہ اس سے دور رہتی اتنا ہی وہ اسے ڈھونڈنے لگتا....

میں نے شیری کا کیس واپس لے لیا ہے...وہ بغیر تمہید باندھے بولا....وہ اب کراچی جا چکا ہے...

رابی نے کوئی جواب نہ دیا...اپنے بالوں کی پونی بنانے لگی....اس نے بیگز بیڈ پر رکھے اور ڈریسنگ کے سامنے آ کھڑا ہوا.....

رابی....؟جواب ندارد.

دیکھو رابی.....وہ الفاظ ترتیب دینے لگا.... مگر اس سے پہلے ہی رابی اپنا کام مکمل کر کمرے سے جانے لگی....

وہ تیز قدم اُٹھاتا اسے بازو سے کھینچ دوبارہ کمرے میں لے آیا....انشی نے یہ منظر دیکھا تو سوچ کر رہ گئی....اپنے محبوب کے تو اتنے نخرے برداشت کیے جا رہے ہیں اور مجھے کہتے ہیں چھوڑ دوں اُسے...کیسے چھوڑ دوں؟....

کمرے میں لا کر اس نے لاک لگا یا...

تم اپنی ان دوڑ کلاس حرکتوں سے کیا ثابت کرنا چاہتے ہو؟.....وہ چیخی...

رابی ہم آرام سے بھی بات کر سکتے ہیں...وہ صلح جو انداز میں بولا...

میں تم سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی....دفع ہو جاؤ...رابی کی برداشت جواب دے گئی...

رابی میں کب سے تمھارا لحاظ کر رہا ہوں....بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا...

اچھا کیا کرو گے؟.....مارو گے؟وہ دو قدم آگے بڑھی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی.....

مارو... آج میں بھی دیکھوں کتنی مردانگی ہے تم میں....جو ایک کمزور عورت پر ہاتھ اُٹھا کر خوش ہوتے ہو...ضبط سے یوسف کا چہرہ لال ہو گیا...اس نے مٹھیاں بھینچی...

کیا ہوا غصہ آرہا ہے؟....وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوئی....

یوسف نے سائڈ ٹیبل سے جگ اٹھا کر ایک گلاس پانی ڈالا اور پھر پورا گلاس ایک ہی سانس میں چڑھ گیا....

رابی کھڑی رہی...

اس نے گھٹنے نیچے ٹیک دیے...اب وہ بالکل رابی کے سامنے ہاتھ جوڑے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا....رابی نے نفرت سے اسے دیکھا...

میں تمھیں معاف نہیں کروں گی....یہ سب دِکھاوے مت کرو...وہ منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی...

رابی اپنے دل میں تھوڑی گنجائش نکالنے کی کوشش تو کرو....میں اپنے کیے پر بہت شرمندہ ہوں...بدگمانیوں کی آڑ میں میں نے بہت زیادتی کی ہے تمھارے ساتھ...تم جو سزا دو قبول ہو گی...سوائے جدائی کے...یہ سچ ہے میں نے تمھیں اغواء خالہ کی بیٹی سمجھ کر کیا....مگر نکاح تمھیں کھو نہ دوں اس ڈر سے کیا تھا...اس وقت تم صرف میری رابی تھی....جسے میں بچپن سے چاہتا آیا ہوں....محبت کرتا آیا ہوں....اُسے کسی اور کا ہونے کے لیے نہیں چھوڑ سکتا تھا....مجھے معاف کر دو....مجھے ایک

موقع دو میں اپنی غلطیاں سدھار لوں گا.... بس ایک بار رابی وہ التجاء کرنے لگا.... رابی کے آنسو گالوں پر بہنے لگے.... وہ ہاتھوں میں چہرہ لیے بیڈ پر بیٹھی رونے لگی...

یوسف اسکے برابر آ بیٹھا... رابی پلیز رونا تو بند کرو.... میں تمھیں رولانے نہیں آیا تھا.... اس نے رابی کے ہاتھ چہرے سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں لے لیے...

تم مجھے رُلاتے ہی آئے ہو اس میں نیا کیا ہے؟.... اس نے ہاتھ کھینچے.... میں تو تمھارے لیے گفٹس لایا تھا.... یوسف نے اسکا موڈ بحال کرنے کو بات بدلی....

اٹھاؤ اپنے یہ بیگز... نہیں چاہئے مجھے... اس نے چیختے ہوئے سارے بیگز کارپٹ پر دے مارے.... یوسف تاسف سے اسے دیکھتا رہا...

رابی میں بہت مان لے کر تمھارے پاس آیا تھا... کتنی بار معافی مانگ چکا ہوں... ہر بار دھتکار دیتی ہو... آخر کب تمھیں میری محبت پر یقین آئے گا...؟...

میں لعنت بھیجتی ہوں تم پر اور تمھاری اس سو کالڈ محبت پر... وہ اس پر چلائی...

مجھے بھی کوئی شوق نہیں تم سے اظہارِ محبت کرنے کا.... میں بس انشی کے لیے تمھارے پاس آیا تھا کہ تم اسے ارحم سے شادی کرنے پر راضی کرو.... ہونہہ ورنہ میں کوئی مرے نہیں جا رہا تھا... تمھاری بکواس سننے کو... وہ غصے سے کہتا بیگز کو پاؤوں سے اِدھر اُدھر کرتا باہر نکل گیا....

ہونہہ پتا تھا مجھے تم بغیر کسی کام کے اپنے مطلب کے مجھ سے بات کیوں کرو گے....

دفع ہو مجھے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا.... وہ رونے لگی... اب بھی اپنی بہن کی وجہ سے میرے پاس آیا... میں کبھی تمھیں معاف نہیں کروں گی... یوسف

یوسف رابی کے پاس اسے منانے گیا تھا... مگر غصے میں الٹا سیدھا بول کر آ گیا... یہ تو طے تھا نا کہ نواب صاحب زیادہ دیر نخرے برداشت نہیں کر سکتے....

اب رابی سے کوئی بھی امید رکھنا بے کار تھی... تھک ہار کر خود ہی انشی کے پاس چلا آیا....

انشی...

وہ بیڈ پر بیٹھی کچھ تصاویر دیکھ رہی تھی... اپنی اور بازل کے نکاح کی... یوسف کو بہت دکھ ہوا...

انشی... پھر بلایا مگر اس نے سر اٹھانا بھی ضروری نہیں سمجھا...

یوسف نے تصاویر اسکے ہاتھ سے جھپٹ لیں...

کیوں ان کو دیکھ کر اپنے آپ کو تکلیف دے رہی ہو گڑیا... وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھے بولا....

انشی نے اسکا ہاتھ ہٹا دیا....

آپ مجھے جو تکلیف دے رہے ہیں اُسکا کیا؟... آپ میرے ویر لگ ہی نہیں رہے... پتا نہیں کس چیز کا بدلہ لے رہے ہیں۔؟... وہ اس سے ناراض بیڈ پر بیٹھ گئی...

چلو چھوڑو اس بات کو میں نے ارحم کو ابھی ہاں نہیں کی وقت مانگا ہے... اگر تم میری بات مانو گی تو کچھ سوچوں گا... اس نے لفظوں کا جال پھنسایا... معصوم انشی فوراً پھنس گئی...

بتائیں کیا کروں؟... وہ منہ پھلا کر بولی....

میری گڑیا شاپنگ کرنے جائے گی اور رابی کو بھی ساتھ لے جانا اسکو بھی شاپنگ کروانا... اور پھر پارلر میں بکنگ کروالینا اگر چاہو تو.... اور واپسی پر پارٹی کا مینیو بھی ڈسائڈ کر کے بتا جانا میں آرڈر کر دوں گا....

پارٹی...؟

ہاں تمھاری برتھ ڈے پارٹی....

سچی ویر؟... وہ چہک کر اسکے سینے سے جا لگی....

ارحم یہ میں کیا سن رہی ہوں؟.... نرینہ بیگم اسکے کمرے میں آتے ساتھ بغیر تمہید باندھے شروع ہو گئیں....

کیا سن رہی ہیں آپ؟... وہ ٹائی لگاتے بولا....

یہی کہ انشی کا نکاح ہوئے نو سال ہو گئے ہیں اور وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی... اب کہ ارحم کے ہاتھ سست پڑ گئے... وہ دنیا میں ہر کسی کی بات ٹال سکتا تھا سوائے اپنی ماں کے...

مما یہ سب کس نے کہہ دیا آپ سے... وہ پیار سے انکے کندھے تھام کر بولا...

انشی کا فون آیا تھا... سب بتایا ہے بچی نے رو رو کر برا حال کیا ہوا ہے اس نے خودکشی کی دھمکی بھی دی ہے... اور میں نے بڑی مشکل سے منایا ہے اسکو وہ اسے تفصیل بتانے لگیں....

کیسے منایا آپ نے اسے؟... کیا کہا آپ نے انشی سے...؟

یہی کہ میں ارحم کی منگنی اپنی بھانجی سے کر چکی ہوں... وہ تو بس ارحم کہ ضد میں تمھیں دیکھنے چلی آئی اور یہ سچ ہے بھائی صاحب کا فون آیا تھا عروہ کے لیے پوچھ رہے تھے... میں نے ہامی بھر دی... تمھارے باپ کے جانے کے بعد بہت احسان کیے ہیں انہوں نے ہم پر اور تمہاری عروہ کے ساتھ انڈرسٹینڈنگ بھی تو بہت ہے بس پھر بلاوجہ کیوں کسی کی زندگی برباد کر کے بد دعائیں لینی ہیں.... اگر اپنی ماں کی بات کا مان نہیں رکھ سکتے تو ابھی بتا دو مجھے... وہ ٹھوس لہجے میں بولیں....

ارحم جس کو انشی کے رونے دھونے منتیں نہ روک پائیں تھی... اسکو ماں کی ایک بات نے روک دیا تھا... وہ ہار مان گیا....

مجھے منظور ہے... وہ شکست خوردہ لہجے میں بولا...

ٹھیک ہے پھر ہم اگلے ہفتے سڈنی جا رہے ہیں....

انشی اب کافی ریلیکس تھی.. رابی کو ساتھ لے کر گئی خوب شاپنگ کی... رابی نے بھی اپنے لیے دو تین ڈریسز اور ہیلز لیں... وہ لوگ باہر نکلی تو سامنے کار سے ٹیک لگائے... سگریٹ سلگاتے یوسف کو دیکھا...

رابی کا منہ بگڑا.... انشی فوراً اس تک پہنچی اور سگریٹ چھین کر نیچے پھینکی... ویر کتنی بار منع کیا ہے یہ عادت چھوڑ دو.... آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتی؟.... وہ غصہ ہوئی....

یوسف کچھ نہ بولا بس پیچھے کھڑی رابی کو تکتا رہا.... وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی....

چلو میں تم لوگوں کو ہی لینے آیا ہوں... اس نے رابی کو نظروں میں لیے انشی سے کہا....

چلیں انشی نے بیگز بیک سیٹ پر پھینکے... اب آگے فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے لگی تھی کہ یوسف کو رابی کے لیے گیٹ وا کرتے اور بیٹھنے کا اشارہ کرتے دیکھ لیا... ہمیشہ وہ یوسف کے ساتھ آگے بیٹھتی تھی آج...

پورا راستہ انشی کا موڈ خراب رہا... یوسف گاہے بگاہے رابی پر نظر ڈالتا اور اس سے کچھ کھانے کا پوچھ لیتا.. جب تیسری بار بھی اس نے منع کیا تو انشی بول پڑی...

میں بھی یہیں ہوں.... اور شاید ہم آئسکریم کھاتے ہیں موسٹلی.... انداز تیکھا تھا....

یوسف رابی کے لیے چاکلیٹ فلیور لایا.... رابی حیران ہوئی اسکو ابھی تک یاد تھا.... وہ مسکرانے لگا.... ساتھ ہی دو تین چاکلیٹز کے پیکٹس بھی ٹیبل پر اسکے سامنے رکھ دیئے....

انشی کو اب آئسکریم کا ذائقہ بھی کڑوا لگنے لگا تھا....

واپسی پر اس نے کار بُکے کی شاپ پر روکی اور ایک ریڈ اینڈ وائٹ روزِز کا بُکے رابی کو لے کر دیا... اور انشی کو ایک کلر فل فلاورز کی باسکٹ... دونوں کا موڈ خوشگوار دیکھ یوسف کو کچھ تسلی ہوئی....

ارحم ہمدانی نے پہلی اور آخری بار اس سے ملنے کی گزارش کی.... جسے اس نے فوراً رد کر دیا مگر جب اس نے کہا کہ وہ بازل کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے تو اس نے ملنے کی ہامی بھر لی...

اب وہ اسکی بتائی ہوئی جگہ پر موجود تھی....

انشی... میں نے تمھیں یہاں آزاد کرنے کو بلایا ہے... ہاں آزاد اپنی محبت سے یا ضد سے میں سمجھ نہیں پا رہا... بس اتنا جانتا ہوں کہ مما کی کوئی بات ٹال نہیں سکتا اور شائد اُس لڑکی کو قبول بھی نہیں کر سکتا جس کے دل میں پہلے ہی کسے کے لیے محبت موجود ہو....

شاید ضد میں یہاں تک آ گیا.. خیر اب میں نے واپسی کی راہ لے لی ہے... یہ بہت مشکل فیصلہ تھا مگر میں نے کر لیا ہے... لیکن تم میری یادوں میں ہمیشہ آباد رہو گی.... وہ ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کر رہا تھا...

میں یہاں تمھارے فلسفے سننے نہیں آئی... بس تم مجھے بازل کا بتا دو.... اس نے تڑخ کر کہا... وہ جو بہت ہمت کر رہا تھا اسکو سچ بتا دے گا... نہیں بول سکا کہ بازل اور اسکی جدائی کے درمیان اسکا ہاتھ ہے... وہ نہیں چاہتا تھا انشی جب بھی اسے یاد کرے برے الفاظ میں یاد کرے....

بازل واپس دبئی چلا گیا تھا اور اسکا بازو اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکا ہے وہ موو کر رہا ہے... اس نے اپنا بہترین ٹریٹمنٹ کروایا ہے... میں نے اسکو بتا دیا ہے کہ تم اب بھی اسکا انتظار کر رہی ہو اور یہ کہ میں تم لوگوں کے راستے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہٹ گیا ہوں.... وہ اپنا بزنس وائنڈ اپ کر کے واپس آ جائے گا کچھ دِنوں میں..... اللہ حافظ.... وہ اپنا سیل ٹیبل سے اٹھاتا آخری بار اسکا حیران چہرہ دیکھتا چلا گیا..... کہ کہیں وہ کوئی سوال کر کے اسے مشکل میں نہ ڈال دے....

شام میں انشی کی برتھ ڈے پارٹی ارینج کی گئی تھی.... یوسف جلد ہی آفس سے آ گیا... اس کے ہاتھ میں دو بیگز تھے وہ رابی کے کمرے میں چلا آیا.... انشی کا کمرہ ساتھ ہی تھا وہ دیکھ کر رہ گئی... کہاں یوسف گھر بعد میں آتا تھا اور اسکو آوازیں پہلے دیتا تھا.... اور اب سیدھا رابی کے روم میں چلا گیا... آپ کتنے بدل گئے ہیں بھائی... وہ افسردہ ہوئی..

داجی باہر لان کی سجاوٹ کروا رہے تھے تو رفعت کھانا دیکھ رہی تھیں....

وہ اپنے ہاتھوں پر نیل پینٹ لگا رہی تھی جب یوسف اس کے پاس چلا آیا.... اس نے نظر انداز کیا ہمیشہ کی طرح....

یہ میں تمھارے لیے لایا تھا... اگر تم آج یہ پہنوں گی تو مجھے بہت خوشی ہو گی....

میں سمجھوں گا کہ تم میری محبت قبول کر چکی ہو...

ہونہہ میری جوتی پہنتی ہے... تمھارے دیئے کپڑے.. اس نے جل کر سوچا بولی کچھ نہیں...

وہ اسے دیکھتا رہا.. دو منٹ... پانچ منٹ.... پھر سائڈ ٹیبل پر پڑی ڈائری پر کچھ لکھ کر چلا گیا....

اسکے جاتے ساتھ ہی رابی نے بے صبری سے ڈائری اُچک لی...

آئی لو یو... مائی سویٹ وائف.... بے اختیار ہی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگی.... اور ٹھیک اسی ٹائم یوسف نے دروازہ کھول کر اسکی مسکراہٹ دیکھی....

وہ....می...میں...اسکو دیکھ رابی کنفیوز ہو گئی...

آئی لو یو...وہ اسکو نظروں کے حصار میں لیے بولا.. اسکا بلش ہوتا چہرہ دیکھتا مسکراتا چلا گیا...

بد تمیز....دھوکہ باز...وہ بڑبڑائی اور پھر وہ الفاظ دیکھ کر مسکرائی....

اُف دفع کرو...اس نے ڈائری بیڈ پر پھینکی...

آئی لو یو...یوسف کی آواز کانوں میں پھر گونجنے لگی...وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی...اُف یہ مجھے کیا ہو گیا ہے...

انشی نے گاجری رنگ کا گھیر دار فراک پہنا تھا...نیٹ کے لائٹ پنک سلیوز اور جالی دار دوپٹہ...اس نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا..تو بے اختیار بازل یاد آ گیا...

مجھے لو فرمت کہو....

کہوں گی...

چھوڑیں..دا.جی....

دیکھ لوں گا تمھیں....

پرانی یادیں...کچھ پرانے جملے...آہ بازل تم کب واپس آؤ گے...وہ رونا نہیں چاہتی تھی..مگر آج بازل کی کمی شدت سے محسوس ہوئی...

وہ رفعت کے پاس جانے کا سوچ کر سیڑھیاں اترنے لگی....

رفعت میں اسکو اپنی ماں نظر آتی تھی....وہ جب بھی اداس ہوتی انکے پاس چلی آتی...

نسرین کو اکیلے کچن میں دیکھ اس نے رفعت کا پوچھا...

وہ.جی...نسرین کا چہرہ فق ہو گیا...وہ بلائی سی اِدھر اُدھر ہونے لگی..میں کچھ پوچھ رہی ہوں...اب کہ وہ سختی سے بولی...

پھر خود ہی ڈرائنگ روم کی طرف چل دی...

انشی بی بی نسرین آوازیں لگاتی رہ گئی....

ہائے اللہ اب کیا ہو گا....بڑی مالکن (رفعت) نے منع کیا تھا کہ انشی بی بی کو ڈرائنگ روم میں نہ آنے دینا...یا اللہ بس خیر کرنا...وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہو گئی....

داجی میں شیری اور ثانیہ کو لے کر ہمیشہ کے لیے امریکا جا رہا ہوں...ہم وہاں شیری کا پروپر ٹریٹمنٹ کروانا چاہتے ہیں...پتا نہیں اس کے بعد کبھی واپس آئیں بھی کہ نہیں...آپ بس ایک بار انشی کو مِلوا دیں...اسکی تصویر اسکا پتا کچھ تو دے دیں...

اتنی سزا کافی ہے میں تڑپ رہا ہوں اپنی بیٹی سے ملنے کو...یوسف کو سمجھائیں ایک بار ملنے دے بس...جواد حسن داجی کے پاس نیچے دوزانوں انکے گھٹنے پکڑ کر بیٹھے تھے....

انشی کے کان سائیں سائیں کرنے لگے...تو کیا میرے بابا کو یوسف بھائی نے مجھ سے ملنے کو روکا...

بابا...وہ روتی ہوئی اندر آئی اور ان کے سینے سے جا لگی...

داجی اور رفعت کے چہرے سفید پڑ گئے...اب کیا ہو گا...؟...

وہ مکمل تیار ہو کر خود کو آئینے میں دیکھنے لگی...یوسف اس کے لیے اور انشی کے لیے ایک ہی جیسا ڈریس لایا تھا...بس رابی کا بلیک کلر تھا...

اس نے بال سٹریٹ کر کے کچھ کمر پر اور کچھ آگے پھیلا رکھے تھے...

نفاست سے کیے گئے میک اپ میں وہ اور حسین لگ رہی تھی....کتنے عرصے بعد وہ یوں تیار ہوئی تھی...

وہ کوئی چین پہننے کا سوچ رہی تھی کہ سامنے ڈریسنگ میرر میں اپنے پیچھے یوسف کا عکس نظر آیا...

رابی نے ہٹنا چاہا تو یوسف نے اسکو کندھوں سے تھام کر وہیں ٹِکا دیا...اس کے بال کمر سے ہٹانے لگا...رابی نے آنکھیں میچ لیں...یوسف نے ایک چین اسکے گلے میں ڈالی...وائٹ گولڈ کی چین میں وائے (y) الفابیٹ تھا.... جس میں ڈائمنڈز کے اسٹون لگے تھے....

لُک اٹ دی فرنٹ...اسنے رابی کے کان میں سرگوشی کرتے تھوڑی اسکے کندھے پر ٹِکائے اس کے گِرد حصار باندھا.....رابی کی سانسیں بند ہونے لگیں....

رابی نے چین میں موجود وائے پر ہاتھ پھیرا......

وائے فار یوسف...اینڈ دِس چین رِمیمبر یو اورری ٹائم...یو آرمائن.....وہ مدھم لہجے میں بولا...رابی نے کوئی احتجاج نہیں کیا...

وہ حیران تو تھا مگر شکر گزار بھی...

رابی...اس نے اپنا حصار اور تنگ کر لیا...

جی...اسکی نظریں جھکی ہوئیں تھیں...

ہونٹ بلکل اسکے کان کے قریب لایا...آئی...لو..

میں ایک پل نہیں رکوں گی یہاں...سب نے دھوکہ دیا مجھے...میں جارہی ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے بابا کے پاس...ساتھ والا کمرہ انشی کا تھا...رابی کے کمرے میں صاف آوازیں آنے لگیں...وہ رابی کو چھوڑ انشی کے کمرے کی طرف بڑھا...پل بھر کا کھیل تھا وہ مضبوط حصار اب رابی کے گرد نہیں تھا...اسے اس طرح یوسف کا چھوڑ جانا بہت ناگوار گزرا...وہ اسکے پیچھے ہی انشی کے کمرے میں چل دی....

وہ بیگ بیڈ پر پھینکے اس میں کپڑے ٹھونس رہی تھی...یہ کیا کر رہی ہو انشی ہوش میں تو ہو...؟....یوسف آگے بڑھا...اسکو پکڑ اپنے مقابل کیا تھا...

ہوش میں تو میں اب آئی ہوں...اب پتا چلا ہے مجھے کہ میرا اپنا کون ہے؟اور پرایا کون؟آپ اتنا بڑا جھوٹ بولیں گے...دھوکہ دیں گے...میرا مان توڑیں گے...میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی...وہ بدگمانیوں کی انتہا پر تھی...

ہوا کیا ہے؟ویر کی جان...اس نے پیار سے انشی کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا...رابی خاموش تماشائی بنی رہی...رفعت بھی اوپر ہی چلی آئیں...

اس نے نفرت سے یوسف کے ہاتھ جھٹکے...یوسف کو لگا اسکے دل پر کسی نے گھونسا مارا ہے...یہ تو اسکی انشی نہیں ہو سکتی...وہ صدمے میں ساکت کھڑا رہ گیا جب رفعت نے اسکا کندھا ہلایا..

یوسف انشی کو روکو وہ جارہی ہے...یوسف فوراً اسکے پیچھے بھاگا...

انشی...رکو....رکو....وہ بیگ گھسیٹتی نیچے ہال میں چلی آئی...جہاں سامنے جواد کھڑے تھے...

انکو دیکھ یوسف کو ایک منٹ میں سب سمجھ آگیا...پتا نہیں سب کو میری خوشیوں سے کیا بیر ہے...وہ آج رو دینے کو تھا...

انشی اسکو اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز تھی....اور آج وہی اسکو چھوڑ کر جانے کا کہہ رہی تھی...اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے میں ہی اس دنیا کو چھوڑ کر چلا جاتا ہوں...سب خوش ہو جائیں گے...وہ دوبارہ اوپر بھاگا...بیڈ کے سائڈ ڈرا سے اپنا ریوالور نکالا اور نیچے چلا آیا...

انشی باہر کی طرف بڑھ رہی تھی..جواد بھی ساتھ تھے کہ یوسف سامنے آ کھڑا ہوا..

اگر تمھیں یہاں سے جانا ہے انشی تو ٹھیک ہے جاؤ...مگر میری قبر پر فاتحہ پڑھ کر جانا....اس نے ریوالور اپنی کنپٹی پر رکھا....

وہ لان کے بیچ میں کھڑا تھا....ٹھیک اس کے اوپر ستر کلو کا نچ کا جھومر لگا ہوا تھا...یہ خاص انشی کی فرمائش پر یہاں لگایا گیا تھا....

اس کے پیچھے باہر کا دروازہ تھا اور سامنے جواد اور انشی جانے کو تیار....

بھائی آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے...یہ بالکل غلط ہے...مجھے پورا حق حاصل ہے اپنی پسند کی زندگی گزارنے کا...انشی پر تو باپ کی محبت کا بھوت سوار تھا....

میں نے کب منع کیا ہے؟....ٹھیک ہے جاؤ ضرور جاؤ...مجھے جینے کا طریقہ سکھا کر مرنے کو چھوڑ جاؤ....یوسف کہ آنکھ سے ایک آنسو نکل کر زمین بوس ہو گیا...

آپ اپنی خطا مان کیوں نہیں لیتے آپ نے میرے ساتھ ناانصافی کی ہے...مجھے میرے بابا سے اتنے سالوں دور رکھا...میں ترستی رہی اپنے بابا کی محبت کے لیے...مگر آپ نے مجھ سے میرے بابا چھین لیے....کیوں کہ انہوں نے آپ سے مما چھین لیں....اگر بابا نے آپ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا تو آپ نے مجھے بھی ان سے دور رکھا....اگر آپ کو دکھ ملے تو اسکا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ بھی بدلے میں سب کو دکھ دیں....

میری تربیت وقت نے کی تھی... انشی... ایک کڑھے وقت نے... تو میں نے جو پایا وہی لوٹایا... دکھ نفرت تکلیفیں, درد... مگر صرف تم تھی انشی جس سے میں نے پوری دنیا میں محبت کی.... صرف تمھیں اپنی چاہت کا مرکز بنایا... کہاں تمھاری حق تلفی کی؟ کب تمھارے ساتھ ناانصافی کی...؟... اگر تمھیں بابا کے پاس نہیں بھیجا تو اس لیے کہ کہیں وہ تمھیں بھی وہی سب نہ دیں جو مجھے ان سے ملا.... اس نے نفرت سے جواد کو دیکھا...

نہیں بھائی اگر آپ نے مجھے بابا کے پاس نہیں بھیجا تو وہ اس لیے کہ آپ ان سے بدلہ لے سکیں... آپ نے مجھے استعمال کیا.... تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو انشی؟.... میں تمھارا ویر.... اسکے آنسو بہہ نکلے... جان سے پیاری بہن کو آج اسکی جان کی پرواہ نہیں تھی.... وہ اب بھی اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھی....

ہو نہہ آپ کو تو خوش ہونا چاہئے... جا رہی ہوں میں ویسے بھی آپ کو بوجھ لگنے لگی تھی... زبردستی ارحم ہمدانی کے پلے باندھ رہے تھے... چلی جاؤں گی تو خوشی سے اپنی بیوی کے ساتھ اس گھر پر راج کریے گا... اس نے جل کر رابی کو دیکھا... جو منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

اتنے عرصے بعد تو اسے خوشیاں ملنے لگی تھیں کہ پھر کسی کی نظر لگ گئی....

صحیح پھر میں خود کو ہی ختم کر لیتا ہوں.... سکون آجائے گا... سب کو.. سب کے ساتھ میں نے ظلم کیا ہے زیادتی کی ہے... تو مجھے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں......

نہیں یوسف...

یوسف بیٹا...

یو... س.. ف... سب کی آوازیں آنے لگیں....

انشی گھبرا گئی... بھائی...

نہیں بس بہت ہو گیا... اگر میں ہی برا ہوں... میں نے ہی تم سب کا جینا حرام کیا ہوا ہے تو ٹھیک ہے مر جانے دو مجھے... وہ اس وقت دد یوانہ ہوئے جا رہا تھ... ہوش نہ رہا کہ کیا کرنے جا رہا ہے۔؟

انشی کی آنکھیں خوف سے پھٹ گئیں...وہ آگے بڑھی...

بھائی...

وہیں رک جاؤ... کوئی ضرورت نہیں کسی کو میری....میں ہی ایک ان چاہا انسان تم لوگوں میں فِٹ ہونے کی کوشش کر رہا تھا....

اسی وقت مرادولا کی دہلیز پر بازل نے قدم رکھے...یوسف کی اس طرف پیٹھ تھی...بازل سب دیکھ چکا تھا... انشی کو خاموش رہنے کا اشارہ کر کے دبے پاؤں یوسف تک آیا....

میں...م...ر...بازل نے اسکا پسٹل والا بازو پکڑ کر اوپر کی جانب کیا...

ٹھا....کی آواز کے ساتھ مرادولا کے سب مکین چیخے تھے....

سناٹا... اور پھر...

یوسف.. دل خراش چیخ سب سے پہلے رابی کے گلے سے برآمد ہوئی...

فائر جھومر پر ہوا تھا کانچ کے سارے ٹکڑے یوسف کے جسم پر گگے تقریباً آدھا جھومر....دو ٹکڑے اسکی گردن میں پیوست ہوگئے اور وہ ہوش و حواس سے بیگانا ہوچکا تھا

ڈاکٹر پلیز میرے بھائی کو ٹھیک کر دیں.... آپ کو خدا کا واسطہ... انشی ڈاکٹر کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی....داجی نے اسکو پکڑا...ڈاکٹر پلیز جلدی کریں... پہلے ہی مریض کا بہت خون بہہ چکا ہے...نرس کے بتانے پر پانچ منٹ لیٹ ڈاکٹر بھاگا....

مریض کا خون بہت بہہ چکا ہے... آپ ان کے لیے خون کا بندوبست کریں....ڈاکٹر کہہ کر یہ جا وہ جا....

وہ تو بازل نے بلڈ ڈونیٹ کر دیا جسکی وجہ سے چوبیس گھنٹے بعد یوسف کے ہوش میں آنے کا امکان تھا....

انشی نے رو رو کر برا حال کیا ہوا تھا....سب اس سے ناراض تھے..رابی نے تو خاص طور پر کہہ دیا تھا کہ اگر یوسف کو کچھ ہوا تو وہ خود کو بھی مار لے گی....دو قتل انشی کے ذمہ آئیں گے...

جواد الگ بیٹے کے لیے دعائیں کر رہے تھے.. داجی رفعت بازل سب اس شخص کے لیے آنسو بہا رہے تھے... جس کا کہنا تھا کہ اس کو کبھی محبت ملی ہی نہیں....

رات کو بازل انشی کے پاس آیا تو وہ ابھی تک کوریڈور کے بینچ پر بیٹھی تھی... اس نے زبردستی اسجو چائے پلائی... وہ رونے لگی...

بازل بھائی ٹھیک تو ہو جائیں گے نہ؟... آنکھوں میں امید کی کرنیں تھیں....

ہاں بالکل... اس نے انشی کو اپنے سینے میں سمو لیا وہ بلک بلک کے رونے لگے... بھائی... بازل اس بکھری.. محبتوں کے معاملے میں جذباتی لڑکی کو سمیٹنے لگا.. ہمیشہ کے لیے...

دوسرے دن دوپہر ایک بجے ڈاکٹر نے یوسف کو ہوش میں آنے کی نوید سنا دی تھی... سب اس سے باری باری ملنے گئے...

جواد کو وہ صرف اتنا کہہ سکا...

شاید مصنف انصاف پسند ہے... اور وہ اس کہانی میں آپ کی معافی لکھنا چاہتا ہے... میں نے آپ کو معاف کیا تا کہ اللہ مجھے بھی معاف کر دے جو میں نے رابی کے ساتھ کیا.. اور ایک التجاء ہے آج کے بعد دوبارہ کبھی ہمارے روبرو نہیں آیئے گا.... وہ شکست خوردہ محبتوں سے خالی واپس چلے گئے...

انشی سے اس نے ملنے سے انکار کر دیا تھا....

آپ نے بھائی اور مما کے ساتھ جو بھی کیا وہ ان کا معاملہ ہے.. مگر میں آپ کو معاف کرتی ہوں... میں اپنی طرف نکلنے والے آپ کے ہر فرض سے آپ کو آزاد کرتی ہوں.... اور اس طرح انشی نے باپ اور بھائی میں سے بھائی کو چنا تھا....

ایک ہفتے ہاسپٹل میں رہنے کے بعد یوسف گھر آیا تھا... گھر آئے اسے تیسرا روز تھا مگر انشی کو ابھی تک اس نے معاف نہیں کیا تھا....

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟.... اس نے بازل کو اپنے کمرے میں دیکھ دریافت کیا... وہ ابھی ابھی باتھ لے کر نکلی تھی...

وہ اسکے بیڈ پر آرام سے دراز تھا...

اپنی بیگم صاحبہ کا انتظار...وہ مسکرایا...

آپ جائیں یہاں سے....اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا..

کیوں.؟...وہ معصوم صورت بنا کر بولا....

بازل پلیز میرا موڈ ٹھیک نہیں ہے تنگ نہ کریں....

ادھر آؤ اس نے انشی کا ہاتھ پکڑ اپنے پاس بیڈ پر بٹھایا....

کیا ہوا ہے؟اس کا آنسوؤں سے بھرا چہرہ اونچا کیا...

بھائی ابھی تک ناراض ہیں....

لو اس میں کیا بات ہے ابھی منا لیتے ہیں...وہ چٹکی بجا کر بولا...

نہیں وہ نہیں مانیں گے...

یہ تم مجھ پر چھوڑ دو...بس ایک مانو میری پھر یوسف کو میں سنبھال لوں گا...

کیا؟

گومی ہگ....وہ قریب آتے بولا...

لوفر...اس نے کہتے ساتھ اسے دور دھکیلا...

انشی سوچ لو پھر...اس نے دھمکایا...

وہ شرماتی جھجھکتی اس کے سینے سے جا لگی...بازل نے اس کے گرد حصار باندھتے آنکھیں موند لیں....

نہیں پینا مجھے...رابی اس کے پاس سوپ کا پیالہ لیے بیٹھی تھی...اور وہ بچپن کے سارے بدلے اتار رہا تھا...

کیوں نہیں پینا؟...غصے سے پوچھا...

میری مرضی...کمالِ بی نیازی سے جواب آیا...

یوسف پلیز...رابی زچ آگئی

پہلے وہ تھری ورڈز کمپلیٹ کو جو میں نے انکمپلیٹ چھوڑ دیے تھے...

پھر وہی مطالبہ کیا گیا...

یو... ہو گئے کمپلیٹ...

رابی... وہ چیخا اس کی چالاکی پر...

اچھانا...

چلو کہو شاباش... اس نے مسکراتے ہوئے کہا...

رابی نے اس کے گال پر پڑتے ڈمپل میں ناخن گاڑھا...

آہ... جنگلی... وہ کراہ کر رہ گیا

تم... اس نے یوسف کے بال بکھیرے... سارے بدلے لوں گا... بس ٹھیک ہو جانے دو...

ہاہاہاہاہاہاہاہا... وہ ہنسی..

پلیز نا... پھر التجاء کی...

آئی... ل... دروازہ کھلا انشی اور بازل اندر داخل ہوئے...

رابی نے مسکراہٹ دبائی...

بازل دوسری طرف سے آکر یوسف کے پاس دراز ہو گیا...

چل اٹھ اب... بہت کرا لیں خدمتیں... اور میری بیوی کو کیوں تنگ کر رکھا ہے؟... بہت نخرے آ گئے ہیں تجھے.... بازل نے اسکو چیونٹی کاٹی...

آہ... وہ چیخا... جوابی کاروائی والی حالت نہ تھی اسکی تبھی سب بدلے نکال رہے تھے....

میرے سامنے میرے ہی شوہر پر تشدد کر رہے ہیں... رابی نے گھورا...

اور جو میری بیوی کو مسلسل مینٹلی ٹارچر کیا جا رہا ہے اسکا کیا؟ وہ بھی دوبدو ہوا...

تجھے تو میں جان سے مار دوں گا...یوسف بازل کی طرف مڑا...پہلے خود ہی اسکو چھوڑ کر گیا...اب خود ہی اس کے لیے لڑ رہا ہے...

تیری رگوں میں میرا خون دوڑ رہا ہے اور تو مجھے ہی مارنے کی بات کر رہا ہے....بازل نے ڈپٹا...

کیا۔۔؟یوسف شاکڈ ہوا....

ہاں بالکل جناب...

بازل میں تمھارا یہ احسان کس طرح اتاروں گا....وہ سنجیدہ ہوا

میری بیوی کو معاف کر کے...گلے لگا کر.....بازل نے جواب دیا

یوسف نے پاس کھڑی انشی کے لیے باہیں وا کر دیں....ویر وہ روتی ہوئی اسکے سینے سے جا لگی...

بھائی....

رفعت اور داجی اسکی طبیعت پوچھنے آرہے تھے...دروازے میں ہی ٹِک گئے...

یوسف نے ایک ہاتھ سے رابی کو اشارہ کیا وہ بھی اسکے ایک بازو سے جا لگی....

ارے میں تو رہ گیا بازل نے اپنا رونا رویا...اور انشی کے ساتھ لگ گیا...

لوفر...انشی نے اسے دور دھکیلا...

مرادولا میں سب کا مشترکہ قہقہہ گونجا...

دروازے میں کھڑے داجی نے رفعت کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا....

دعا کرتی رہنا کہ ایک لڑی میں پروئے ہمارے رشتے کبھی نہ بکھریں اور اب کسی کا مان نہ ٹوٹے...

طوفان آیا تھا مگر سب بہا کر لے جانے کے بجائے ان کی کشتیاں کنارے لگا گیا تھا.....

ختم شد